

२. ~~विशेष विवरण~~ ~~विशेष विवरण~~ ~~विशेष विवरण~~ ~~विशेष विवरण~~ ~~विशेष विवरण~~

श्री गन्धर्व पुस्तकालय
मजुन साहू १०० नं०, जयपुर

निरुद्ध-पत्रिका
हालका गीतमाला

کتاب ۲۵۴
۳

نو تو تم سنسہ بھگویہ اور مہا برہمن

نرگرنہ پریوچن

سنگراہک اور الواوک

جین واکریر سرہ بکتا پنڈت منی

شری چوتھ مل جی مہاراج

پرکاشک

سری جینود یہ پشکاپہ کاشک جی ہلام (۱۵۰۰)

اول مرتبہ
جلد ۱۵۰۰

۲۲۶۳
۱۹۹۳
مہا برہمن
بکرم

1880

1880

نرگرنختہ پر وچن کے متعلق

بڑے بڑے عالم الکومریدیہ -

(۱)

سرمی مان لالہ کنول جی - ایم - اے - سیشن جج دہلی پور -
نرگرنختہ بڑے ہوش کا ہے - سادہ دگر بہت دونوں کے کام کی چیز ہے
یہ سببوں کے گھر میں موجود ہونا چاہئے - بلکہ پانچٹھ سالوں کی تعلیم
میں اس کا داخلہ نہایت ضروری ہے -

(۲)

سرمی مان پنڈت رام پرتاب جی شاستری - سابق پروفیسر
پانی سنگھت مدرس کالج ناگپور (سی - پی) -
اس کے ذریعہ جین سہیت میں ایک قیمتی سنگھت (دقیقاً) ہوا
یہ صرف جین مذہب خواہشمند عالموں کو ہی نہیں بلکہ جین سہیت
میں رغبت رکھنے والوں کے لئے سببوں کے لئے نہایت مفید ہے

(۳)

سرمی مان پروفیسر سرمدتی پرشاد جی چترودیہ - ایم - اے -

بیا کریں آقا دیہ کا بیہ ترین مورس کا بیج ناگ پور۔ سی۔ پی۔
 اس گرنٹھ رتن کی سکتیوں کا من سمیت بالو سماج کے لئے
 ہنگر ہے۔ کیوں کہ یہ سکتیاں کسی ایک مت یا سمپر دائے میں
 کی نہ ہو کر بیوجنین ہیں۔

(۴)

سری مان پر دھیر شیام لال جی جورو ڈیا۔ ایم۔ اے۔ مورس
 کا بیج ناگ پور۔
 سری منی ہمارا جی کا کیا ہوا ترجمہ نہایت سہل و صاف اور
 پر عبادت پاؤں ہے۔

(۵)

سری مان۔ وی۔ وی۔ میرا سی پر دھیر سنگرت بی بھاگ۔
 مورس کا بیج ناگ پور۔
 یہ نیک چین سہت کی دھار مک اور دھار شک سرب و آدم
 کا تھادوں کا سنگرہ ہے۔

(۶)

سری مان گوپال کیشو گردے۔ ایم۔ اے۔ سابق پر دھیر ناگ پور
 اسی طرح سے سات آٹھ اردہ لکھ ہی کے گرنٹھ چھوٹے جائیں
 تو اسی بھاشا کا ہی پرچہ سہل سنگرت کی طرح بہت سہل سمجھائی کو
 ضرور ہو جائے گا۔

(۷)

سرمایان پر ونیس ہیرالال جی جین۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔
 بی۔ کنگ ایڈورڈ کالج امراتی (برار)
 اس پشتک کا ادوکن کر مجھ بڑی پرستنا ہوئی۔ پشتک
 پر امی شد ہتا پورک چھی ہے اور چت آکر شک ہے۔ x x x
 سہت اور اتھاس پر پیوں کو اس سے بڑی آسانی اور صبرہ
 ملے گی۔

(۸)

سرمایان مہا ہوا دپامی رائے بہادر پنڈت گوری شنکر
 ہیرا چند جی ادجھا جمیر۔
 یہ پشتک صرف جینوں کے لئے ہی نہیں بلکہ جینیئر گروہیتوں
 کے بھی نہایت مفید ہے۔

(۹)

سرمایان لالہ بنارسی داس جی۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔
 اور ٹیل کالج لاہور۔
 سوامی چوتھ مل جی ہمارا ج نے زگرنتھ پر دچن رچکر صرف جین بارج
 پر ہی نہیں بلکہ سمت ہندی سناہ پر ادپکار کیا ہے۔ ایسے گرنٹھ کی
 بہت بھاری ضرورت ہے۔

(۱۵)
سری ست پر ونیسر کے۔ ایں۔ ابھینکر۔ ایم۔ اے۔ گجرات کالج
احمد آباد۔

بیود دیاہیوں میں دودالوں اور دیارہتیوں کے ہاتھوں میں
رکھی ہائے لوگ ہے۔ بیود دیاہیہ کے سبق آموز گرنہتوں چاند کے
وقت اس گرنہتہ کے لئے اپنی طرف سے سفارش کروں گا۔

(۱۱)
سرمیان عطر سین جی جین۔ سیادک (دیش بھگت) میرٹھ
یہ پتنگ ہر ایک جین گھرانے میں پڑھی جانے قابل ہے۔

(۱۲)
سرمیان پر ونیسر ہیرالال جی رشکداس جی کا پڑیہ۔ ایم۔ اے۔
ایں اپوگی پتنگ سنگرہ کرلے والوں و چھپو اسنے والوں کو دہن باد

(۱۳)
سرمیان پنڈت لال چند جی بھگوان داس جی گاندھی۔ لاٹبری۔
بڑودہ۔

پرسیدہ بکنا منی سری چوتھ مل جی مہاراج کا یہ پرہین قابل تعریف ہے۔

(۱۴)
سرمیان نندالال جی کیدار نامتہ جی دیکشت۔ بی۔ اے۔ ایم۔ سی۔ پی
سابق ددیاد ہکار می۔ بڑودا۔

نہ گرنہ پمدجن کے پڑھنے پڑبانے سے جتنا بھاری لاہر اٹھا سکتی
ہے۔ ایسا سند گرنہ پر کاشت کر کے اپنے جین اور جینٹر مٹیوں پر
بھاری ادا پکار کیا ہے۔

(۱۵)

سری میت گوبند لال بھٹ۔ ایم۔ سی۔ پروفیسر سنکرت کالج
بڑودا
یہ گرنہ نہایت ادیبوگی و خط کرنے یوگ ہے۔

(۱۶)

سری میت پروفیسر بہادیے۔ بڑودا کالج بڑودا۔
یہ پشتک جین دھرم کا ادھین کرنے والے۔ یا رغبت رکھنے والے
جہاں بھاؤں کے لئے ادیبوگی شدہ ہوگی۔

(۱۷)

سری مان پنڈت جگل کشور جی غنمار۔ سریاوا۔
آگم گرنہوں پر سے اچھے ادیبوگی بدوں کو چن کر ایسے سنگرموں
کے تیار کرنے کی بلا شک ضرورت تھی۔ اس کے لئے منی سری چوتھ مل جی
ہمارا ج کا یہ ادا یوگ اور پر سیرم قابل تعریف ہے۔

(۱۸)

سری مان پنڈت پیارے کشن جی صاحب کول سابق دیوان
سیلانہ سٹیٹ و سابق ایڈوائی جبر۔ فجاوا سٹیٹ۔ حال ممبر کونسل
دیور (اور دے یور میواڑ)

اس پشتک کے ہماری پرچار سے ادشن ادم پر نام نکلے گا۔
اور اس کا پرچار خوب ہو ایسی میری بجاؤ نہ ہے۔

(۱۹)

سرمیان امرتال جی سید چند جی - گوپانی - ایم - اے۔
بڑو دا کالج - بڑو دا۔

اپنے سامنے کی کینیک پشتکوں کی بنست یہ پشتک بالکل ادم ہے
اس میں شک نہیں۔

(۲۰)

سرمیان پروفیسر گھاسی رام جی جین - ایم - سی - ایف - پی - ایس - لنڈن
و کٹوریہ کالج گو اسرار
اس پشتک کے بلاناگہ پشن سے موکشو کی ائمہ کو سچی شانتی ہوگی۔

(۲۱)

سرمیان پروفیسر بول چند جی - ایم - اے - اتھاس اور راج نیہی کے
پروفیسر منہد کالج دہلی
آپ نے اس پشتک کے یکاشن ددار ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے

(۲۲)

سرمیان رام سرورپ جی - ایم - اے - ماستری سنکرت کے پروفیسر
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ -
یہ پشتک پالی اور یراکرت بجاؤں کی انگٹاؤں کے لئے پانچ گرنہتوں

میں رکھنے لوگ ہے۔

(۲۳)

سربان ڈاکٹر پی۔ ایل۔ وید۔ ایم۔ اے (کلکتہ) ڈمی۔ لیٹو
(پیرس) پروفیسر سنکرت اور پراکرت واڈیہ کالج پونہ
بزرگ نھ پوجن اسی طرح جینیوں کے دھرم شاستروں کے پیش
کا تار ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک جین یہ نیم کرے کہ اس کا کم سے
کم ایک ادھیائی روزانہ پڑھے اور منن کرے۔

(۲۴)

ہما ہوا پادھیائی ڈاکٹر گنگا ناتھ جھا۔ ایم۔ اے۔ ڈمی۔ لٹو وائس
چانسلر۔ الہ آباد یونیورسٹی۔
یہ تمام جین دھیاریوں کے لئے بہت ادھیائی پرمانت ہوگی۔

(۲۵)

پروفیسر کیشو لال بہت رلم۔ ایم۔ اے۔ بڑودا کالج۔
جین شاستروں میں سے سنگھ گراؤں لوگ ویرلوک کے گیان کا
تار بہت ہی صاف اور دیوتا کے ساتھ سنگھ کیا گیا ہے۔
دھرم پروردہ رکھنے والے۔ سبھوں کو اس کو پڑھنے کے لئے
میں انزودہ کرتا ہوں۔

(۲۶)

پروفیسر شنبھو دیال جی گی دھاری۔ ایم۔ اے۔ ہمارا نہ کالج اور پورے

نر گرختہ پر دچن کی نصیف کر جین ساہت کی باسو سید اکی ہے

(۲۷)

شریمان۔ کے۔ جے۔ مشرودالا۔ احمد آباد۔

پشتک بنتا کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔

(۲۸)

شریمان بابو کامتا پرشاد جی جین۔ ایم۔ آر۔ ایس۔ بیرسپادک

علی گنج۔ ضلع امیتھ

یہ پشتک سارنگ نام ہے۔ شبوتا مہری انگ گرنخوں سے نر گرختہ
ہا پر بھوؤں کے دھارک پر دچنوں کا سنگرہ اس میں کیا گیا ہے اور
وہ سب کے لئے آپا دیہ ہے۔

(۲۹)

سرمیان دھیرج لال جی کے لکھا، آن۔ ادہشٹانا۔ سری جین
گر وکل بیاد۔

جین دھرم کے ابھاسیوں کو اور دویار بھتیوں کو پاتھ کر سنے یوگ
ہے۔ جین سنہاؤں کے پاتھ کرم میں بھی رکھنے یوگ ہے۔

(۳۰)

سرمیان جوتی پرشاد جی جین۔ سابق سپادک جین پردیپ

دیوبند۔ یو۔ پی

میں اس چھوٹے سے سنگرہ گرختہ کو اگر جین گیتا کہہ دوں تو کچھ اوجھتا ہوگا

۱
اس سے ہر خاص و عام لالچہ اٹھا سکتے ہیں۔

(۳۱)

سرمیان پنڈت شو بھاجند جی بہاول نیامی تیرتھ سپادک بیرسری چین

گردکل - بیادور

یہ سنگرہ پاٹھ شالادوں میں پڑ جانے قابل ہے۔ یہ جین گردکل
میں اسے پاٹھ کرم میں نیت کیا گیا ہے۔

(۳۲)

سرمیان پرمانند جی - بی - اے - گردکل دو یا لہیہ سون گدہ -

ساہت میں ایسے ہی گرنختوں کی بہت ہی ضرورت ہے۔ آپ نے ہر
خاص و عام کے لئے نامزدہ اٹھانے کا موقعہ دیا ہے جو نہایت قابلِ تعریف
ہے۔

(۳۳)

سرمی پنڈت بھگوتی لال جی دو یا بھوشن، راج کریم پشٹک

پرکاشکا دھکس جودہ پور -

یہ پشٹک ہر ایک دھاک منس اپنے یاس رکھے - اودمنن کر کے

روحانی نامزدہ اٹھا دے - اس میں دھرم کا بے حد ثار دیا گیا ہے۔

(۳۴)

سرمیان سورج بھان جی وکیل - شاہ پور تحقیق جُمان پور

خلع میناڈ برادر

جین سماع کو ابتدا میں یہ پشتنگ ضرور پڑھنا چاہیے۔

(۳۵)

سری تیت کیرتی پشاد جی جین۔ بی۔ اسے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ کیل

ہائی کورٹ بنولی (میرٹھ)

سب دھرم پریمی بدوا اور خاص کر جین بھائی وہن اس پشتنگ سے
پیدا لاجہ اوتھا دیں۔

(۳۶)

سرمیان جو ہندو سوری جی ہمارا ج بھین مال۔
آپ کا پورن اور دیوگ سچل ہے۔ سماع میں بے حد مفید ہے

(۳۷)

پرودیک سرمیان کانٹی بجئے جی ہمارا ج۔ پائن۔
سنگراکھ ہما تاجی کا پریشرم اچھا ہے

(۳۸)

منی سوری نستی بجئے جی گوجرانوالہ (پنجاب)
آپ کی محنت قابلِ تعریف ہے۔

(۳۹)

جینا یادیہ پوجہ سری امولک دسی جی ہمارا ج
شاستر پریمی اور دیاکھیان داتاؤں کو ضرور پڑھنے یوگیہ ہے

(۴۰)

کومی در پنڈت مئی نان چندر جی ہمارا ج -
ادوم رتوں چھانٹ کر جو سنگرہ کیا گیا ہے - بہت
سندر ہے

(۴۱)

شتاد دھانی پنڈت مئی سری سو بھاگ چندر جی ہمارا ج
پرستوت گرنتھ کا سنگرہ کرنا کا احسان ماننا چاہئے -

(۴۲)

یوگ منٹ پنڈت مئی سری تروک چندر جی ہمارا ج
اپ کا یہ گرنتھ قابل قدر ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں - آپ
ایک ہی بھاگ لکھ کر نہ رہ جادیں

(۴۳)

اد پاد ہیامی مئی سری آتمہ رام جی ہمارا ج -
طالب نجات کو ضرور پڑھنی چاہئے -

(۴۴)

بمنا سریمان سو بھاگ مل جی ہمارا ج
جو پر اکرت کا تیان نہیں رکھتے ہیں - ادن جیوں کے لئے بھادی
اد پکار کیا ہے -

(۴۵)

(جین مہلا ویش) صورت سال ۱۲ انگ ۸ میں لکھا ہے کہ
پشنگ میں گائتا سرل اچھے ہیں۔ منن کرنے یوگ ہیں۔

(۴۶)

(دگبر جین) صورت سال ۲۶ انگ ۱۲ برسم ۲۲۵۹ صفحہ ۳۹۱
جین سماج کو ہی نہیں بلکہ عوام اناس کے لئے فائدہ مند ہے۔ پشنگ
بن یورن گائتا میں سنگرو کرنے یوگ ہیں۔ پشنگ سنگر ہنے واو پیوگی ہے۔

(۴۷)

(جین متر صورت) تاریخ ۱۶ - ۱۱ - ۲۳ میں لکھا ہے۔
کل گائتا میں ۲۷۷ ہیں جو ب حفظ کرنے یوگ ہیں۔ دگبری بھائی
بھی ادش یو ہیں۔

(۴۸)

(جین جگت جیر) اکتوبر ۱۹۳۳ء میں لکھا ہے۔
جین سو تر گرتھوں کے نیتی یورن، اویدیش پر ویدوں کا یہ سند و سنگر ہے۔

(۴۹)

(بیرلمی پور) تاریخ ۱۶ - ۱۱ - ۲۳ میں
لکھا ہے کہ سنگرہ پریشم پوروک کیا گیا ہے۔ سید تا مبر
پانٹھ شاواؤں کے یاٹھ کرم میں لکھنے یوگ ہے۔

(۵۰)

(راجن) دہلی تاریخ ۶-۱۱-۲۳ میں۔

لکھا ہے۔

جین دھرم سبذ ہی پاٹھ گرنٹوں میں اس پشتک کا استھان اونچا
سمجھا جاوے گا۔

(۵۱)

(ونکیشور سماچار) بمبئی تاریخ ۱۵-۱۲-۳۳ میں لکھا ہے۔

یہ ایک سہادر نے گرنٹہ ہے۔ گایانا امرت کی پیاس رکھنے والے
تمام مہا نوبہاد اس سے لاجھاد ٹھاکتے ہیں۔

(۵۲)

(کریم پور) سنگھ ۵ تاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۳۳ء میں لکھا ہے
بھگتی گیان بیراگ تھے گیتا کے سمان اس پشتک کو اپدیش گرنٹہ کا
روپ دینے کے لئے سنگھ ایک بہو دید پرشنا کے پاتر ہیں۔

(۵۳)

(بمبئی سماچار) تاریخ ۲۲ جولائی ۳۳ء میں لکھا ہے۔ کہ

جین اور دیگر سبھوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

(۵۴)

(سری جین پتھر پردرشتک) اگرچہ تاریخ ۶ ستمبر ۳۳ء میں لکھا ہے
پرتیک جینی کو چڑھ کر من کرنا چاہئے۔ اور دوسروں میں بھی اس کا

یہاں لوگ پرچار ہوئے چارٹر ہر ایک پشتکالیہ میں اس کا ہونا ضروری ہے۔

(۵۵) (جین پرکاشش) بمبئی۔ برس ۲۰ انگ ۲۲ تا مئی ۳۲ء
میں لکھا ہے۔
منی سری نے آگم ساہت کا نو نیت نکال کر گیتا کے سامان ۱۸ ادھیائے
میں بی بھگت کر کے پانچویں کے سامنے رکھا ہے۔ بہت ادھیائی
سنکرہ ہوا ہے۔

(۵۶) (جین جوتی احمد آباد) برس ۳ انگ میں لکھا ہے۔
یہ سنکرہ ہمیشہ پانچ کر کے میں ادھیائی ہے۔ اس میں کوئی سنکا
ہیں ہے۔

(۵۷) (کراچی دسندھ) سے پرکاشش ۱۹۳۳ء کے ۲۲ ویں دسمبر
کے پارسی سنار اور لوک مت لکھا ہے۔ کہ
ہندی بھاشا جاننے والی پر جا کے لئے یہ پشتک ہنایت ادھیائی ہے
اور ہر ایک ہندی یرمی کو منن کرنے کے لئے اپنے گھر میں رکھنے
لوگ ہے۔

(۵۸) (جیون جوتی) میلانہ پرکاشش جولائی ۱۹۳۳ء میں لکھا ہے

نہ گرنہ پروجین ادھیاتک گیان کا امول گرنہ ہے۔ ان ادھیاتکوں
سے کیا جین اور کیا جین تمام سماں روپ سے لاجھ اور ٹھاسکتے
ہیں۔

(۵۹)

(بیسو متر) کلکتہ۔ اپریل ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۱۱۳۵ میں لکھا ہے کہ
جین دھرم کے پردہ تک مہاتمہ ہاپیر کے پردہ چوں کا سا نوا دینگرہ
کیا گیا ہے۔
انوا دا کی بھاشہ سر ہے۔

(۶۰)

(سہانک باسی جین احمد آباد) اردہ مارک ۱۲ ۱۱ میں لکھا ہے
منی سری کا یہ پریس نہایت قابل قدر ہے۔ یکجائی سیکو کوں کی
بہت ہی سندرو پسندیدہ ہے۔ اس پشتک کو ادھیاتک لکھا
کہا جادے تو بیجا ہنیں ہے۔

(۶۱)

(جیاجی پرتاپ) گوالیار۔ ۲۸۔ ۱۱۔ ۳۵ء لکھا ہے کہ۔
نہ گرنہ پروجین ادھیاتکوں کے لئے کرم اور اس کے
سادھنوں کی سمورن اور سکھ سے سکھم داکیا
کرتا ہے۔ جس سے سب جین جین نرناری یکساں فائدہ اور ٹھاسکتے
ہیں۔

(۶۲)

(جین گزٹ بلپی بورڈ) اکٹوبر ۱۹۳۷ء کے گزٹ میں لکھتا ہے کہ
 گیتا پشتک تمام دنیا میں درشن منتی اور ادبیا تک گیا
 کے بھنڈا روپ میں مشہور ہے۔ کیا جینوں کے پاس بھی گیتا کہیں
 ایسی کوئی پشتک ہے۔ لوگ اکثر اپنا پوچھتے ہیں یہ پشتک اسی
 سوال کا جواب ہے

(۶۳)

(ایرسنڈلش) اگر تارخ ۲۵ - ۷ - ۲۶ میں لکھتا ہے کہ
 اس پشتک کے ۱۸ ادبیا می جینوں کے لئے ہی نہیں من اتر کیلئے
 اپنی ہوگی ہے۔ اس کے اپیش پرد پڈ پڑھنے میں بڑا اماند آتا ہے



دیباچہ

ناظرین۔ آج سے تقریباً ڈائی ہزار سال کے پیشتر اسی سرزمین ہندوستان میں جو بہادر مہاراجہ یعنی اعلیٰ اداکاری اپنے محض علم کے ذریعہ فرمان صادر فرما گئے ہیں۔ ادھنیں نہ گرنہ بھگوان مہاراجہ کے یہ پردیج پتے ہیں۔ اور سب سے مقدم یا اعلیٰ ہیں جو روشن ضمیروں کے ذریعہ فرمائے ہوئے ہیں وہ نجات کی عرض سے مکمل ہیں۔ انصاف سے پڑ ہیں۔ ہر سہ اقام کے شلیوں کو ناش کرنے والے ہیں۔ پتے راستے کے ہمراہی ہیں۔ مہر کو پیدا کرنے والے ہیں۔ غصہ۔ غرور۔ دغا بازی۔ لالچ۔ وغیرہ وغیرہ کو ایک دم سے مٹانے والے ہیں نجات کے راستے کو لگے ہوئے ہیں۔ ان کے فرمان میں کسی طرح کا فرق نہیں ہوتا ہے۔ فی الحقیقت یعنی عین یقین ہیں۔ کلہم تکلیفات کے ناش کرنے میں راستہ کے برابر۔ اس طرح کے فرماؤں میں حتیٰ المقدور یقین کے ساتھ محو ہوتے ہیں۔ دے گویا اشرف المخلوقات کو حاصل کرنے کا مطلب سیدہ کر لیتے ہیں۔ پر م ادھر کے عالم نجات

ہیں۔ دنیا کی مشکلات اور تکلیفات سے آہستہ آہستہ تسلی بخش
 اور نجات کے آدمی ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کے روحانی و جسمانی
 تکلیفات کو دے آخر کر لیتے ہیں۔ کیوں کہ ان احکاموں کے
 مرنے والے سی تو خوشی و ناخوشی وغیرہ ہر قسم کے جھگڑوں سے
 علیحدہ اور ازلے دور رہتے ہیں۔ اور دے گنگار ہوں یا مخیر
 خواہ برہمن ہو، شودر یعنی رذیل ہو۔ ان سب کو کیا نجات ہے۔
 چھوٹا چھوٹا کوئی نقیب تو اس کے قریب ہو کر بھی نہیں نکلتا
 خواہ کوئی ایک شہنشاہ۔ گنگال۔ مفلس۔ برہمن۔ یا شودر یعنی رذیل
 قوم ہو، زمانہ کرنے کرنے کا ان سب ہی کے لئے شاہ راہ کھلا
 ہوا ہے۔ بھگوان مہابیر کی طرف سے ذرا بھی چشمک کسی کے لئے
 نہیں رکھا جاتا ہے۔ ہمارے اور مذکور بالا کی راستبازی میں
 کچھ بھی زیادتی نہیں۔ اس کے لئے ایک ہی ثبوت کافی ہے۔ وہ
 اس طرح سے ہے۔

जहा पुराणास्स कथ्यति ,

तहा तुच्छस्स कथ्यति ।

जहा तुच्छस्स कथ्यति ,

तहा पुराणास्स कथ्यति ॥

۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔ اعلیٰ شہنشاہ یا اعلیٰ قوم والے کو جن دھرم کے سب ہی

ترتیب سے جس طرح کا فرمان کرتے آئے ہیں بجنہ یعنی اسی طرح کا
 فرمان ایک خراب سے خراب کنگال کو بھی بھر چاہئے وہ شودر ہی
 کیوں نہ ہو۔ فرمان کرتے ہیں اس طرح کا اعلیٰ خاندان میں پیدا
 ہونے والی کیفیت کو کرتے ہیں۔ اس میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں
 رکھا جاتا ہے۔ اسی کے سلسلہ میں جمو سوامی نے اپنے مرشد
 دہوندہر یعنی اعلیٰ عالم سودہرا سوامی سے ایک دن سوال کیا تھا کہ۔

कहं चराणं कहं दसरां से,

सीलं कहं नायसुयस्स आसी ।

जाणासि रां मिक्सु ! जहा तहेरां ,

अहं सुयं बूहि जहाणिसंतं ॥

सूच कृताङ्कः

اے سودہرا سوامی جی کہ جس طرح ائم کلیان سچا اور پاک ہے
 اسی طرح مفاہد روح کے ادیشک بھی سدا چارے چال چلن سے
 بھرے ہوئے تازہ ضروری ہے۔ کیوں کہ بغیر نیک چال چلن کے
 سچا بولنے والا کبھی نہیں بن سکتا۔

اے سودہرا سوامی اون عنایت فرما بھگوان مہا بیر کے علم صادق
 یقین صادق۔ عمل صادق۔ وغیرہ کے تعلقات میں آپ جو کچھ بھی جانتے
 ہوں اپنے دل میں رحم فرما کر اسے کہنے کی مہربانی کریں۔ کیوں کہ
 ایک تو بھگوان کے پیدائش کے وقت سے لے کر زبان کے درجہ

تک کے مارے حادث یعنی بخوبی واقف ہیں۔ دوسرے آپ خود
 بھی علم صادق و غیرہ سے ماہر ہیں۔ تیسرے طرح طرح کے صفت آج
 تک انکے اپنے سینے میں آئے ہیں۔۔۔ اور جو تھے ادنیٰ ترغیظ کو
 کاؤں کے سوراخ سے محض مستہی نہیں بلکہ آپ نے اپنے ذہن میں
 یقین بھی اچھی طرح کر لیا ہے۔ اس کے جواب میں سو دہرا سو امی نے
 جہو سو امی سے فرمایا۔

खेयचे से कुसले महेसी,
 अशांत नारी य अशांत दंसी ।
 जसंस्मिणो चक्षु पहेद्वियस्स,
 जाणाहि धम्मं च धिइं च पेहा ।

सूत्र- कृताङ्ग.

اگر جس طرح تکلیف اپنی روح کو ناپسند ہو کر جان پڑتی ہے۔
 ٹھیک ویسی ہی عزیز اور روح کو ناپسند ہے۔ اس طرح کے علم کو جو
 روح اپنے دل میں خیال کرنے والی ہے وہی **खेयचे** (تکلیف)
 کو جو محسوس کرے (ہا پر بھوکا صاف دل اس **खेयचे** سے ہمیشہ
 لبالب بھرا رہتا تھا۔ دوسرا لوکا لوک یا ایمان کو درحقیقت جاننے سے
 دشمن سمیٹ کھلاتے تھے۔ اسی طرح جبکہ روح کے جاننے سے
आस्स کھلاتے تھے۔ اور دوسے **आस्स** سے آٹھ ٹھنم
 کے کرموں کا نائن کرنے میں بھی کامل تھے۔ ریاضت کی تکمیل کرنے

میں بھی اپنے وقت کے دے ایک ہی یعنی بے مثال تھے۔ یہی سبب ہے کہ دنیا ادھیں ہرشی بھی کہتی تھی۔

پھر جس جگہ قیام فرمائیں وہاں سے ہی لوکا لوک کی بے شمار اٹکال کو ہستامک کے برابر یعنی ہاتھ کی لکیروں کی طرح دے دیکھتے اور جان سکتے تھے۔ اسی سے دے روشن ضمیر تھے۔ انکالیش یاش یعنی تعریف تمام ملکوں میں مسایاں ہو رہی تھی۔ اس وقت نہیں بلکہ آج بھی ادن کی تمام دنیا میں تعریف پھیل رہی ہے۔

اسی لئے دے यशोधनी (یثودہنی) کہلاتے تھے۔ رب ہی سنا رکازہ ذرہ اور بڑے سے بڑی چیز کو دیکھنے میں۔ انکا علم یعنی آنکو کا نرالا کام کرتا تھا۔

اور یہی اے جمبو جگدان ہا بیر کے ذریعہ فرمایا ہوا अक्ष اور چار تو دھرم کو دنیوی ہا سمندر سے پار لگانے والا سمجھو۔ اور دیکھو سنیم संयम کے راستے میں بے مثال سنی اور بہادری متعلیٰ وغیرہ وغیرہ کو یہی ہا بیر वधमान अमरा اور نرگنتھ وغیرہ وغیرہ بہت سے پاک ناموں سے پکارے گئے ہیں۔ ادھیں ایسے نرگنتھ پر وچنوں سے آج سب قوموں یا سب ہی عمر والے جین جین مرد و عورت ہمیشہ ایک سا اور نہایت آسانی سے فائدہ اٹھاسکے اسی وجہ کو لیکر بھلی۔ پونا۔ احمد نگر۔ وغیرہ وغیرہ کے مشہور شہروں کے یاد دہات کے بہت سے شریف خاندان والوں نے سرمد جینا چاریہ

پہلے عمر میں پوجہ شری علی حیدر مہاراج کے پائوں پاٹ شاستر
 شارد بال برہم پاری پوجہ دوسری منالال جی مہاراج کے پائوں
 ادھکاری شاستر گیارہ دہرہ دان پوجہ شری خوب چند جی مہاراج
 کی سمہر دائے کے گوی دوسرے سو بھادی پنڈت سری ہیرالال جی
 مہاراج کے مویشی جن دعا کر پسہ وکٹا پنڈت منی شری
 چوہتل جی مہاراج سے کئی مرتبہ گزارش کی کہ اگر آپ جن
 انگوں میں سے چن کر کچھ گاتھاؤں کو یکجا کر کے اودھان بھاشہ
 میں ترجمہ کر دیں تو جن جگہ پر ہی نہیں بلکہ اجین بیتا کے ساتھ ہی
 آپ کا بہت بڑا احسان ہو گا۔ اس طرح پراون کی وقتاً فوقتاً۔
 گزارش کرنے پر اوہیں جن دعا کر پنڈت منی شری چوہتل
 جی مہاراج نے جن انگوں میں سے تلاش کر کے کچھ ایسے
 گاتھاؤں کا ایس جگہ ذخیرہ کیا ہے۔ جو جگہ کے روانہ زندگی
 میں وقتاً فوقتاً فائدے مند ہو۔ اس کے بعد اوہیں ذخیرہ کو
 ہندی بھاشا میں انواد کیا۔ جس کا ترجمہ ہندی زبان میں
 کسی بار شایع ہو چکا ہے۔ چونکہ محض اردو زبان جانتے
 والوں کو فائدے پہنچانے کی غرض سے یہ اردو ترجمہ بھی کر کے
 اور طبع کر کے بغیر زمانہ عام شایع کیا جاتا ہے۔ اگر اس کے
 چھپنے میں تاخیر ہوگی تو ناظرین براہ مہربانی
 بہت فرما کر مطلع فرمادیں گے تاکہ اگلے بار اس کی دوسری کراچی جاتی۔

اس میں منشی ادرمان شکر بھوپالہ دوسرے ساکن کو دالے ضلع میں پوری
لئے اور منشی کتقیالال جی کھنڈیل دال ساکن سری مادہ پوری ریاست جیلپور
اردو ترجمہ کرنے میں نہایت محنت اور جانفشانی یعنی دلچسپی سے انجام دیا
جنگالی مل ولد کہنیا لال جی جین لوہا منڈی اگریہ - اور بابو سوہن لال
جی جین لوہا منڈی اگریہ دالے لئے طبع کرا لے میں بہت کوشش
کی ہے - اس لئے ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں -

المرقوم ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء

مطابق کنوار شدی پوسٹ سنہ ۱۹۹۳

آپ کا خیر اندیش

سوجاگ مل ہتا ماسٹر مصری مل

پریسڈنٹ
سری جو دے پستک پرکاشک سمیتی

رتلام (مالوہ)

تفصیل ابواب

باب	حال	صفحہ
۱	در بارہ اظہار چھ اشعار	۱
۲	در بارہ تشریح اعمال	۱۳
۳	در بارہ بیان دھرم سرور	۴۳
۴	در بارہ پاک ہونے روح	۵۳
۵	در بارہ ذکر علم صادق	۷۵
۶	در بارہ یقین صادق	۸۴
۷	در بارہ ادائے فرایض انسانی	۹۳
۸	در بارہ اظہار حال نفس کشی	۱۰۹
۹	در بارہ دروغ (دیم) سادہو	۱۱۹
۱۰	در بارہ ترک غفلت	۱۲۹
۱۱	در بارہ طرز گفتگو یا وجاہت کلام	۱۴۳
۱۲	در بارہ اوصاف خیالات	۱۵۵

باب	حال	صفحہ
۱۳	دربارہ بیان غفۃ وغیرہ کے	۱۶۵
۱۴	دربارہ اظہار ترک دنیا	۱۸۰
۱۵	دربارہ قابو پانے دل پر	۱۳۱
۱۶	دربارہ اظہار فراق ضروری	۲۰۴
۱۷	دربارہ اظہار حال بہشت و دوزخ	۲۱۷
۱۸	دربارہ اظہار نجات	۹۳۶
————— ❦ —————		

حالات گوتم سوامی

اس نرگنتھ پوجن میں ہر جگہ بھگوان ہابیر نے گوتم کو اپدیش کیا ہر
اس نام سے ناظرین تنگ و دشعبہ میں پڑیں گے۔ کہ یہ گوتم کون سے تھے۔
اس لئے انکا مختصر ذکر دیدہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ یہ گوتم ایشیہ گوہر دھن
ہبسا ر میں دسویں پوجن گوتم خاندان کے فرزند تھے۔ رانگی والدہ کا
نام پرتھوی تھا۔ اور انکا نام دراصل اندر بھوتی تھا یہ چار ہی دیدہ اتھاس
ینگنٹھ ترک نیامی اشکار دیا کرن وغیرہ علوم کے جانکار بخوبی تھے۔ اور
اوس زمانے کے یہ اعلیٰ عالم تھے۔ جو وقت بھگوان ہابیر پاوان پوری کے
بانیچ میں تشریف فرما ہوئے۔ اوس وقت یہ اندر بھوتی بحث مباحثہ کرنے کے
لئے بھگوان ہابیر کے پاس آئے۔ بھگوان ہابیر نے انکے تمام سوالات کو حل
کر دیا۔ تب انکا دل خوش ہو گیا۔ اور بھگوان ہابیر کے اپدیش سنکر گیان
بیراگ پاکر شاگرد رشید بن گئے۔ انکا گوتم خاندان ہونے سے بھگوان
نے انہیں کو گوتم گوتم نام کر کے اوپدیش کئے ہیں۔

نوسہ ہانگ

زرگر تھپڑ چوچن

باب اول

دربارہ انہار چپے ایشائے دہلی کے
”شرمی بھگوان نہ مائے ہیں“

مूल :- नो इन्दियगोज्झ अमुत्त भावा ।
अमुत्त भावा वि अहोइ निच्चो ॥
अज्झत्थ हेउं निययस्स वंथो ।

संसार हे उं च वयंति वंथं ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - مطلب یہ ہے کہ روح بلا تقویہ یعنی آوارہ
زنک - بو - ذائقہ - اور چھونا ان سے علیحدہ ہے اس لئے تمہیں
حس کے ذریعہ یہ گرفت میں نہیں آ سکتی ہے اور بلا شکل
و شباحہ ہونے سے وہ ہمیشہ بلا فنا ہے - ہمیشہ کے لئے

کرتی ہے۔ ویسے بُرے کام ایک دشمن بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ
 دشمن تو ایک ہی وقت اپنے ہتھیاروں سے دوسروں کی جان
 لے سکتا ہے۔ لیکن یہ روح تو ایسا بُرا کام کر بھیجتی ہو کہ جسکی
 وجہ سے اسکو تاریخ (اداگوں) میں پڑ کر موت (قضا) کا
 ہر بار مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ پھر بے رحم اوس بدکار روح کو موت
 کے وقت کوئی دست ملے پر خود گئے ہوئے کاموں کا خیال
 بڑھتا ہے کہ ہائے افسوس اس روح نے کیسے کیسے خواب کام
 کر ڈالے ہیں۔

سूक्त :- अग्निं चैव दमेयल्यो ।

अग्निं हु खलु दुद्मो ।

अग्निं दतो सुही होइ ।

अस्मिं लोसे परतथय ॥ ५ ॥

(د) اے گوتم۔ غصہ وغیرہ کے قابو میں ہو کر روح اُٹے
 راستہ پر چلتی ہے۔ اوسے دبا کر کے اپنے قابو میں لانا مناسب
 ہے۔ کیونکہ اپنی روح کو دبا کر یعنی خواہشات نفسانی سے اوسے
 علیحدہ کرنا بہت ہی دشوار ہے اور جب تک روح پر قابو نہ
 کیا جائے تب تک اوسے آرام نہیں ملتا۔ اس لئے ہر گوتم
 روح پر قابو کر۔ جس سے اس دنیا اور عاقبت میں راحت
 ملتی ہو۔

مूल :- वरं मे अप्या दंतो ,
संज मेरा तवेराय ।

माहं परेहिं दम्मंतो ,

बंधरोहिं वहैहिय ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم - ہر ایک روح کو خیال کرنا چاہیے کہ اپنی
ہی روح کے ذریعہ سے نفس کشی و ریاضت کر کے اسکو قابو
میں کرنا مقدم ہے۔ یعنی خود مختار روح کو قابو میں کرنا اچھا
ہے۔ نہیں تو پھر خواہشات نفسانی میں پڑنے کے بعد کس
ایسا ہو کہ اس کے نتیجہ پیدا ہونے پر اسی روح کو دوسروں
کے ذریعہ سے گرفتار ہو کر لکڑی۔ چابک۔ بھال یا برہمی۔
وغیرہ وغیرہ کے زخم برداشت کر لے پڑیں۔

مूल :- जो सहस्सं सहस्सरां ,
सगामे दुज्जस जिरो ।

सनं जिरोज्ज अप्यारां ,

स्स से परमो जत्थो ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - جو شخص لڑائی میں دس لاکھ اچھے بہادروں
کو جیت لے۔ اس سے بھی کہیں زیادہ دوشخ کا لکڑ ہے جو اپنی
روح میں قائم و بنی کام۔ غصہ۔ غرور۔ لالچ۔ ناجائز محبت
اور دغا وغیرہ بد افعال کے ساتھ لڑ لڑ کر آج سب ہی پر فحشا

ہو کر اپنی روح کو قابو میں کر لے۔

مூل :- अप्यारा मेव जुञ्जाहि,
कि ते जुञ्जेरा वज्ज्यो।
अप्यारा मेवमप्यारां,

जइत्ता सुह मेहए ॥ ८ ॥
(۱) اے گوتم - اپنی روح کے ساتھ لڑاؤ کر غتہ - تکبر -
وغیرہ پر فتح حاصل کر۔ دوسروں کے ساتھ لڑائی کرنے سے
سوائے خدا اب کے کسی قسم کا فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے
اپنی رویت کو جیت لینے پر اسے آرام ملتا ہے۔

مूल :- पंचिं दियाणि कोहं,
मारा मायं तहेव लोभंच।
दुज्जयं चेव अप्यारां,

सव्वमप्येजिए जियं ॥ ९ ॥
(۹) اے گوتم - جو بھی حواس خمسہ کے بد افعال یعنی
غتہ - عجز - دغا - دوہوکا (طمع یا دل - یہ سب کے
سب) کی قابو میں آتے ہیں تو بھی اپنی روح پر فتح حاصل
کر لینے سے ان پر خود بخود ہی فتح پائی ہو سکتی ہے۔

مूल :- सरिर माहु नाव त्ति,
 जीवो वुच्चइ नाविग्रो ।
 संसारो अराणवो वुत्तो ,

जं तरंति महेसिरा ॥ १० ॥
 (۱۰) اے گوتم۔ دریائے ذخار کی مثال اس دنیا سے
 پرلے پار ہونے کے لئے یہ جسم مانند کشتی کے ہے جس میں یہ
 روح بیٹھ کر مثل طاح کے اس دنیاوی دریائے پار
 ہوتی ہے۔

مूल :- नाणं च दंसणं चेव ,
 चरित्तं च तवो तथा ।
 वीरियं उवओगोय ,

सयं जीवस्स लुक्खराणां ॥ ११ ॥
 (۱۱) اے گوتم۔ علم (عین یقین) یعنی جیسے کامیادکھنا
 ریاضت۔ کام۔ اور ہوشیاری کام میں لانا یہ سب جائزادیں
 روح کے ہونے کی علامتیں ہیں۔

مूल :- जीवा ऽ जीवा य बंधोय ,
 पुणराणां पायासवो तथा ।
 संवरो निज्जरा मोक्खवो ,
 संतेण तहिया नव ॥ १२ ॥

(۱۳) اسے گنہگار۔ اب سخت میں خاص نوباتوں کو بتلاتا ہوں۔

(۱۱) جیو وہ ہے جس میں۔ جاننا۔ سمجھنا۔ تکلیف اور آرام کا علم ہونا پایا جاوے۔

(۱۲) اجیو وہ ہے جس میں۔ جیو کپڑے۔ کو اڑھ کاغذ وغیرہ وغیرہ۔ جس تکلیف و آرام کا علم نہ ہو۔

(۱۳) وچ یعنی روح اور عذاب مشترک ہوں۔

(۱۴) پون (ثواب) یعنی اچھے افعال کے ذریعہ سے آرام کاغذا۔

(۱۵) پاپ (عذاب) بد افعال۔

(۱۶) آگرہ (ذریعہ) جس کے ذریعہ سے گناہ یکجا ہوں۔

یعنی مارنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۱۷) سبھ (سود) جن افعال کے ذریعہ سے گناہوں کا اٹھنا رک جائے۔

(۱۸) نیر (نہجرا) جن افعال کے ذریعہ سے سابقہ گناہ جدا ہو دیں۔

(۱۹) موکشا (مکش) یعنی گناہ اور ثواب دونوں سے چھوٹ جانا۔

مूल :- यमो अहमो आगांस,
कालो योगलजंतवो ।

सस लोगुत्ति परात्तो

जिरोहिं वरदंसिहिं ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم - अधर्मस्തിकाय (دہرم استکائے) یعنی غیر روحانی اشیائے کو حرکت کرنے میں مددگار ہونے والی شہ ہے۔

(۲) अधर्मस्तिकाय (دہرم استکائے) یعنی روحانی وغیرہ روحانی اشیاء کی حرکت روکے کا کام کرنے والی شہ ہے۔

(۳) आसमान (آسمان) وقت - (۴) चैतन्य (چیتن) غیر روحانی اور (۵) चेतन्य (چیتن) ان چھ اشیائے کو عالموں نے غلط کہہ کر پکارا ہے۔

मूलः— धम्मो अहम्मो आगासं
दब्बं इक्खिक्क माहिंयं ।
अरां ताणीं य दब्बाणीं य ।

कालो पुगलजंतवो ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم - دہرم استکائے - ادہرم استکائے اور آکاش استکائے - یہ تینوں غیر جنس کی ایک ایک چیز ہے جس طرح آسمان کے حصے نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ ایک غیر منقسم شہ ہے ایک ایک ہی غیر جنس کی چیزیں ہیں اس طرح دہرم استکائے یا ادہرم استکائے بھی ہیں

اور وقت - پیدگل - (شکل والی چیزیں) روح
یہ تینوں ہی بے شمار چیزیں تسلیم کی گئی ہیں۔

مूल :- गङ्गलक्ष्मणो उ धम्मो ,

अहम्मो ठारा लक्ष्मणो ।

भाषणां मल्ल दवाराणां ,

नह ओगाह लक्ष्मणां ॥ १५ ॥

(۱۵) اے گوتم - جو جاندار اور غیر جاندار
اشیائوں کو حرکت کرنے میں مددگار ہو اسے دھرم
استکائے کہتے ہیں - اور جو نہرنے میں مددگار ہو
اُسے ادھرم استکائے کہتے ہیں = اور باقی پانچوں
اشیائے کو جو گنجائش دے اسے اکاش استکائے
کہتے ہیں۔

مूल :- वत्तराणा लक्ष्मणो कालो ,

जीवो उच ओग लक्ष्मणो ।

नाशोरां दसरारांच ,

सुहेराय दुहेराय ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم - جسم کے ذریعہ روح اور جملہ
(پیدگلوں) کے شکلی بدلنے میں جو مددگار ہوتا ہے اسے وقت
کہتے ہیں۔ غلیٹ وغیرہ کا جس میں تھوڑا یا زیادہ حصہ موجود ہے

دزم مزدوم میں تاثیر اور شہ ان دونوں کے ساتھ
شناخت اور شکل وابستہ ہے جس سے (پریاؤ)
کہتے ہیں۔

مूल :- सगत्त च पुहत्त च,
संखा संठारा मेवय ।
संजोगाय विभागाय,

पञ्चवारां तु लक्वरां ॥ १८ ॥

(۱۹) اے گوتم - پریائے اوسے کہتے ہیں۔ کہ یہ فلاں
شہ ہے۔ یہ اُس سے علیحدہ ہے یہ اس قدر تعداد والی ہو
(صورت) اس کا لمبا۔ چوڑا۔ موٹا۔ تپلا۔ چھوٹا۔ بڑا۔ اقام
کا ہے۔ یہ اتنے ذخیرہ کی صورت میں ہے۔ وغیرہ وغیرہ
جو سلم کر اوسے۔ وہی پریائے شکل ہے۔ یہ گھڑا اُس
گھڑے سے علیحدگی کی صورت میں ہے۔ یہ گھڑا شمار
کیا ہوا ہے۔ پہلے نمبر کا ہے۔ یاد دہرے نمبر کا ہے یہ گول
شکل کا ہے۔ یہ مربع (چوکھوٹا) شکل کا ہے۔ یہ دو گھڑے
کا ذخیرہ ہے۔ یہ گھڑا اوس گھڑے سے علیحدہ ہے وغیرہ
وغیرہ۔ اب علم جس کے ذریعہ سے ہو۔ وہی پریائے ہے۔ نقطہ

پہلا باب ختم ہوا

باب دوم

دربارہ تشریح اعمال



”شرعی بھگوان فرماتے ہیں“

مूल :- अद्व कम्माइं वोच्छामि ,

आणु पुब्बिजहकमं ।

जेहिं बद्धो अयं जीवो ,

संसारे परियत्तइ ॥ १ ॥

۱۱۔ اے گوتم - جن اعمال کو کرنے سے یہ روح دنیا کے
مثلاً تناسخ میں پڑتی ہے - اونکے وجہ سے دنیا کا اخیر نہیں
ہوتا ہے وہ اعمال ائمہ قسم کے ہوتے ہیں - میں
انہیں سلسلہ وار اور مفصل کہتا ہوں -

مूल :- नारास्सा वरणिज्जं

दंसणा वरणां तथा ।

वेयशिञ्जं तहा मोहं

आउ कम्मं लहेवय ॥३॥

नाम कर्म्यंच गौर्यंच,

अतएव तहेव य ।

एवमेयाद् कस्माद्,

अद्वैतसमासश्चो ॥ ३ ॥

(۲ و ۳) اسے گوتم۔ جس کے ذریعے عقل اور علم کی کمی ہو۔ یعنی علم کی ترقی میں رکاوٹ کی شکل ہو اسے **شانا'वरणीय** (گیا ناوری) یعنی علیت کو کم کرنے والا کرم کہتے ہیں۔ جو اشیائے کو پختہ کرنے میں رکاوٹ ڈالے اسے **दर्शना'वरणीय** (درشناوری) کرم کہا گیا ہے۔ روحانیت اور ہشیہ کی راحت میں جو رکاوٹ کرے **अशु'वेदनीय** (ویدی) کرم کہتے ہیں۔ یقین اور نیک چلن کو جو خراب کرے اسے **मोहनीय** (موہنی) کرم کہتے ہیں۔ اور خود کو بے خبر رکھے جنم برن یعنی مشلہ تناسخ میں جو امداد دیتا ہو وہ **आयुष'कर्म** (آیوشس) کرم مانا گیا ہے یعنی جو عمر کا کام دے۔ اور جو کئی قسم کے اجسام کو بد صورت یا خوبصورت وغیرہ پیدا کرنے میں مدد دیوے اسکو **नाम'कर्म** (نام کرم) کہتے ہیں۔ جو روح اعلیٰ یا ادنیٰ

خاندان وغیرہ وغیرہ پیدا ہونے میں مدد دے اسکو
 پेत्रकर्म (گو تر کرم) کہتے ہیں۔ جو مقصد کو پورا نہ ہونے
 دے اسکو अन्तरायकर्म (انترائے کرم) کہتے ہیں۔
 اسی طرح یہ آٹھوں ہی اعمال اس जीव (روح)
 کو چوراسی کے چکر میں ڈال رہے ہیں۔

मूल :- नारा वरणा पंचविहं
 सुयं आभिशो गोहिय ।

ओहिनारांच तइयं

मरानारांच केवलं ॥ ४ ॥

(۴) اسے گوتم۔ اب گیا نادرنی کرم کو ذیل کے پانچ
 حصوں میں دکھاتے ہیں۔ سو سونو۔

(۱) श्रुत स्नानवर्णीयकर्म (مشرت گیان ورنی کرم)
 اسے کہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ سے سماعت کی طاقت
 وغیرہ میں کمی ہو۔

(۲) मति स्नानवर्णीय (ممت گیان ورنی) اسے
 کہتے ہیں جس میں ہنم یعنی سمجھنے کی طاقت نہ ہو۔

(۳) अवधि स्नानवर्णीय (اودھ گیان ورنی) اسے
 کہتے ہیں جس کے ذریعہ حدود میں رہے ہوئے
 ذرے تنگ کی باتیں جاننے میں نہ آ دیں۔

(۱) नन. पर्यव शाना वरणोय (۱)
 اوسے کہتے ہیں کہ دوسروں کے دل کی بات جاننے
 میں حرکت پیدا کرے۔

(۲) केवल शाना वरणोय (۲)
 کہتے ہیں کہ کلہم اشیائے کے واقفیت میں کمزوری پیدا
 کرے۔

یہ سب گیانادرنی اعمال کے نتیجہ ہیں۔

اسے گوتم۔ اب ہم گیانادرنی اعمال میں مفید ہونے
 کے اسباب چھ وجوہات سے بتاتے ہیں۔ سو مشنوب۔
 (۱) عالم کے ذریعہ سے ظاہر کئے ہوئے لب لباب ذکر
 حقیقی کو غلط ثابت کرنا۔ یا آئین غلط ثابت کرنیکی کوشش کرنا۔
 (۲) جس عالم کے ذریعہ سے علم حاصل ہوا ہے اس کا
 نام پوشیدہ کرنا۔ اور میں ہی خود عالم ہوں ایسی باتوں
 کو دنیا میں ظاہر کرنا۔

(۳) عِلْم اور عَالِم کی حقارت کرنا اور بے ادبی سے
 پیش آنا۔

(۴) عالم سے دشمنی رکھنا ہوا اور اسکو ناخواندہ
 جاننا۔ اور یہ کہنا کہ صرف بنادنی عالم ہے وغیرہ وغیرہ
 ایسا کہنا۔

(۵) جو کچھ سیکھ پڑھ رہا ہو اوس کے کام میں ہر طرح سے رکاوٹ کرنے کی کوشش کرنا۔

(۶) عالم کے ساتھ ناپسندیدہ الفاظ سے پیش آنا اور لڑائی کرنا۔

متذکرہ بالا وغیرہ وغیرہ اسباب سے گناہ اور نی اعمال میں مشغول ہوتا ہے۔

مूल :- निदा तहेव पयला ,
निदा निदाय पयल पयलाय ।

ततो अथागा गिद्धीउ ,

पंचमा होइ नायला ॥ ५ ॥

चक्रवुम चक्रवू ओहिस्स ,

दंसरो केवले अआवररो ।

सेवतु नवविगण्य ,

नायलं दंसरावररां ॥ ६ ॥

(۶ و ۵) اے گوتم۔ اب درشناورنی اعمال کی تمام بتلائے ہیں۔ سو سنو۔

(۱) خود ہی آرام سے سونا اور آرام سے اٹھنا۔

(۲) خود آرام سے سونا اور جاگنے میں بالکل تمام اٹھنا۔

(۳) بیٹھے بیٹھے اٹکھائی لینا۔

(۳) چلتے پھرتے ادھکائی لینا۔
(۵) چھ ماہ میں ایک وقت نیند آنا اور اس نیند یعنی

سوئے میں اپنی طاقت کے برابر کام کر بیٹھنا۔
(۷) آنکھوں سے بالکل نظر نہ آنا۔ یا کم نظر آنا یا

کلنا ہونا۔
(۸) سنبھلنا۔ سنبھلنے۔ ذرا بے۔ اور چھوٹنے کی طاقتوں

میں کمی ہونا۔
(۹) غیب کی حد کے اندر والی چیزوں کو دیکھنے میں رکاوٹ

ہونا۔
(۱۰) تمام دنیا کو ہاتھوں کی لکیروں کے برابر دیکھنے میں

رکاوٹ کا آنا۔

یہ سب درشناورنی اعمال کے نتیجہ ہیں۔
اسے گوتم جب روح درشناورنی اعمال پیدا کر لیتی ہے
تب وہ مذکورہ بالا اعمال کے منہا پانے کی مستحق ہوتی ہے۔
اب ہم یہ بتا دیں گے کہ روح کن کن وجوہات سے۔

درشناورنی کریم پیدا کر لیتی ہے۔
(۱) جس کو بخوبی نظر آ رہا ہے۔ اس کو بھی اندھا یا کانا

بتلا کر مذاق اڑانا۔
(۲) جس کے ذریعہ سے آنکھوں کو فائدہ پہنچا ہو یعنی

جو چیزیں پہلے نظر نہیں آتی تھیں اور اب وہ نظر آنے لگی ہیں۔ اوس کے احسان کو فراموش کر دینا۔
 (۳) غیب کی حد کے اندر والی چیزوں کو خود دیکھنے والا ہو۔
 یعنی اور دوسروں کی گزشتہ زندگی کے حالات کا دیکھنے والا جسکو (روحشن منیر) کہتے ہیں۔ اس کی بے ادبی کرنا۔ یعنی اس نے کچھ نہیں دیکھا ایسا کہنا۔
 (۴) جسکی آنسو بہ چشم یعنی دکھتی ہوئی (آنکھیں) اچھے ہونے میں یا آنکھوں کے علاوہ دوسرے ذریعہ سے معلوم ہونے میں تکلیف پہنچا دے۔
 (۵) کوئی ایسی تجویز کرے کہ جس کے ذریعہ سے دیکھنے والا (اندھا) ہو جائے۔
 (۶) جو تمام غیب کی باتوں کا دیکھنے والا (عالم غیب) یعنی ہر شے اور ہر ذرہ جس سے روش ہوتا ہے اسکو (جھوٹا) بتلانا۔

سूत्र :- वेद्यशीलं पिदुविहं ,

सायमसायंच आहियं ।

सायस्तु बहूभेया ,

एमेव असायस्तु वि ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم۔ تندرست رہنا اور بے فکر ہونا۔ یہ

جسمانی اور روحانی آرام (ساتا ویدنی) (ساتا ویدنی)
 ایسے اعمال کے نتیجے ہیں۔ اسطرح۔ چٹنی۔ پھوڑہ۔ بخار
 آنکھوں میں کرکڑا ہٹ وغیرہ وغیرہ جسمانی و روحانی۔
 یعنی اندرونی جو یہ سب تکلیفات ہوتی ہیں۔ ان کو
 (ساتا ویدنی) بد اعمالی کا نتیجہ جاننا
 چاہئے۔

اے گوتم۔ یہ روح آرام اور تکلیف کون کون سے
 اعمالوں سے پیدا کر لیتی ہے۔ چنانچہ ان کی تشریح
 بتلاتا ہوں۔ سو سنو۔

(۱) آرا (پران) یعنی چٹا۔ چٹنی۔ کیرے۔ بکھی

چمچر وغیرہ وغیرہ

(۲) بھوت (بھوت) اہلی۔ ام۔ امرود اور اسام

کے درختان سبزی وغیرہ وغیرہ۔

(۳) جیو (جیو) یعنی۔ چرندے۔ پرندے۔ درندے

سانپ۔ اجگر۔ پانی کی مچھلی۔ کچوا وغیرہ وائسٹ الحلو قات

(۴) ستنون (ستون) یعنی۔ زمین۔ پانی۔ آگ۔

ہوا۔ ان چاروں میں روح ہے۔ یعنی حیوانات میں۔

حیوان مطلق۔ اور حیوان ناطق ہوتے ہیں۔

ان سب کو تکلیف۔ رنج۔ رولانا۔ پریشان یا لات گھوسم

وغیرہ سے تکلیف نہیں پہنچانے سے یا اونکی جان نہ لینے سے
 सातावेदनीय (سا تا ویدنی) کرم کا بندہ (مقید) ہوتا
 ہے۔ یعنی آرام دینے والے اعمال ہیں۔ متذکرہ بالا کو
 پھر بتلایا جاتا ہے کہ چٹا۔ چلی۔ کیرے۔ مچھر۔ مکھی وغیرہ
 وغیرہ۔

چرندے۔ پرندے۔ درندے۔ سانپ۔ بچھو۔ اجگر۔ پانی۔
 کے مچھلی کچھوا وغیرہ و اشرف المخلوقات۔ زمین۔ پانی
 آگ۔ ہوا۔ ان سبوں میں روح ہے۔ ان کو کسی ذریعہ
 سے ہلاک کرنے یا تکلیف دینے سے اپنے کو تکلیف ملتی ہو
 یعنی اساتادیدنے کرم کا بندہ ہوتا ہے۔

सूत्रः— मोहसिञ्जं पि दुविहं ,

दंसरो चरसो तथा ।

दसरो ति विहं वुचं ,

चरसो दुविहं भवे ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم۔ موہنی کرم (موہنی کرم) یعنی میں
 عمل کا یہ مطلب ہے کہ آدمی روحانی اوصاف سے بچر
 رہتا ہے۔ جس طرح شراب استعمال کرنے والے کو
 کچھ بھی پوشش نہیں رہتا ہے۔ اسی طرح موہنی اعمال
 کے ظہور ہونے پر روح کو حق الیقین اور نیک چلنی کی

طرت بالکل خیال نہیں رہتا۔ یہ اعمال و دھرم کے کہے گئے
ہیں۔ موہنوی (درشن موہنی) یعنی ایمان -
اسکی تین قسمیں ہیں۔

چارتر موہنی (یعنی چال چلن میں اسکی بھی
دو قسمیں ہیں۔

سूत्र :- सम्मतं चेव मिच्छतं ,

सम्मा मिच्छत्तमेवय ,

सुयाम्भो तिरिण पयडोम्भो ,

मोहारिणज्जस्स दंसरो ॥ ६ ॥

(۹) اسے گوتم۔ درشن موہنی۔ یعنی ایمان کی تین قسمیں

یہ ہیں (۱) سم्यک دھم موہنوی (۲) سمکھو موہنی (۳) اس ایمان

کا نام ہے۔ جو ایشور کے ادھر لیتن کرتا ہے لیکن دینیوی والا پھرتا
ہے اور دریافت عبادت کرتا ہے خواہشات کیلئے ایسی خواہشات تک پہنچتا ہے
ہیں اصلی ایمان پر نہیں آتا ہے کہ جس ایمان کے ذریعہ سے
نجات ہو جاوے۔

मिथ्यात्व मोहनोय (معتیا تو موہنی) یعنی وہ ایمان ہے

کہ ایشور پر ایمان نہ لاتا ہوا۔ بلکہ جو ایشور نہیں ہے اس

کو ایشور سمجھتا ہے۔ اس قسم کا ایمان کبھی نجات (مکش)
نہیں ہو سکتا دیتا ہے۔ اس لئے وہ مخلوق میں چکر لگاتا رہتا ہے

کبھی کہیں پیدا ہوا اور کبھی کہیں پیدا ہوا۔

(۳) सममिच्छात्वमोहनीय (سممیتیا تو موہنی) یہ وہ ایمان ہے کہ جس کو ہمیشہ شک بنا رہتا ہے۔ جھوٹی باتوں سے ایمان ہٹ گیا ہے۔ لیکن ایٹور سچا رہنا مرشد اور جس کے ذریعہ نجات ہو اُن کاموں کے اوپر اسکا ایمان ثابت قدم نہیں ہوا۔

اب ہم چار تر موہنی کی تشریح کرتے ہیں۔ دوسرو

سूत्र:— चरित्तमोहरां कम्मं,
दुविहंतं विग्राहियं ।
कसायमोहरिज्जंतु ।

नौ कसायं तहेवय ॥ १० ॥

(۱۰) اے گوتم۔ یہ دو شے ہے کہ دنیا کے تمام عیش و آرام کو خراب تو سمجھ لیا۔ لیکن اونکو ترک کر لے میں روک کر تا ہے۔ وہ دو قسم پر منقسم ہیں۔

(۱) कसायमोहनीय (کسائے موہنی) وہ شے ہے کہ غفہ

وغیرہ آتا۔

(۲) नौ कसायमोहनीय (نوکشائے موہنی) یہ وہ شے

ہے کہ مذاق کرنا۔ اور خراب باتوں میں خوش ہونا وغیرہ وغیرہ۔

قطعی صاف نہیں ہوتا ہے۔
 یہ چار قسم والے لوگ مرکب حیوانات مطلق میں جاہیں
 (۱) اس کا ایسا غصہ ہے کہ زیادہ قائم نہیں رہتا ہے۔
 مثلاً ریت پر لکیر کجاوے تو وہ ہوا کے اُٹنے سے جلد پڑ
 ہو جاتی ہے۔

(۲) عذر اس کا ایسا ہے کہ یہ بھی زیادہ قائم نہیں رہتا
 ہے۔ یعنی بیت (بہت) کی لکڑی کے مطابق ہے۔ جو
 ٹھکانے سے ٹھک جاتی ہے۔
 (۳) دغا بازی اس کی زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتی ہے۔
 یعنی آرٹھی ٹیڑھی لکڑی کے موافق ہے۔

(۴) طمع (لالچ) بھی اس کا ایسا ہے کہ زیادہ قائم نہیں
 رہتا ہے۔ مثلاً گاؤں کے گدے نالے کے پانی کا قطرہ
 کپڑے پر پڑ جاوے اور اسکو دھو ڈالا جائے تو کم ہو جائے
 یہ چار قسم والے لوگ مرکب پھر انسان میں آتے ہیں۔
 (۵) سنجمل (سجمل) اس کی بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) غصہ اس کا بہت خفیف ہوتا ہے۔ مثلاً پانی میں
 لکیر کجائے تو فوراً ہی برابر ہو جاتی ہے۔
 (۲) عذر اس کا بہت ہی خفیف ہوتا ہے۔ جیسے۔

گہاس کا تنکا فوراً ہی جھک جاتا ہے۔

(۳) دغا بازی اسکی اس قدر خفیف ہے کہ بالن کے چھلکے کے برابر ہے۔ یعنی جدھر پاہیں ادھر ٹیڑھا سیدھا کر سکتے ہیں۔

(۴) طمع (لاپنج) اسکا اس قدر کم ہے کہ مثلاً ہلدی کا رنگ دھوپ لگتے ہی اڑ جاتا ہے۔

یہ چار قسم والے لوگ مرکہ بہشت میں جاتے ہیں اگر تذکرہ بالا کے ۱۶ اقسام قطعاً جس شخص میں نہ ہیں تو اس کے روح کی موش یعنی سجات ہو جاتی ہے۔

اوپر بیان کئے ہوئے کے علاوہ नोक बाय (نو کٹائے) کی نو فتنیں اور ظاہر کی جاتی ہیں۔

(۱) ہنسی مذاق کرنا۔ (۲) دنیوی عیش و آرام میں

خوش رہنا (۳) نیک کاموں میں ناراضی رکھنا۔

(۴) عاقبت اندیش بالکل نہ ہونا۔ بلکہ ایسا خیال رکھنا کہ میرا دنیوی عیش و آرام کہیں قبضہ سے نہ چلا جائے۔

(۵) دنیوی فکر میں رہنا (۶) اچھی باتوں سے نفرت کرنا

(۷) عورت کو مرد کی خواہش ہونا (۸) مرد کو عورت کی

خواہش ہونا (۹) مخمٹ (ہیٹے) کو مرد عورت دونوں کی خواہش ہونا۔

مذربہ بالا ۲۵ اقسام کی وجہ سے اور خراب ایمان
کرنے سے اور بد چلنی سے موہنی کرم کی قید ہوتی ہے۔
اسے گوتم۔ ابہم آریہ کرم (آریہ کرم)
یعنی دوزخ۔ حیوانات مطلق۔ حیوانات ناطق۔ دیتا۔
(نریشہ) اور بہشت میں جانے کا طریقہ بتلاتے ہیں

سूत्रः— नेरइयतिगिस्वाउं,
मरास्साउं तहेवय।

देवाउअं चउत्थनु,

आउकम्मं चउत्तिहं ॥ १२ ॥

(۱۲) اسے گوتم۔ جسم میں روح کو جس وقت تک کے لئے
رکنا یا رٹے اسکو عمر کہتے ہیں۔

اب سخت کی چار قسمیں دوزخ میں جانے کی بتلاتے ہیں

(۱) دنیا پر بہت ظلم کرنے والا (ظالم)

(۲) سخت لاپنجی (ظلمی)

(۳) گوشت خور

(۴) انسان حیوان کو قتل کرے والا۔ اور شکار کھیلنے والا۔

اب حیوانات مطلق میں جانے کی چار وجوہات ذیل میں
بتلاتے ہیں۔

(۱) دغا بازی کرنا۔

(۲) دغا بازی میں دغا بازی کر کے جھوٹ بولنا۔

(۳) دوسرے کا آرام پسند نہ کر کے جلنا (حسد)

(۴) ناپے تو لےنے کی چیزوں میں کمی بیشی کرنا۔ اور چیز کو اچھا
ہٹا کر کم درجہ کی فروخت کرنا۔ اچھی چیز میں خراب چیز ملا کر دینا

(۱) انسان میں پیدا ہونے کے چار طریقے بتلائے جاتے ہیں
جس شخص کے دل میں صفائی ہو یعنی دغا نہ ہو۔

(۲) عاجزی کا رکھنے والا۔

(۳) سب جانداروں پر رحم کرنے والا۔

(۴) غیروں کا آرام دیکھ کر خوش ہونے والا۔

اب بہشت میں جانے کے چار طریقے ظاہر کرتے ہیں۔

(۱) جو شخص ورطش صفت یعنی دنیا کے عیش و آرام کو

ترک کر کے ایثار کی یاد میں رہے۔

(۲) دنیا میں رہ کر نیک چال چلن رکھنے والا اور خراب

کاموں سے گریز کرنے والا۔

(۳) بلا علم کے ریاضت (عبادت) کرنے والا۔

(۴) بلا خواہش عاقبت کے دنیا کی ہر قسم کی تکلیفات

کو برداشت کرنے والا۔

نوٹ:۔ جب یہ روح جسم سے

نکلے گی ہے اور جہاں پہنچے دوسرا جسم دہارن کرتی ہے اور ادھر سے
ادھر کے جانے میں ایک سیکنڈ کا کرڈر والی حقہ نہ لگے یعنی

اے گوتم اب ہم نام کرم اعمال کا ذکر سنا رہے ہیں
 دوستو :-

سُورَ :— नाम कर्म तु दुर्विह,
 सुह असुहं च ग्राह्यं।

सुहस्स तु च हूमेया,

समेव असुहस्स वि ॥ २३ ॥

(۱۳) اے گوتم - جس کے ذریعے جسم خوبصورت یا

بدصورت کرنے میں جو مددگار ہو - اسکو نام کرم

(نام کرم) اعمال کہتے ہیں اسکی دوستیں ہیں -

(۱) शुभ नाम कर्म (شبه نام کرم) یہ وہ اعمال
 ہے کہ انسان اور شہوتوں کے اجام خوبصورت ہوتا -

یعنی - ناک - کان - آنکھ - ہاتھ - پاؤں - منہ وغیرہ وغیرہ

ایسے رنگ کے سڈول (باقاعدہ) ہوں - اور جکی زبان

شیریں کلام ہو - جو کہ ہر شخص کو پسند ہو اور ہر شخص اسکی

درمیان میں کسی جگہ بھی قیام نہیں کرتی جیسے مکاتے برتھوٹا ہے

اور جہاں وہ پیدا ہوتی ہے وہاں پر رہتی

پہلے خوراک لیتی ہے - جس کے ذریعے جسم تیار ہوتا ہے

اور اس کے بعد حواس خمسہ تیار ہوتے ہیں اسکے بعد نین

لیا جاتا ہے پھر مین اور کلام پیدا ہو جاتے ہیں -

تقریف کرے۔ یعنی اوتار (رہنما) ہونا وغیرہ وغیرہ۔

(۲) अशुभ नाम कर्म (اَشْبہ نام کرم) یہ ہے کہ جسم بد صورت (بد نما) ہونا۔ اور جانوروں میں جانا تو بھی بد شکل ہی ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب اس کی وجہ بتلائے ہیں کہ خوبصورت کون سے اعمال سے اور بد صورت کون سے اعمال سے ہوتے ہیں۔

جو دل سے اور زبان سے اور جسم سے صاف ہو اور کسی کے ساتھ جھگڑہ فساد نہ کرتا ہو۔ یہ خوبصورتی وغیرہ وغیرہ کے اعمال ہیں۔

اسی طرح دل سے زبان سے اور جسم سے دغا باز ہو۔ اور لڑتا جھگڑتا بھی ہو۔ وہی بد صورت وغیرہ وغیرہ کے اعمال ہیں۔

اے گوتم۔ اب ہم गोत्र कर्म (گوتر کرم) کے اعمال کا ذکر کرتے ہیں۔ دیکھو۔

सूत्रः— गोयकम्मं तु द्विविहं

उच्चं नीग्रं च आहिग्रं

उच्चं अद्विविहं होइ

एवं नीग्रं वि आहिग्र ॥ १४॥

(۱۴) गोत्र कर्म (گوتر کرم) کے اعمال کی دو قسمیں ہیں

(الف) پہلی یہ ہے کہ ہر بات میں اعلیٰ ہونا۔ جیسے اعلیٰ
قوم یا خاندان۔ طاقتور۔ خوبصورت۔ مالدار۔ اچھی ریاضت
کرنے والا۔ عالم۔ سردار۔

(ب) دوسری قسم یہ ہے کہ ہر ایک بات میں اولیٰ ہونا۔
یعنی اولیٰ قوم و خاندان۔ کمزور۔ بد صورت۔ مفلس۔
عبادت بھی کبھی نہ کرنا۔ بے علم اور غلام ہونا۔
اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ کون سے اعمال کی وجہ سے
اعلیٰ ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا کے ماقبل کی باتوں میں جو
عزور کرے گا۔ وہ اعلیٰ سے ادنیٰ ہو جائے گا۔ اور اگر
وہ معزور نہ ہوگا تو پھر اعلیٰ میں ہی چلا جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو اپنے عزور سے ادنیٰ ہوا ہے
وہ مواد منہ پاکر اس ادنیٰ اپنے میں جو ہر جائزہ پر رحم
کریے گا۔ مخیر ہوگا۔ سچ بولے گا اور اپنا چال چلن نیک
رکھیں گا تو پھر وہ ہر بات کا اعلیٰ رتبہ پا جائے گا۔

مूल :- दारो लाभेय भोगेय,
उव भोगे वीरिस् तहा ।
पंचविहसंत रायं,

समासेना विश्राहियं ॥ १५ ॥
(۱۵) اے گوتم! انتہائی کرم کے

اعمال وہ ہیں کہ جس کے ذریعہ جس چیز کی خواہش نہ ہو۔ اور وہ نہ ہونے پاوے۔ اسکی ذیل میں پانچ قسمیں بتلائے ہیں۔

(۱) दानान्तराय (داناंतरائے) اس کا یہ مطلب ہے کہ خیرات کرنے کی ہر ایک اشیا، موجود ہے اور وہ خیرات کرنیکا اچھا نتیجہ بھی جانتا ہے لیکن نہیں کر سکتا۔
(۲) राभान्तराय (لابھانترائے) دنیا داری کے کاروبار میں وابستہ میں سب طرح سے سہولیت ہوتے ہوئے جس کی وہ خواہش کرے وہ نہیں ملتا۔

(۳) भोगान्तराय (بھوگانترائے) یہ وہ شے ہے کہ خورد نوش و غیرہ کے کل اشیا سے سہولیت کے ساتھ ہونے پر بھی استعمال میں نہ لاسکے اگر استعمال بھی ہو جائے تو ہشتم نہیں ہو سکتا۔

(۴) उपभोगान्तराय (اُپ بھوگانترائے) وہ اشیا ہے۔ کہ کپڑا۔ زیور۔ خورت۔ برتن۔ گھوڑا۔ باجی۔ گاڑھی۔ موٹر۔ سائیکل وغیرہ وغیرہ۔ ہونے سے بھی استعمال میں نہ لاسکے۔

(۵) वीर्यानन्तराय (ویریہ انترائے)۔ وہ چیز ہے کہ جوان اور طاقتور ہوتے ہوئے بھی کوئی کام اس سے

نہ ہو سکے۔

اے گوتم۔ اب یہ بتاتا ہوں کہ امورِاتِ مذکورہ بالا
 کن کن وجوہات سے نہیں ہو سکتے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ۔
 اس پیدائش کے قابل جو پیدا ہوا تھا۔ وہاں پر۔ یا
 اسی زندگی میں خیرات کرنے والے کو رد کر دیا تھا۔ کسی
 کی روزی میں لات ماری تھی۔ دوسرے کے کھانے پینے
 میں ہرج پہنچا یا تھا۔ کسی شخص کو اچھی چیزیں استعمال کرتے
 ہوئے منع کر دیا تھا۔ دوسرے کی خدمت کرتے ہوئے
 رد کیا وغیرہ۔

ان اعمال سے مذکورہ بالا میں پیدا ہوتے ہیں۔
 اے گوتم اب ہم آئٹھوں اعمال کی قدامت کا بیان
 سناتے ہیں۔

مूल :- उदही सरिस नामाणां,

तीसई कोडि कोडोओ ।

उकोसिया दिई होइ ।

अंतो मुहुत्तं जहणिया ॥ २६ ॥

आवरणिज्जाणा दुराहं पि,

वेयणिल्ले तहेव य ।

अन्तराए य कम्मंमि,

विई एसा विग्रहाहिया ॥ १७ ॥
(१५ و १६) اے گوتم ساناवरणीय (گیا نادرانی)

दर्शनावरणीय (درشنادرانی) वेदनीय (ویدنی)
اور अन्तराय (انترائے) یہ چار اعمال زیادہ سے
زیادہ روح کے ساتھ رہیں تو

तीस कोड़ा कोड़ी یعنی تیس کروڑ کو تیس کروڑ سے
ضرب دینے پر جو حاصل ضرب ہوگا اوتنے सागरोपम
(ساگرودیم) کے عرصہ تک رہ سکتے ہیں۔

اور کم از کم رہے تو अन्तरमुहूर्त्त (انتر مہورت)
یعنی ۸ منٹ کے اندر ہی اندر اعمال رہ سکتے ہیں۔

मूल :- उदही सरिस नामाणां,
सत्तरिं कोडि कोडीशो ।

मोहणिज्जसउक्कोसा,

अन्तो मुहूर्त्तं जहरि राया ॥ १८ ॥

نوٹ :- ساگرودیم کی تعداد کا ذکر میں مثال دیجاتی ہے کہ جیسے چار کو سس کا
طویل طویل اور عمیق والا کنواں ہو اس میں ایک روز سے ۷ روز تک کے پید ہوتے
بچے کے سر کے بالوں کو لیکر اس قدر باریک کاٹا جائے کہ آنکھوں میں ڈالنے پر بھی
کٹنگ یا کراہٹ معلوم نہ ہو۔ ان بالوں کے بہت باریک ذروں سے کنواں مندرجہ بالا

तेतोसं यागरोचन,
 उत्कोसेरा विग्राहिया ।
 दिडे उ आउ कम्मस्स,
 अन्तो सुहुवं जहरियाया ॥ १२ ॥
 उदहीमरिस नामाया,
 वीसइ कोडिकोडा ओ ।
 नाम गोत्ताया उक्कोसा ,

अइ सुहुता जहरियाया ॥ २५ ॥
 (۱۸ و ۲۰-۱۹) سے گوتم (مہنہ)
 اعمال زیادہ سے زیادہ روح کے ساتھ رہے تو ستر کر دیا
 کر دیا ساگر دیم کے عرصہ تک کی مدت ہے اور کم از کم -
 رہے تو اس کی مدت انتر مہورت تک کی ہے -
 ۳۳ (آیوشس کریم) اعمال کی مدت ۳۳
 ساگر دیم تک کی ہے کم از کم اس کی یہی مدت انتر مہورت

کو ایسا ٹھوس کر کے ضرر دیا جائے کہ ایک برہمن اپنی ٹاڈے پر بھی اس میں نہ گرنے کے
 اب سو سو برس ہوئے پر ایک ایک دورہ بال کا نکلا جائے اسی طرح سے سارے کنواں
 والی ہوئے پر اس مدت کو پلیم (پلیم) کہتے ہیں - ایسے دس کر دیا
 کر دیا کنویر خانی ہوئے پر ایک چانہ پیم (ساگر دیم) کی مدت ہوتی ہے - مگر

کی ہے۔ نام کرم اور گوتہ کرم اعمال کی مدت ۲ کروڑ
کروڑ ساگر دہم مدت تک کی ہے۔ اور کم از کم مدت مہدوت
کی ہے۔

مूल :- सगया देवलोएसु ,
नर एसु वि सगया ।
सगया आसुरं कायं ,

अहा कस्मेहिं गच्छइ ॥ २१ ॥

(۲۱) اسے گوتم - یہ روح جب اچھے اعمال پیدا کرتی ہو
تو وہ بہشت میں جا کر فرشتہ (دیوتا) بن کر رہتی ہے۔ اور اگر یہ
روح خراب اعمال پیدا کرتی ہے تو وہ دوزخ میں جا کر
وہاں کی تکلیفوں میں پڑتی ہے۔ اور کبھی بے علم اور بھلا
خواہش وغیرہ وغیرہ سے خود نوشت کی تکالیف کو
برداشت کر کے भवन पाते یعنی اوسط درجہ کے فرشتوں
میں جا کر پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہو رہا ہے

کئی لے انکو آج تک آزمایا نہیں۔ اور نہ آزمائش میں آسکتی ہے۔
لیکن جگوان مہابیر جو سبکے جانے والے اور دیکھنے والے ہیں انہوں نے
تمام خلق کو اسے ربان مبارک سے مثلاً سمجھانے کے لئے فرمایا۔
ہے۔

کہ روح جیسے اعمال کرتی ہے ویسے ہی اس کو نتیجے ملتے
ہیں۔

مूल :- तेरो जहा साधि मुहे गहोर,
सकम्पुणा किच्चइ पारकरि।
सब पया पच्च इहं च लोए,

कडारा कम्पाणान मुक्ख भ्रतिथे ॥२२॥

(۲۲) اے گوتم۔ اعمال ایسے ہیں جیسے کوئی چور لقمہ
کے منہ پر لکڑا جائے پھر وہ اپنے کاموں کے ذریعہ سے
تکلیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح سے یہ روح اپنے کئے
ہوئے اعمال کے ذریعہ سے اس دنیا یا عاقبت میں
تکلیف اٹھاتی ہے۔ کیونکہ کئے ہوئے اعمال کا بدلہ
دیا پائے ہوئے نہیں جھوٹ لکھا ہے۔

* نوٹ :- کسی جگہ چند چور ملکر چوری کرتے جا رہے تھے۔ ان میں ایک ٹھہری
بھی شامل تھا۔ تارے ایک گاؤں کے اندر کسی مالدار کے پیالہ پیچھے دباں۔
ان کو لقمہ لگائے پر درمیان میں ایک لکڑی کا تختہ آگیا تب ہمراہیوں نے بڑبڑائی
سے کہا کہ اس تختے کا تختہ کا مٹا دیا کام آیا ہے جب بٹھہری نے اپنے اوزاروں سے

کوئی رستہ دار - دوست - لڑکا یا بھائی - وغیرہ نہیں لیتا
جس نے گناہ کئے ہیں وہی روح جو وہی تکلیف ادا نہاتی
ہے - یہاں سے مرتے وقت اس سال کر کے والے کے ساتھ
ہی جاتے ہیں - جیسے اونٹ - دشتروں) کی قطار

مूल :- चित्त्वा दुपयं च चउणयं च,
स्थितं गिहं धमाधन्नं च सत्त्वं ।
सकम्भवीश्रो अत्रतो पयाइ ।

परं भवं सुन्दरं पावगवा ॥ २५ ॥

(۲۵) اسے گوتم - یہ روح اپنے برے کئے ہوئے
اس سال کے قبضہ میں ہو کر - عورت - لڑکا - بھائی - گھوڑے
زمین - حیث - گھر - روئے - پیسے - غلہ - چاندی -
سونا - وغیرہ - سب ہی کو ترک کر کے اچھے برے اس سال
کے مطابق دوزخ یا بہشت میں جاتی ہے -

وہ گھوڑے مثل ارے کے کام کرے گئے - بس پھر کیا تھا - جیسا کہ تخم بویا تھا ویسا لانا
دیکھئے بات کے بنائے ہوئے گھوڑوں ہی نے اسکی جان کو حتم کر دیا - اسطرح یہ روح
اپنے کئے ہوئے برے اعمال سے خود ہی اس دنیا یا عاقبت میں بُری ذلتیں
ادھاتی ہے -

मूलः— जहाय श्रंडय्यभवा वलागा,
श्रंडं वलागय्यभवं जहाय ।

समेव मोहाययरां खु तराहा,

मोहं च तराहाययरा वयंति ॥२६॥

(२५) اے گوتم - جیسے انڈے سے مرغی اور مرغی سے
انڈا پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح دنیوی خواہشات نفسانی
کے اعمال سے طمع اور طمع سے دنیوی خواہشات نفسانی
پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا پیغمبران یعنی عالموں نے فرمایا ہے

मूलः— रागो य दोसो वि य कम्मवीयं,

कम्मं च मोहय्यभवं वयंति ।

कम्मं च जाडि मरणास्तमूलं,

दुस्सवं च जाडि मरणां वयंति ॥२७॥

(२६) मोह - نفرت اور مرہ - اے گوتم

(خواہشات نفسانی) اعمال سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور
اعمال خواہشات نفسانی سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ خواہش
نفسانی ہی۔ تنازع کا سبب ہے اور تنازع (اداگوں)
ہی تکلیف کی وجہ ہے۔ ایسا پیغمبران یعنی عالموں نے
فرمایا ہے۔

مूल :- दुःखं हयं जस्तन होइ मोहो
 मोहो हयं जस्तन होइ तराहा ।
 तराहा हया जस्तन होइ लोहो
 लोहो हयं जस्तन किंचराइ ॥ २९ ॥

(۲۸) اے گوتم - دنیوی - تکلیفات سمندر کو جو عبور
 کر گیا ہے - وہ (موہ) موہ خواہش نشانی میں
 مقید نہیں ہوتا - اور جس نے خواہش نشانی کو بالکل مٹا دیا
 ہے اس کو وہ طع نہیں رہتی ہے - اور جس سے طع دور
 ہو گئی ہے - اس میں لاپنج بھی نہیں رہ سکتا ہے - اور جو
 گناہوں کا باب علیحدہ ہو گیا ہے اس کو بیش قیمتی صبر
 مل جاتا ہے - پھر اس کے واسطے موکش (نجات)
 کچھ دور نہیں رہتی ہے -



باب دوم ختم ہوا

مूल:— वेसा याहिं सिक्खाहिं,
जे नरा गिहि सुवया ।
उविंति मारासं जोरिं,

कम्म सत्त्वा हु पाणिरो ॥ २ ॥

(۴) اے گوتم۔ جو شخص طرح طرح کے اشیائے
کو ترک کر کے دھرم (دین) قبول کرتا ہے۔ اور ہر ایک
کے ساتھ بلا دغا اور شہسب کے ایسا برتاؤ رکھتا ہے۔ وہی
سچس دو بارہ اشیائے مخلوقات میں پیدا ہوتا ہے۔
کہوں کہ وہ جیسے اعمال کرتا ہے اسی کے مطابق اس کی
گاتے (گتی) یعنی شہسب ہوتا ہے۔

مूल:— बाला किंवा य मंदा य,
बला यन्ना य हायरो ।
यचंत्वा यभारा य ,

सुम्मुही सायरो तहा ॥ ३ ॥

(۵) اے گوتم۔ جس وقت انسان کی جس قدر عمر ہوتی ہے
اس عمر کو دس حصہ میں تقسیم کرنے سے اس کی
(ادستیا میں) یعنی وقت ہوتے ہیں۔ جیسے تڑ سال کی
عمر کو دس حصہ میں تقسیم کیا جائے تو حسب ذیل
اوقات (अवस्थाये) ہوں گی۔

(۱) **बाल्यावस्था** (بال اوستہا) یہ ہے کہ جبیں
 کھانا پینا کے سوا کما نا وغیرہ کے تکلیف آرام کا اسکو کچھ بھی
 خیال نہیں رہتا ہے۔ جس کی مدت ایک سے ۱۰ سال تک
 ہے۔

(۲) **क्रीडावस्था** (کریڈا اوستہا) اسکی مدت ۱۱
 سال تک ہے اس میں لہو لعب (کھیل کود) وغیرہ میں مشغول
 رہتی ہے۔

(۳) **सन्धावस्था** (سندا اوستہا) اسکی مدت
 ۲۱ سے ۳۰ سال تک ہے اس میں جو خانہ داری میں چیزیں
 عیش و آرام کی جمع کی ہوئی ہیں۔ اس میں لگا رہتا
 ہے۔ اور جدید سامان کے ٹھیکہ کرنے میں عقل کو روز نہیں
 دیتا ہے۔ اس وجہ سے یہ کمزور اوستہا ہے۔

(۴) **बलावस्था** (بلا اوستہا) اسکی مدت
 ۳۱ سے ۴۰ سال تک ہے طاقتور نعرہ آتا ہے۔ اسی سے
 یہ چہیتی اوستہا کہی گئی ہے۔

(۵) **प्रज्ञावस्था** (پرگیا اوستہا) اسکی مدت ۴۱ سے
 ۵۰ سال تک ہوتی ہے جس میں اپنی خواہشات کے مطابق
 دولت وغیرہ کو جمع کرنے کے لئے اور خاندان کی برتری
 دینے کے لئے عقل کو بہت زور دیتا ہے۔ یعنی دوراندیش

ہوتا ہے اور عاقبت اندیشی بھی ہوتی ہے۔

(۶) **ہاینی अवस्था** (ہائنی اوستھا) اور بکو کہتے ہیں۔ جبکی مدت ۵۰ سے ۶۰ تک ہے۔ جس میں حواس خمسہ کے خواہشات کے محسوس ہونے میں کچھ کمزوری ہو جاتی ہے۔

(۷) **پرنچ अवस्था** (پرینچ اوستھا) اسکی مدت ۶۰ سے ۷۰ تک کی ہے اس میں بار بار بلغم کی ترقی سے شکایت کھانسی تھوکنے کی زیادہ ہو جاتی ہے۔

(۸) **پراگ-भार अवस्था** (پراگہ بہار اوستھا) اسکی مدت یا میعاد ۷۰ سے ۸۰ سال تک ہے۔ اس میں جسم میں سلوٹیں (شکلیں) پڑ جاتی ہیں۔ کھال ملایم ہو کر لٹک جاتی ہے اور جسم میں خمی بھی آ جاتی ہے۔

(۹) **सुम्मुखी अवस्था** (سومکھی اوستھا) کا وقت ۸۰ سے ۹۰ سال تک ہوتا ہے۔ اس میں ضعیفی پورے

طور پر اپنا زور کھیتی ہے۔ یا تو اسی وقت میں اور بکی وفات ہو جاتی ہے۔ اور اگر زندہ رہا بھی تو مثل مردے کے ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ اس سے کسی قسم کا کام نہیں ہو سکتا ہے۔

(۱۰) **शायनी अवस्था** (شاینی اوستھا) یہ وہ ہے

کہ جسکی مدت ۱۰۷ سے ۱۱۰ سال تک ہے اس میں
شبانہ روز سوائے سونے کے نشت ہر فاست بھی
بشکل تمام ہو جاتی ہے۔

اسی طرح زمانہ حال میں جس قدر عمر ہو اور کس کو دس حصہ
میں تقسیم کر کے مندرجہ بالا اوقات پر انکے واقعات
تصور کر لئے جاویں۔

مूल:- ماراگسٹن ویگھن لڈھن,
سڈھ دھممسس دھلہا ।
ج سوتھا یڈیو جانتی,
تवं سवंتی مہینس ی ॥ ۴ ॥

(۴) اے گوتم۔ اول تو روح کو انسانوں میں آنا
بہت مشکل ہے۔ اور اگر انسان ہو بھی گیا تو دہر شاستر
(دھرم شاستر) یعنی وہ کلام سننا مشکل ہے کہ جبکہ
سننے سے ریاضت (عبادت) خاموشی۔ مہتمی۔ اور
رحم وغیرہ کی خواہشات پیدا ہوں۔

مूल:- دھممو مینگل سوکھانڈ,
اھینسا سنجسو تھو ।
دھا ویتنن مہسنتی,
جسس دھمو مہا پراہ ॥ ۵ ॥

(۵) اے گوتم - دہرم وہ شے ہے کہ جس سے
 پاک ہو - اور وہی سب میں اعلیٰ ہے - دہرم کی شناخت
 رحم دلی ہے - جس سے کسی روح کو کسی حتم کی تکلیف
 نہ پہنچے - یہی ریاضت اور عبادت ہے - ایسی باتوں
 پر جو قائم رہنے میں مینی پتے دل سے ثابت ایمان ہو -
 کسی تدبیر سے انسان میں بلکہ فرشتہ تک کرتے ہیں

مूल :- مूलاناو खंधप्यभवो दुस्स,
 खंधाउ पच्छा समुविंति साहा ।
 साहयसाहा विरुहंति पला,
 तत्रो से पुष्पं च फलं रमोञ्ज ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم - پہلے درخت کی جڑ ہوتی ہے -
 اس کے بعد स्कन्ध (تنا) کہڑ کے بعد شاخیں ٹہنیاں
 ہوتی ہیں - پھر پتے اور پتوں کے بعد پہلدار (مٹرا) ذالیک
 والا ہوتا ہے -

مूल :- एव धम्मस्स विराज्जो,
 मूलं परमो से मुस्सवो ।
 जेसा किति सुखं सिन्धं,
 नीसेसं चाभिगच्छइ ॥ ७ ॥
 (۷) اے گوتم - جس طرح شجر (درخت) اپنی جڑوں کے

ذریعہ سے سلسلہ وار ذائقہ والا ہوتا ہے۔ اسی طرح دہرم
 (دین) کی بنیاد عاجزی سے ہے۔ اور عالم ہونے پر
 خراب عادتوں کو ترک کر دیتا ہے یعنی خیالات اس کے
 پاک (پوتر) ہو جاتی ہیں۔ پھر آخر میں اس کو نجات
 مل جاتی ہے جس سے اسے کبھی رنج کا موقع نہیں ہوتا ہر
 جب جس شخص میں انکساری (عاجزی) نہیں ہے تو اور
 آئندہ کچھ ترقی نہیں کر سکتا ہے۔

مूल :- अणुसद्वं पि बहुविहं,
 मिच्छदिद्विया जे नरा अबुद्धिया।
 बद्धनिकाइय कम्मा ॥

सुरांति धम्मं न परं करंति ॥ ८ ॥
 (۸) اے گوتم۔ دہرم کی نصیحتیں مرشد کے ذریعہ سننے
 پر بھی جو جاہل خراب خیالات والے انسان وہیں رہ جاتے
 ہیں۔ وہ نصیحتوں کے مطابق اپنے چال چلن کی درستگی
 نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ پہلے کے اعمال بہت مضبوط ہیں جنکا
 پر وہ پڑا ہوا ہے۔

मूल :- जराजाव न येडेइ,
 वाही जाव न वहुइ।
 जाचिंदिया न हार्यास,

ताव धम्मं समाये ॥ ६ ॥

(۹) اسے گوتم - دہرم کرنے کے واسطے وہی وقت مناسب ہے کہ جہاں تک اس کے جسم پر صغیفی کا قبضہ نہ ہو جائے جسمانی - امراض - اور دلی تشکرات یا بخشش اس کے دل پر غائب ہوں - کان - آنکھ - ناک - زبان - اور چھوٹا ان خواہشات سے جب تک کمزوری نہ ہو پہنچے وہیں تک عاقبت اندیشی کی درستی کر سکتا ہے -

मूलः— जा जा चच्चइ रयणी ,

न सा पडिनि अत्तइ ।

अहम्मं कुरा मारास्स ,

अफला जति राइओ ॥ १० ॥

(۱۰) اسے گوتم - جو رات و دن کا وقت جا رہا ہے وہ گیا ہوا وقت پہر واپس نہیں آ سکتا ہے - جو لوگ اس کے اندر خراب کام کر رہے ہیں وہ اپنے بیش قیمتی وقت کو رات و دن ضایع کر رہے ہیں -

मूलः— जा जा चच्चइ रयणी ,

न सा पडिनि अत्तइ ।

धम्मं च कुरा मारास्स ,

सफला जति राइओ ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم۔ جو رات و دن کا وقت گزر رہا ہے وہ گیا ہوا پھر واپس نہیں آسکتا۔ جو اسکے اندر دہرم اور نیک کام کرتے ہیں وہ اپنے بیش قیمتی وقت کو ایسا ٹھنڈا بنالیتے ہیں کہ جس کے ذریعہ سے عاقبت میں آرام پاویں گے

مूल:- सोही उज्जु अभूयस्स,

धम्मो सुद्धस्स चिद्धइ।

शिव्वाशां परमं जाइ,

अथसिद्धिं च पावस ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ جس کا دل دغا بازی سے دور ہے وہی پاک ہے اور وہی پاک دل والا دہرم میں مضبوط رہتا ہے بلکہ وہ اپنی زندگی میں نجات والوں کے برابر ہو جاتا ہے جیسے گھی ڈالنے سے آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ اس طرح سے تمام گناہوں سے روح پاک ہو کر عالم الغیب کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

مूल:- जरामरणा वेगेणां,

बुद्धमाणाणां पारिणां ।

धम्मो दीवो यद्धवा य,

गई सरणा मुत्तमं ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ پیدائش۔ ضعیفی۔ اور قضا یہ تیز

دربار کے مانند ردا نگئی میں غرق ہوتے ہوئے روجوں کو
 دہرم تیلے کے برابر ہے۔ جو اس تیلے کے اوپر روج
 آجاتی ہے، اسکو آرام کی صورت ہے۔

مूल :- सस धम्मो ध्रुवे शीतिए ,
 सासए जिरादेसिए ।
 सिद्धा सिज्झंतति चारोशां ,

सिज्झि संति नहावे ॥ १४ ॥
 (۱۴) اسے گوتم - ایسا دہرم عالم اجنب کے ذریعہ ظاہر کیا ہوا ہمیشہ
 کیلئے قائم ہے اور دیکھا جو روشن صبروں کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے
 اسی کے ذریعہ سے مابقی میں بھی روجوں نے نجات پائی ہے
 اور آئندہ بھی نجات پائیں گے۔

باب سو یکم ختم ہوا

۱۰۴

باب چہارم

(دربارہ پاک ہونے روح)



”شری بھگوان فرماتے ہیں“

مूल :- जह साखा गम्मन्ति,

जे साखा जा य वेयसा साख।

साख साखा साइ,

दुक्खाइंतिरिक्ख जोणीए ॥ १॥

(۱) اے گوتم - جس طرح دوزخ میں جانے والی
ارواح خود کئے ہوئے اعمال کے موافق دوزخی تکالیف
کو برداشت کرتی ہیں۔ اسی طرح جو ان مطلق میں پیدا
ہوئی والی ارواح بد اعمال کے نتیجے طرح طرح کے جسمانی اور
روحانی تکالیف کو وہاں بھی برداشت کرتی ہیں۔

मूलः— मारास्तं च अशिचं ,
वाहिजरा मारा वेयरा पउरं।
देवे य देवलोए ,

देवि डिंद देव सोस्साइं ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ انسان کی زندگی ہمیشہ قائم رہنے والی نہیں ہے۔ پھر بھی تھوڑی سی زندگی میں انواع اقسام کی تکالیف کو برداشت کرتا ہے۔ اور جو اچھے اعمال کے ذریعہ سے بہشت میں جاتے ہیں وہاں آرام کو پاتے ہیں۔ لیکن وہاں سے دے گزر جاتے ہیں اور پھر اعمال ختم ہونے پر وہاں سے بھی واپس آ جاتے ہیں۔

मूलः— शारगं तिरिस्व जोशिं ,
मारास भावं च देवलोगं च ।
सिद्धे अ सिद्धवसहिं ,

बुज्जीवशि यं परिकहेइ ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم۔ جو شخص گناہ کرتے ہیں وہ دوزخ اور جانوروں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو بخیر ہیں وہ انسان میں یا بہشت میں پیدا ہوتے ہیں اور جو ہر ایک پر رحم کرتے ہیں وہ نجات پاتے ہیں۔

مूल :- جہ जीवा वज्रमंति,
सुच्वंति जहय पीरकिलिस्संति ।
जह दुक्खांसा अंतं,

करंति केई अपडिबद्धा ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - یہی روح بڑے اعمال جمع کر لیتی ہے
اور یہی روح ریاضت کے ذریعہ سے بد اعمال کو ختم کر دیتی
ہے - یہی روح گناہوں کو جمع کر کے ذلت اٹھاتی ہے
اور اپنے اچھے چال چلن سے تمام گناہوں سے چھوٹ
جاتی ہے - ایسا بھگوان نہر گرنہوں کا پر وچن ہے -

मूल :- अट्ट दुहट्टियचित्ता जह,
जीवा दुक्खसागरमुवेति ।

जहवेरग्ग मुवगया,

कम्मस मुग्गं विहाडेंति ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم - جو اشخاص عاقبت اندیش نہیں
ہیں وہ عیش و آرام میں غافل ہیں - جو دنیوی خواہشات
و تفکرات اور دوسروں کو تکلیف و نقصان پہنچانے کے
خیالات سے ہزاروں گناہ جمع کر لیتے ہیں - اوسے کے
ذریعہ سے تناسخ (ادواگون) کے دریا میں غوطے لگاتے
رہتے ہیں - جن لوگوں کے رگ رگ میں عاقبت اندیشی

کا خیال یوسٹ ہو رہا ہے۔ دے نیک چلنی کے ذریعہ
سے جسے تھے ہوئے گناہوں کو بات کی بات (ایک لمحہ)
میں ختم کر دیتے ہیں۔

مूल:— जह रागेरा कडारां कम्पारां
पावगो फलधिपागो ।

जह य परिरहारा कम्पा

सिद्धा सिद्धालयमुवेति ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم۔ جس طرح یہ روح دنیوی محبت و
ناراضگی کے ذریعہ گناہوں کا انبار لگاتی ہے۔ اور
اوس کے معاوضہ کا ذائقہ بھی لیتی ہے۔ اس طرح سے
اپنی کی ہوئی نیکیوں کے ذریعہ سے ہزاروں گناہوں کو
ختم کر دیتی ہے۔ پھر وہ ایسی جگہ پہنچتی ہے کہ جہاں
کسی قسم کے رنج و غم کا خیال بھی نہیں ہوتا ہے۔
اے گوتم اب ہم اول ۳۲ نصیحتوں کا ذکر کرتے
ہیں۔ کہ جس کے ذریعہ سلسلہ دار ارواح پاک ہو جاتی
ہیں۔

مूल:— आलोचरा निरवलावे,

आवईसु दड्ड धम्माया ।

अशिसिओ वहाणे य ,

सिक्ता निष्पडि कम्मया ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم۔ (۱) آलोचना سب سے پہلے
واقفیت یا ناداقفیت میں کوئی اپنی غلطی ہو گئی ہو تو
دہرم گرو یعنی مُرشد کے روبرو ظاہر کر دے اور اسکے
معاوضہ میں وہ جو کچھ سزا دیوے اور سکو بخوشی قبول
کرے۔

(۲) निरपलापा (نہ پلاپا) اس کا مطلب یہ ہے
کہ جو کچھ اون غلطیوں کی سزا مرشد سے ملتی ہے۔ اور اسکا
اظہار کسی سے نہ کرنا

(۳) आपचौ सुदृढ धर्मा (آپتو سودرہ دہرم) یعنی جب
کوئی شخص عبادت کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ تب اور سکو کوئی
تکالیف پیش آتی ہیں لیکن وہ اپنے ایمان سے ہرگز جنبش
نہ ہووے۔

(۴) अनिश्चितोपधान (ان شرتوپ دہان) یعنی
ریاضت ایسی کرے کہ جس میں دنیوی خواہشات ہوں۔
(۵) शिक्षा (شکشا) یعنی کلام پاک کے احکام کی
پوری پوری پابندی کرنا۔

(۶) निः प्रतिकर्मता (نہ پرت کرمتا) یعنی نفس کو
پرورش کرنے کے لئے ذائقہ دار اشیائے کو بھول کر

بھی استعمال نہ کرے۔

مूल:— अराणायया अलोभे यः
तितिक्षया अज्जवे सुई ।
सम्मदिद्वी समाहो यः

आचारो विरागोचर ॥ ८ ॥
(۸) اے گوتم۔ اس اشوک میں تو نصیحتیں حسب ذیل
ہیں۔

(۷) अज्ञातता (اگیاثنا) یعنی ریاضت کر کے اپنی
تعریف کسی سے نہ کرنا۔

(۸) अलोभा (الوبہا) بلا طمع کے رہنا۔
(۹) तितिक्षा (تیکشا) جو اپنے کو نقصانات اور تکالیف
پہنچانے اور سکھانے کر دے۔

(۱۰) अर्जव (ارجوہ) اپنا کاروبار دغا بازی سے صاف
رکھے۔

(۱۱) शुचिः (شوچی) اپنے دل کو ہمیشہ پاک رکھے۔

(۱۲) सम्यग्दृष्टिः (سمیگ درستی) یعنی صادق ایمان
میں سرق نہ آنے دے۔

(۱۳) समाधि (سامادی) یعنی دل کو اپنے قبضہ میں
رکھے۔

(۱۴) آچار (اچارہ) یعنی نیک چال چلن سے رہے۔
 (۱۵) وینہ (وینے) یعنی ہمیشہ عاجزانہ طریقہ سے رہے
 (۱۶) دھرتی ماتی (دھرت مٹی) کسی بات میں پریشانی
 نہ ہو اور نہایت استقلال سے رہے۔

سُورٹ :- धिई मई य संवेगे,
 पाशीहि सुविहि संवरे ।
 अत्त दोसोव संहारे)

सत्त्व कामविरक्तया ॥ ६ ॥
 (۹) اے گوتم - (۱۰) संवेग (سم وگیہ) یعنی دنیا
 کو ہر وقت فنا سمجھتا رہے۔

(۱۸) प्रीति (پریندی) یعنی جسم - روح - اور
 زبان ان کو خراب حرکتوں سے بچاتا رہے۔
 (۱۹) सुविधि (سو بدھی) یعنی نیک کاموں میں مشغول
 رہے۔

(۲۰) संवर (سنورے) گناہوں سے بچتا رہے۔

(۲۱) आत्मदोषोपसंहार (اتم دو شوپا سنگھارہ)
 یعنی اپنی اندرونی خرابیوں کو تلاش کر کے نکالتا
 رہے۔

(۲۲) सर्वकामविरक्तता (سر و کام برکتا) یعنی عیش و

گجراہٹ نہ آنے دینا۔ جو اپنے نیکیاں کی ہیں تو
گجراہٹ کی ضرورت نہیں ہے۔

مूल:- संगारां य परिहाराया,
याचच्छित्तकरो विच।
आराहणा य मरणांते,

बत्तीसं जोग संगहा ॥ १९॥
(۱۱) اے گوتم - (۲) سا (سنگھ) دنیوی
خوابوں کا بد نتیجہ خیال کر کے ترک کرنا۔ یعنی مال۔ اولاد۔
وغیرہ یہ سب فنا ہیں اور فساد کی جڑ ہیں۔
(۳) प्रायश्चित्त (پراشخت) یعنی گناہوں سے روح
کو پاک رکھنا۔

(۳۲) आराधना (آرادہنا) یعنی جس سے روح کی نجات
ہو اور باتوں پر پابند ہو کر مرنا۔

اے گوتم اب ہم ترہشکر (तीर्थकर) یعنی رہنما
ہونے کے لئے بہتسم کے اسباب تحت میں ظاہر کرتے ہیں
نوشہ۔

نوٹ:- ترہشکر ہونے کے بعد وہ موشن یعنی نجات ہو جاتی ہے ہر آدمی کو اپنی دوبارہ
وہی ترہشکر نہیں ہوتے۔ لیکن اس مخلوق کے اندر جو بے شمار ارواح ہیں انہیں سے جو
روح تحت کے اسباب میں سے ایک بھی مات کو حاصل کرے گی وہ روح ترقی کرتی ہوئی
ترہشکر یعنی رہنما کے درجہ کو یوں پہنچ جائے گی۔

مूल :- अरहंतसिद्ध पवयसा
गुरूयेरवहुस्तुएतवत्सोसु ।
वच्छलाया यसिं ,

अभिक्षवणारोव ओगे य ॥ २२ ॥

(۱۲) اے گوتم (۱) اورہنت یعنی جیون نکست جسم
ہوتے ہوئے - یہی تمام دنیا کا حال جانتے والے روشن ضمیر
کو کہتے ہیں -

(۲) سیद्ध (سددھ) جو جسم کو چھوڑ کر نجات پا جاتے
ہیں - اور وہ مثلاً تناسخ (اداگون) میں نہیں پڑتے - اونہیں
سددھ کہتے ہیں -

(۳) अवचन (پردچن) یہ وہ مشہ ہے کہ جس میں
پانچ ساسیت (سمتی) ہیں اور تین गुपति (گپتی) ہیں
اون کی تصریح ذیل میں اس طرح ہے کہ (۱) ہوشیاری
سے چلنا - کوئی جاندار پاؤں سے نہ دب جائے (۲) زبان
سے سخت کلام نہ بولے (۳) جو سناری آدمی اپنے
واسطے کھانا تیار کرے اُس میں سے لے - (۴) کوئی بھی
چیز کسی قسم کی ادبھا دے یا رکھے اُس میں احتیاط رکھے
کہ کسی جاندار کو تکلیف نہ پہنچے - یعنی آنکھ سے کام لیا
جائے - (۵) کوئی بھی چسید زمین پر ڈالنی ہو تو زمین

پر نظر پہلے ڈال لے تاکہ جاندار نہ دب جائے۔
 گنتی (گوسی) یہ ہیں کہ دل - زبان - جسم - یہ
 اپنے قابو میں رکھے۔

(۴) گورو (گرو) مرشد وہ ہے جو ذیل کے قاعدوں
 پر قائم ہو۔ اول کسی جان کو تکلیف نہ دے۔ دوسرے
 جھوٹ نہ بولے۔ تیسرے چوری نہ کرے۔ چوتھے
 (نیک چلن) رہے۔ پانچویں مال - اولاد - چھاننا - سواری
 وغیرہ کو ترک کر دے۔ چھٹویں قبل از غروب آفتاب کھانا
 کھائے۔ یعنی آفتاب غروب کے بعد صبح طلوع ہونے
 تک کسی قسم کی کوئی چیز کھانے پینے کی استعمال نہ کرے
 یہاں تک کہ خور و نوش کی کوئی اشیا اپنے پاس رات
 کو نہ رکھے۔

(۵) سٹھویر (ستھور) تین قسم کی ہوتی ہیں۔
 اول - ویر سٹھویر (دستھور) جس کی عمر ۶۰ سال
 کی ہوگی ہو۔
 دویم - دھویر سٹھویر (دکشا ستھور) جس کو سادہ ہوئے
 ۲۰ سال گزر چکے ہوں۔
 سویم - سٹھویر (سوترا ستھور) ایٹھری کلام کے
 مطلب کا پورا ادانف کار ہو۔

(۱۲) شیل ورت (عورتوں سے اپنی شرم گاہ کو
بالکل بچاتا ہوا۔

(۱۳) سراسلوا (چہن لو) ہمیشہ اپنے خیالات کو برہمن
نہ جانے دیتا ہوا۔

(۱۴) تپ (تپ) ریاضت کرتا ہوا۔

(۱۵) त्याग (تیاگیہ) مرتے ہوئے جانداروں کے بچانے
کی کوشش کرتا ہوا۔ اور सुयाचो (نیک کام کرنیوالے)
کو خیریت دیتا ہوا۔

(۱۶) व्यावृत्त (ویا ورت) بزرگوں کی خدمات میں یا۔
اچھے کاموں میں دلچسپی سے لگا رہے۔

(۱۷) समाधि (سامدی) اپنے دل کو ایک طرف لگاتا
ہوا۔

مूल :— अपुवशा रा गहरो ।

सयुभली घवयरो यभावराया ।

एशहिं काररोहिं

तित्थयरत्त लहइजीओ ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم۔ (۱۸) अपूर्वज्ञानग्रहणा (اپورب)
جدید علم کو حاصل کرتا ہوا۔

(۱۹) सूत्रभक्ति (سوتر بھکتی) بھگوان کے فرمائے پاک

کلاموں کا ادب کرتا ہوا۔

(۲۰) ماحولن مہاونا (ترجمہ پرچہ) کے ادب
کو مشہور کرتا ہوا۔

اے گوتم! ہم تجھے درجوں میں جانے والی ارواح
کا سبب، اشیوں میں دیکھتے ہیں۔

مূল :- پارا ایوا یمالین،

چو رینمہ ہراں دویہ سچھ۔

کوہ ماہا ماہ،

لوہ پے تھن تہا دوتھ ॥ ۲۵ ॥

کلہہ اہم سواراں،

پے سونہ رڈھ رڈھ ناوتھ۔

پر پارواہ ماہا،

سوہا مہا تھ سھن چ ॥ ۲۶ ॥

(۱۵ و ۱۶) اے گوتم! (۱) پارا تپا تپا
پات۔ وہ شہ ہے کہ ارواح کو۔ سنے۔ دیکھنے۔ سوچنے
کھائے۔ چھوٹے۔ من۔ بوٹے۔ جسم۔ دم لینے اور
عمر کی طاقتوں میں سے کسی کو یا کسی کو چھ۔ کسی کو سات
کسی کو آٹھ۔ کسی کو نو کسی کو دس طاقتیں ملی ہیں۔
ان پائی ہوئی متذکرہ بالا طاقتوں میں سے روح کو علیحدہ

کرنا اسی کو پرانی بات یعنی مازنا کہتے ہیں۔

یہ بتلایا جاتا ہے۔ چھوٹے کی۔ جسم کی۔ سالن یعنی دم لینے کی۔ اور عمر کی یہ چار طاقتیں ہیں۔

پانی۔ آگ۔ ہوا۔ زمین اور آو۔ رتاو۔ درخت وغیرہ سبزیوں کی ارواح میں ہیں۔ بوٹا۔ ذائقہ پہچاننا یہ دو بات کی چار طاقتوں میں شامل کر کے ۶ طاقتیں کپڑے۔ کچرا۔ وغیرہ کی ارواح میں ہیں ان چھ طاقتوں میں ایک سونگھنے کی طاقت یعنی سات طاقتیں۔ چٹی چٹیا۔ جون۔ وغیرہ ارواح میں ہیں۔ ان میں ایک آنکھ کی۔

طاقت ایذا دہنے سے آٹھ طاقتیں۔ کھٹی۔ مچھر۔ وغیرہ کی ارواح میں ہیں۔ اسیں سننے کی طاقت اور اضافہ ہونے سے نو طاقتیں

جو بلا والدین کے مچھلی وغیرہ ارواح میں ہیں۔ اس میں ایک من کی طاقت اور ہونے سے کل دس طاقتیں۔ انسان۔ حیوان مطلق چرند۔ پرند۔ سانپ۔ اجگر۔ وغیرہ ارواح میں ہیں۔ مثال

یہ ہے کہ مخلوق میں یوں تو بہت سے مرتے ہیں۔ انہیں کسی میں پولیس دست اندازی نہیں کرتی۔ لیکن قصداً۔ جو کسی بندوق۔ تلواد چھڑا۔ زہر وغیرہ وغیرہ کسی خاص وجہ سے مارا جاتا ہے تو اس میں پولیس ضرور دست اندازی کرتی ہے۔ اسی طرح عمر ختم ہونے پر جو مرنے لگا ہے۔ اس کا گناہ کسی پر نہیں لگتا ہے۔ اور جو کسی خاص وجہ سے مارا جاتا ہے اسی کا نام گناہ یا عذاب ہے اس کا معاوضہ

یہاں اور عاقبت میں ضرور ملے گا۔

- (۲) अलीकम् (ایکم) یعنی جھوٹ بولنے سے۔
- (۳) चौरी (چوری) چوری کرنے سے۔
- (۴) मैथुन (میتھن) زنا وغیرہ سے۔
- (۵) द्रव्यसूच्छा (درودہ سورجیا) مال اور اولاد میں نجس ہو جانے سے۔
- (۶) क्रोध (کردوہ) نفقہ کرنے سے۔
- (۷) मान (ماں) یعنی غرور کرنے سے۔
- (۸) माया (مایا) دغا بازی یا فریب کرنے سے۔
- (۹) लोभ (لوبھ) طمع کرنے سے۔
- (۱۰) प्रेम (پریم) ناپاک محبت کرنے سے۔
- (۱۱) द्वेष (دویش) کسی سے دشمنی رکھنے یا کرنے سے۔
- (۱۲) कलह (کلہ) فساد یعنی لڑائی کرنے سے۔
- (۱۳) अस्थिरत्वानम् (اے یا کیا تم) تہمت لگانے سے۔
- (۱۴) पैशानयम् (پے شونیم) غیب میں بُرائی کرنے سے
یعنی خفیٰ کہانے سے۔
- (۱۵) रत्यरती (رتیار تی) مجھے کاموں میں خوش رہنے سے اچھے میں نا ارض رہنے سے۔
- (۱۶) परापवाद (پراپواد) دوسروں کی بدی کہنے سے۔

(۱۷) مایامرثا (دغا بازی اور جھوٹ بولنے سے -

(۱۸) मिथात्वशल्य (مقاوت شدہ) جو رہتا نہیں ہے
 اوسکو رہنا ماننا۔ جو مرشد نہیں ہے اوسکو مرشد ماننا
 اور جس کے ذریعہ سے نجات یعنی بکش ہو اوسکو دنیوی سمجھنے سے -

سूत्र :- अज्भ वसाराणिमित्ते ,
 आहारे वेद्यगा परायाते ।
 फاسے आराणा पारा ,

सत्तविहं भिक्खु आऊं ॥ १७ ॥
 (۱۷) اے گوتم۔ جن سات وجوہات سے عمر کم ہو جاتی ہے وہ سخت میں مبتلا تے ہیں -

(۱) अध्यवसाय (ادھیہ و سائے) یعنی دنیوی باتوں میں محو ہو جانے سے - فکر ہونے سے یعنی زیادہ سے زیادہ رنج سے -

(۲) निमित्त (نبت) یعنی لکڑی۔ چا بگ۔ ہتیار۔ کے ضرب سے یا زہر وغیرہ سے -

(۳) आहार (اہار) زیادہ کھانا کھانے سے یا کھانا قطنے سے -

- (۴) वेदना (دردنا) جسم کے سخت بیماری سے۔
 (۵) पराधात (پراگھاتا) چیتے چلتے کسی گہرے خدق یا کنواں وغیرہ میں گرے سے یا ایک دم ٹھوکر کھانے سے۔
 (۶) स्पर्श (سپرش) یعنی مانپ یا بھجھو گو ہر نہ ہرٹے جانوروں کے کاتے سے۔
 (۷) आन प्रागः (آن پراگ) دم روکنے سے۔

मूलः— जह मिउलेवालितं,
 गुरुयं तुवं ग्रहो वयइस्वं।

आस वकय कम्मगुरु,

जीवा वच्चन्ति अहग्गइ ॥ १८ ॥

- (۱۸) اے گوتم۔ جیسے تو نے پرسن کو گیلی مٹی میں ٹا کر اور لگا کر خشک کرے۔ اسی طرح -
 - مرتبہ لگا لگا کر خشک کرے تو تو بنا دزنی ہو کر پانی میں ڈالنے سے ڈوبا جائے گا۔
 - اسی طرح سے مارنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ دانا کرنا یا کسی چیز میں محو ہو جانا وغیرہ وغیرہ گناہوں سے یہ روح بہت دزنی ہو کر نیچے درجوں میں چلی جاتی ہے۔

मूलः— तं चेव ताव्वि मुक्कं,
 जलो वोरं ठाइ जायल हुमावं।

| جہ تہ کرمیہ مکتا،

لویا گپ ڈھیا ہوتی ॥ ۱۹ ॥
(۱۹) اے گوتم - بیٹی - سن - انکا وزن تو بے ہے
چھوٹ جانے سے تو بنا ہکا ہو کر پانی کے اوپر آ جاتا ہے
اسی طرح سب گناہوں سے مبرا ہو جانے پر یہ روح علی
ہو جانے سے اور تمام تکلیفات سے پاک ہو کر اونچے درج
یعنی نجات کو پا جاتی ہے -

سوال گوتم سوامی کا

سوال :- کہہ چہر ؟ کہہ چہہ ؟

کہہ ؟ آسے ؟ کہہ سہا ۔

کہہ منجنتو ! ماسنتو ،

پاवं कर्मं न बंधइ ॥ ۲۰ ॥

(۲۰) ہے پر بھو - براہمہ ربانی اس خادم کے لئے
فرمایا جاوے کہ کس طرح چلنا - کھرا رہنا - بیٹھا - سونا -
کھانا اور بونا چاہئے - جن سے اس روح پر خدا بونکا
لیپ نہ چڑھنے پاوے -

جواب شری بھگوان کا

مूल :- जयं चरे जयं विद्वे,

जयं ॥ जयं ॥

जयं भुजतो भा ॥ १ ॥

पाव कम्मं न बंधइ ॥ २१ ॥

(۲۱) اے گوتم۔ کسی بھی روح باندہ کو جس کے ذریعہ سے
درا بھی تکلیف نہ ہو ایسی ہوشیاری کو (تینا)
کہتے ہیں۔ جینی حسرداری۔ چٹنے۔ کھرے رہے۔ بیٹھے
سوئے۔ کھاتے اور لوٹنے میں عذابوں کا روح پر اثر
نہیں ہوتا ہے۔ بدیر وجہ عذابوں کا وزن نہیں ہوتا ہے

مूल :- पच्छा वि ते पयाया,

विप्यं गच्छन्ति अमर भवसाइ।

जोसिं पियो नवो संजमोय,

खंतो य वम्मचेरंच ॥ २२ ॥

(۲۲) اے گوتم۔ نیک کاموں کی طرف توجہ نہیں دیتا
ہو۔ اگر ضعیف العمر ہو گیا ہے تو بھی اُسے نا امید نہ ہونا
چاہئے۔ کیوں کہ ضعیفی میں اپنا نیک چال چلن کر دے۔

ریاضت - اور جائزہ دوں پر رستم - خاموشی - نفس کشی -
 وغیرہ اختیار کر لے - وہ بھی بہت تک پورچ نکلتا ہے -
 ہے گو تم اب ہم غسل کرنے کا طریقہ بتلاتے ہیں

مूल :- धम्मो हरसु वंसे संति तित्थे,

अशा विले अत्त पसन्न लेसे।

जहिं सिराणाओ विमलो विसुद्धो,

ससीति भूओ पजहामि दोसं ॥ २३ ॥

(۲۳) धर्म (دہرم) بطور چشمہ آب کے ہی بے ایمانی
 کا میلان جن میں نہیں ہے - ایسی روح کے اچھے خیالات کا
 پیدا کرنے والا دہرم بطور چشمہ آب کے ہے - اور نفس کشی
 بطور تسلی زیارت کی جگہ ہے - ایسے چشمہ میں غسل کرنے
 سے اور زیارت سے عذاب کی گندگی دور ہو کر روح پاک
 ہو جاتی ہے - یعنی اُس کے آخر میں نجات ہو جاتی ہے -
 میں بھی اسی چشمہ میں غسل کر کے اور زیارت کر کے اپنی
 روح کو پاک کرتا ہوں -

اب ہم یگیہ یعنی ہون کرنے کا طریقہ بتلاتے ہیں

مूल :- तवो जोई जीवो जोइ ठारां,

जोगा सुया सरिरं कारि संगं।

कम्मोहा संजम जोग संती,

॥ २४ ॥ इति श्री कृष्णार्जुन
 (२३) اسے گوتم - ریاضت بطور آگ کے ہے
 روح بطور کھنڈ - دل - جھپٹا - جسم بجائے دیگر اشیاء
 عذاب بطور لکڑی کے - یہ بنا کر اس ریاضت کی
 آگ کے اعمال کو جلا دے - اور جسم کر کے تیلی کا بن
 رہے ایسے ہی - ان کی عالموں نے تعریف کی ہے اور
 میں ہی اسی ہوں کو کرتا ہوں -

باب چہارم ختم ہوا

باب پنجم

دوبارہ ذکرِ علمِ صادق

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

مूल :- तत्त्व पंचविहं नारां
सुखं अभिषि बोहिग्रं ।
ओहिरारां च तद्ग्रं

मरारारां च केवलं ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم۔ علمِ صادق پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔
(۱) شری گمان (یعنی سننے سے جو
علم حاصل ہوتا ہے۔

✽ نوٹ :- نری سوتر (نندی سوتر) میں تورت تیان کا دوسرا درجہ ہے
اور تادین سوتر میں اس کو پہلے درجہ میں لیا گیا ہے۔ اس کا خاص مطلب یہ
ہے کہ پانچوں قسم کے علم میں تورت گمان سے۔ دنیا کو محض مادہ سے پہلے اس
سے پہنچتا ہے۔

(۲) سلسلہ سائن (متی گیان) یعنی اپنے دل سے ہوتا ہے۔

(۳) اویچ سائن (ادھی گیان) وہ ہے کسی حد کے درمیان میں جو حدود ہیں اس کے رنگ اور شکل والی استیائے کا علم ہونا۔

(۴) سنی: پریو سائن (منہ پر گویا) دوسرے کے دل کی بات کا علم ہونا۔

(۵) کول سائن (کیول گیان) عالم الفیعی علمیت کا پیدا ہونا۔ یعنی چار درجے کے جو علم ہیں ان میں کمی و بیشی اور قطعی دور ہونا۔ بھی ممکن ہے۔ اور پانچویں درجے کے علم ہونے کے بعد روح کو نجات ہو جاتی ہے۔

مूल: — अह सच्च दत्त परिरागम,
भावविरागति कारणा मरान्तं ।

सासयमप्यडिचाई,

نوٹ: — متی گیان کا جب پر دو بعض روح کا اس قدر کم ہونے سے اس جنم سے پچھلے جنم کا حال یحییٰ میں ہی کہے لگتی ہے۔ بعض بعض اوقات دس جنم پہلے کی باتیں کہتے ہیں۔ بعض روح منشی (السان) جنم سے مر کر ایک ماہ دو ماہ چار ماہ چھ ماہ ایک برس دو برس چار برس کے قریب ان مدتوں کے دیا میں ایک ایک جنم لیکر وہاں سے پھر روٹ کر منشی جنم۔

सगविहं केवलं नारां ॥ २॥

(۲) اے گوتم - خالص علم یہ ایک ہی طرح کا ہوتا ہے اور یہ تمام اشیائے کی پیدائش فنا ہونا - قائم رہنا - تمام اوصاف کا حال - اسی کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے - دنیا میں بے انتہا جاننے کے لائق چیزیں ہیں - وہ سب اسی علم سے جانی جاتی ہیں جس کو لامحدود علم کہتے ہیں - اور یہ جس آتما یعنی روح کو ہو جاتا ہے اس کو ہمیشہ رہتا ہے -

मूलः- सयं पचविहं सारां,

द्वारा य गुणारा य।

यज्जवारां च सत्वेसिं,

नारां नारीहि देसियं ॥ ३॥

(۳) اے گوتم - اس دنیا میں ایسی کوئی بھی شے صفت اور شکل کی نہیں ہے کہ جو مذکورہ بالا پانچ عملوں میں سے

میں داخل آجاتی ہے ورمیانی جنم کی اکثرے خبری پیدا ہونے اور مرنے دونوں ہی کی ہو جاتی ہے - جس سے بعض روح کو ورمیانی جنم کی خبر نہیں رہتی ہے پہلے کے جنم ہوتے ہو اس کی باتیں کہہ دیتی ہے - جب بعد کو مٹی گھٹا ماروں کا پردہ واپس پڑ جاتا ہے تب پہلے جنم کی باتیں بھول جاتی ہیں - -

نہ جانی جاسے۔ جدی جلدی جاسے لڑیں پسینہ نہ لے
 اور پانچ علم میں سے کسی ایک علم کے ذریعہ سے ضرور ہی
 جانی جاتی ہے۔ ایسا سب ہی رہنماؤں کا کلام ہے۔

مूल:— पदमं नारां नञ्पो दया ,

सर्वं चिद्वद् सच्च संजस ।

अन्तारो किं काही किं वा ,

नाहिइ छेय पावगं ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ سب سے پہلے علم کی ضرورت ہے
 کیوں کہ بلا جانے جاؤروں پر رحم نہیں کر سکتا ہے۔ اس
 واسطے پہلے علم۔ پھر رحم کرے۔ اسی طرح سے جتنے رحم
 کرنے والے ہیں وہ پہلے علم کو حاصل کرتے ہیں۔ جو علم
 سے بے خبر ہے وہ کیا کرے گا۔ یعنی کچھ نہیں کر سکتا۔
 کیوں کہ جو بے علم ہے اس کو نیک و بد راستہ نہیں
 معلوم ہو سکتا ہے۔

मूल:— सोच्चा जाराइ कल्लासं ,

सोच्चा जाराइ पावगं ।

उभयं पि जाराइ सोच्चा ,

जं सेयं नं समाधरे ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ عالموں کی زبان سننے سے واقفیت

ہو سکتی ہے کہ یہ راستہ نیک ہے یا بد ہے یہ دونوں
 سننے سے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اور معلوم ہونے کے بعد
 سچا راستہ پالیتا ہے۔

سُلول:— जहा सूई ससुत्ता,
 पडिग्ग्रा वि न विरास्सइ।
 तथा जीव ससुत्ते,

॥ ६ ॥ संसारे न विरास्सइ।
 (۶) اے گوتم۔ جیسے دہانگے والی سوئی کیس گم ہو جائے
 پر دہانگے کی وجہ سے دوبارہ آسانی سے مل جاتی ہے
 اسی طرح یہ آتما یعنی روح عالم ہونے سے تیارخ۔ یعنی
 آواگون میں بار بار نہیں جاتی۔

سُلول:— जावंतऽ विज्जा पुरिसा,
 सत्त्वे ते दुक्खसंभवा।
 लुप्यंति बहसो मूढा,
 संसारमि अशांतसु ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم۔ جتنے لاعلم شخص ہیں وہ اپنے حق
 میں تکلیفوں کو جمع کر کے نہ اے ہیں۔ جاہل لوگ تکلیفوں
 کو برداشت کرتے ہوئے تیارخ میں بار بار آتے جاتے
 رہتے ہیں۔

समो अ सन्नभूरसु,

तमेसु थावेरसु अ ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ دنیا میں عالم دہی شخص ہے جو کہ کسی دنیوی شے سے دلچسپی نہیں رکھتا ہے۔ اور سپر غرور بھی نہیں ہے۔ اور کسی سے تعلق بھی نہیں رکھتا ہے۔ اپنی بزرگی کو بھی چھوڑ دیا ہے۔ سب ہی جانداروں کو اپنی پیاری نظر سے دیکھتا ہے۔

मूल:— लाभालाभे सुहे दुक्खे,
जोविय मरसो तहा ।

समो निंदायसंसासु,

समो माराणव माराण्यो ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ اس عالم کی کسی چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں آرام و تکلیف یا زندگی۔ موت۔ تقریف و بدی۔ تعظیم اور بے عزتی میں یکساں نظر رہے۔

मूल:— अशिसिओ इहं लोए,
परलोए अशिसिओ ।

वासौचंदरा कप्पो अ,

असरो असासरो तहा ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ تمام عالموں کی یہی شناخت ہے

کہ اُدُن میں دنیوی اشیائے اور عاقبت میں بہشتی
 اشیائے کی خواہش نہیں ہوتی ہے۔ خواہ انہیں کوئی
 شخص مار پیٹ کرے یا اُدُن کے جسم میں چندن لگا دے
 یا کھالے بکولے یا نہلے۔ اس بات کا کوئی رنج و غم
 نہیں ہوتا ہے۔

————— ❦ —————

باب پنجم ختم ہوا

ادم

باب ششم

در بیان یقین صادق

”شہری بھگوان فرماتے ہیں“

मूल :- श्रीरहंता महदेवो ,
जावज्जीवाए सुसाहसो गुत्तसो ।
जिगा पगरात्तं नंतं ,

इष्ट सम्पत्तं मए गहियं ॥ १ ॥
(۱) ے گوتم۔ جو اپنے اعمال بد کو ترک کر کے سچے
مہم ہو جاتے ہیں اور سی وجہ سے وہ اور (روشن ضمیر)
ہو کر انیس کو ہما دیو کہتے ہیں۔
(گرد) مرشد و مشہ ہے جو کسی جاہل اوروں کو ایذا نہ
نہ پہنچائے۔ جھوٹ نہ بولے۔ چوری نہ کرے۔ نفس کشی
کرے۔ مال اور اولاد کو ترک کرے۔ اور رات کو کوئی

چیز بھی کھانے پینے کی استعمال نہ کرے۔ بلکہ کوئی سامان
خورد و نوش کا اپنے پاس بھی نہ رکھے۔

روشن ضمیروں کا جو راستہ بتلایا ہوا ہے وہی
نجات کا ستارہ راستہ ہے۔

امورات مندرجہ بالا پر جو ایمان لاوے اسی کو صادق
ایمان کہتے ہیں۔

مूल :- परमत्थ सन्धवो वा,
सुदिदु परमत्थ सेवणा यावि ।
वावराणा कुदं सरा वज्जराणां

अ सम्मत्तं सद्वृत्तं ॥ २ ॥
(۲) اے گوتم۔ جو راہ نجات پر خود چلے اور دوسروں کو
چلاوے اُن ہی کی صحبت قابل عمل ہے۔ جو اس ایمان سے
برگشتہ ہیں اُن کی صحبت سے ہمیشہ گریز کرے اور اپنے
ایمان پر ثابت قدم رہے۔

मूल :- कुप्यवयवापासंडो,
सत्त्वे उम्मग्गपट्टिग्ग्रा ।
सम्मग्गं तु जिहाक्खवायं,
एस मग्गे हि उत्तमे ॥ ३ ॥
(۳) اے گوتم۔ جو لوگ جانداروں کو تکلیف پہنچانے

اور مارنے میں راہ نجات جانتے ہیں وہ سب گم راہ ہیں
نجات پانے کا وہی راستہ سیدھا اور سچا ہے جو
رہنماؤں نے بتلایا ہے۔

مूल:— तद्दिश्याणां तुं भावारां,
सवभावे उवससारां ।
भावेषा सद्वहंतस्स,
सम्पत्तं तं विष्णाहिग्रं ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ پہلے کئے ہوئے عذاب بھٹنے سے
یا سچا راہ دکھانے والے کی زبان سے سننے سے یقین ہو
اسکو ثابت ایمان توڑ کر رہنماؤں نے کہا ہے۔

مूल:— निस्सग्गुवससरुई
आसारुई सुत्तवो जुरु इमेव ।
अभिगमवित्थारुई,
किरियासंखेव धम्मरुई ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ ان کو سچے راستہ پر آنے
کے لئے جب ذیل یعنی دس طریقے ہیں۔

(۱) نیرگ روتھی (نیرگ روچی) خود بخود گزشتہ
جہم کا علم ہو جانے سے۔

(۲) اپیش روچی (یعنی غیر کے

ذریعہ سمجھنے سے۔

(۳) آسٹا روتھی (آگیا روچی) بھگوان کے احکام کو
جواگاہ کرے اور سکھ شکر ایمان لانے سے۔

(۴) سوتھ روتھی (سوتھ روچی) یعنی شاستر کے سمجھنے
سے

(۵) بوجھ روتھی (بوجھ روچی) یعنی شاستر کا ایک کلام
شکر بہت سے مطلب پر پہنچ جائے۔

(۶) ابھیم روتھی (ابھیم روچی) زیادہ علم ہونے
سے

(۷) ویتھار روتھی (ویتھار روچی) شاستر کو بہت زیادہ
یعنی مکرر سکھانے سے۔

(۸) کریم روتھی (کریم روچی) شاستر میں بتلائے ہوئے
کاموں کو کرنے سے

(۹) سمکھ روتھی (سمکھ روچی) شاستر کا تھوڑا
ساڈھ کر سمجھنے سے۔

(۱۰) دھرم روتھی (دھرم روچی) دھرم کی باتیں سمجھنے
سے یقین صادق ہو جاتا ہے۔

مूल :- नत्थि चीरत्तं सम्मत्तविहूणां
दंससो उ भइअब्बं ।

सम्पत्त चरित्ताइं ,

जुगवं पुचं वसम्पत्तं ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم - دنیوی چیزوں کو فنا سمجھ کر ترک کرنا۔
 وہاں تک نہیں ہو سکتا جہاں تک صادق ایمان نہ آوے۔
 جب صادق ایمان آجائے تب دنیا کو فنا سمجھ کر ترک کر دیتا
 ہے۔ اس لئے سب سے پہلے صادق ایمان کی ضرورت ہے۔

मूलः - नादं सरोरास्स नारां ,

नारोरा विराण न होंने चरणा गुराण ।

अगुरोस्स नत्थि मोदस्वो ,

नत्थि अमुक्कस्स निच्चारं ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - بلا صادق ایمان کے صادق علم نہیں ہوتا
 ہے اور بلا صادق علم کے ترک دنیا کی صفیں نہیں آتی۔ اور
 بلا ایسے اوصاف کے عذابوں سے نہیں چھوڑتا اور بلا عذابوں
 کے ترک کئے نجات نہیں ہوتی ہے۔

मूलः - निस्संफिय निकांस्विय ,

निच्चितिगिच्छा अमूददिट्ठो य ।

उववूह - थिरोरुरो ,

वच्छल्लप भावरो अट्ठ ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - صادق ایمان لانے والے کے آٹھ

ادصاف ہیں۔

(۱) निःशंकित (دہ شکت) یعنی روشن ضمیر کے فرمائے ہوئے کلام میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔

(۲) निःकांत (دہ کانت) ناستک یعنی دہریا لوگوں کی کسی باتوں پر یقین نہ کرے۔

(۳) निर्विचिकित्सा (دہ برت چکتا) اپنے کئے ہوئے اچھے اعمالوں کے نتیجے میں شک نہ رکھے۔

(۴) असूदृष्टि (اموڑہ درشتی) دہریا (ناستک) لوگوں کو مالا مال دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ کرے کہ یہ مذہب بہت اچھا ہے۔

(۵) उपबृहा (اُپ برہا) صادق ایمان والوں کی تعریف کرنا۔

(۶) स्थिरकरिषो (ستہری کرے) جو ایمان سے گرتا ہو اس کو نیچے نہ گرنے دینا۔

(۷) वात्सल्य (دات ستیم) یعنی صادق ایمان والوں کی مدد کرنا۔

(۸) प्रभावना (پر بھاونا) روشن ضمیر کے فرمائے ہوئے کلاموں کو دنیا میں مستہر کرنا۔

مूल :- मिच्छादं सरारत्ता ,
 सनियाराणा नु हिंसणा ।
 इय जे मरंति जीवा ,
 तेसिं पुरा दुल्लहा बोही ॥ ६ ॥

(۵) اے گوتم - جو استخاس ناستک یا دھرم کی صحبت
 میں رہتے ہیں اور دے تھوڑا بہت نیک کام بھی کرتے
 ہیں تو اسکا مواضعہ دے اسی جگہ جاتے ہیں اور ہر ایک
 جاندار کو تکلیف پہنچا کر اپنی شکم پوری کرتے ہیں - ایسے
 لوگ مرنے کے بعد انکو دوبارہ صادق ایمان ملنا بہت
 مشکل ہوگا -

مूल :- सम्मद्दं सरारत्ता अनियाराणा ,
 सुकळे समोगाढा ।
 इय जे मरंति जीवा ,
 सुल्लहा तेसिं भवे बोही ॥ ۱۰ ॥

(۱۰) اے گوتم - جو صادق ایمان میں محو رہتا ہے اور
 اپنے نیک کاموں کا بدلہ دینی چیزوں سے نہیں
 چاہتا - اسکا دل پاک خیالات سے نہایت پُر ہے -
 ایسے مرنے والے لوگوں کو صادق ایمان دوبارہ ملنے
 میں کوئی دقت نہ ہوگی -

مूल :- जिज्ञा वयसो अशारत्ता,
जिज्ञा वयसां जे कीरंति भावेसां ।

अमला असंकिलिद्धा,

तेहोति पौरत्त संसारो ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم - جو لوگ روشن ضمیر کے فرائے ہوئے کلاموں میں محو رہتے ہیں اور انہیں روشن ضمیروں کے کلام پاک کے مطابق سچے دل سے جو پوری تمیل کرتے ہیں - ان کے دل میں دہریوں کی طرح میلان نہیں ہے اور وہ جھگڑے لڑائی سے ہمیشہ دور رہتے ہیں - ایسے لوگ تنازع کے مسئلہ کو بہت جلد ختم کر دیں گے۔

مूल :- जातिं च बुद्धिं च इहज्ज पास,

भूतेहिं जासो पडिलेह सायं ।

तम्हाऽति विज्जो परमंति राच्चा,

सम्मत्तं दंसी रा करेति पावं ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم - اس دنیا میں پیدائش موت کی تکلیفوں کی طرف نگاہ ڈالو اور اس بات کا علم پیدا کرو کہ تمام جانداروں کو آرام پار ہے - اور تکلیف بری معلوم ہوتی ہے - اس لئے صادق علم والے نجات

کے راستہ کو جان کر صادق ایمان والے دہریا پن کا
عذاب نہیں کرتے۔

مूल:— इग्नो विद्धंत मारास्म,
पुरो संवोहि दुल्लहा।
दुल्लहाग्नौ तहृच्चाग्नौ,
जे धम्मदु वियागेरे ॥ १३ ॥
(۱۳) اے گوتم۔ جو ایمان ترک کر کے مڑا ہے۔
اوسکو دوبارہ ایمان پانا مشکل ہوگا۔ بلکہ اوس کو
بامہ انانیت بھی ملنا مشکل ہے۔



باب ششم ختم ہوا۔

باب سہم

در بارہ ادائے فرایض انسانی

”شرعی بھگوان فرماتے ہیں“

مूल:- सहस्र पंच अशुद्धयः,
तद्देव पंचासव संवरे य ।
विरतिं इह स्ता मशीयामि पन्ने

लवावसकी समरोत्तिवेमि ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم۔ سادھوؤں کے لئے پانچ اصول ہیں
جس کا تذکرہ نویں باب میں کیا جائے گا۔ اس باب میں
خانہ داروں کے لئے سخت کے ۱۲۔ اصول بتلائے جائے
ہیں۔

(۱) श्रुत्याज्ञो याशा इवायाओ वेरमशां
یعنی ملتے جلتے۔ جانداروں کو بلا قصور ویدہ دانستہ غصہ لاکر
دمتولا او پانشر او او دیہاٹ

مقدماً آدمی جان نہ لینا۔

(۲) چھلا او سو سا چا یا او ویر ماراں (تھولا دایا او ویر ماراں)
جس جھوٹ بولنے سے راج اور پنچات وغیرہ میں بے
قدری ہوتی ہے ایسا جھوٹ نہ بولنا چاہئے۔

(۳) چھلا او ادا دینا ماراں او ویر ماراں (مقولا و ادا
دانا و ویر ماراں) یعنی پوسہ بندہ طور سے کسی کے گھر میں
گھسکر قفل میں جابی لٹکا کر مال کی گمانٹھ کھول کر لوٹنے
کی طرح دوسرے کے مقبوضہ مال واسباب کو نہ
چورادے۔

(۴) سدھار سن تو سے (سدا سن تو می) جس عورت
کے ساتھ عقد شادی و سومات اہل ہنود کے قاعدے
کے موافق باہم واجہہ پنچان اہل برادری کے رد و بدو
قرار پایا ہو۔ اوس کے علاوہ دوسری مستورات
کو بد نگاہ سے نہ دیکھنا۔ اور اس بطرح سے اوس
عورت کو بھی دوسرے آدمی کی طرف خراب نظر سے نہ
دیکھنا چاہئے۔ اور آدمی کو عورت کے ساتھ عورت کو
مرد کے ساتھ یعنی باہمی قسم کی دغا بازی نہ کریں
اور مرد کو مناسب ہے اپنی عورت کے ساتھ کم از کم دو چ پتی

اسٹی۔ گیارہ۔ چودس۔ اداوس۔ پورن ماسی۔
 ان دنوں میں مباشرت سے گریز کرتا رہے۔

(۵) इच्छा प्रसारां (اچھا پرمانے) یعنی کھیت
 کنواں۔ سونا۔ چاندی۔ غلہ۔ مویشی وغیرہ وغیرہ
 کو محدود خیالی سے کرے اور اس میں کسی قسم کی کوئی
 بیوہ میں زیادتی ہو تو اسکو نیک کاموں میں لگانا
 لازم ہے تاکہ آئندہ طبع انسانی میں زیادتی نہ ہو جائے
 اور قمار بازی کسی صورت میں نہ کرے۔

(۶) दसै च्वयं (دسویں) اپنے سکونت کے مقام
 سے باہر جانے کے لئے حد قائم رکھے۔

(۷) उपभोग परिभोग परिसारां (اُپ بھوگ
 پر بھوگ۔ پرمانہ) ہر ایک خورد و نوش اور پوشش
 وغیرہ وغیرہ اشیائے کی پابندی رکھے۔ اور ۱۵۔
 اسباب ناقابل استعمال ہیں جنکو سخت میں بتلایا
 جاتا ہے

سूल :- इंगाली, वरा, साडी,
 भाडी फोडी मुवज्जर कम्मं ।
 वाशिज्जं चेव य दंत ,
 लक्कास केस विस विसयं ॥ २ ॥

۱
(۱۲) بیل وغیرہ جانوروں کو خشتی نہ کرنا۔

(۱۳) جنگل میں آگ نہیں لگانا۔

(۱۴) تالاب وغیرہ کی پال نہ توڑنا اور نہ توڑوانا۔

(۱۵) کتے۔ بلی کو اس خیال سے نہ پرورش کیا جائے کہ ان سے شکار کی امداد ہوگی۔ اور لڑکیوں کو خرید کر کے بطور طوائف رکھ کر ایسا روزگار نہ کرنا۔

(۸) असात्थादंडवेससां (آہستہ دندہ دیرین) یعنی کسی بھی حالت میں رنجیدہ خاطر ہونا اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کے خیالات پیدا نہ کرنا۔

(۹) सामाज्यं (سامائین) دن بھر میں کم از کم ۸ منٹ ایسے نکالنا چاہئیں کہ جس میں تمام دنیا کے کاموں کو ترک کر کے اپنے ذات پاک میں محو ہو کر خیال عاقبت کا کرے

(۱۰) देसावगासियं (دیسا وگاسی) جہینے میں ایک دن ایسا مقرر کیا جائے کہ جس میں اپنے تمام تفکرات دینی و دنیوی سے علیحدہ ہو کر گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر نیک خیالات پیدا کرے۔

(۱۱) योसहोवासं (پوس ہو واسم) ہر جہینے میں اسی۔ چودس۔ اادس۔ اور پورن ماشی کو دنیوی کاموں کو ترک کر کے یعوب کاموں سے پرہیز کرتا ہوا مالک کی

یاد کرے ۔

(۱۲) اتیہاسی سنس بی باگم
اسیے دروازے سے سادہ ہوتا وغیرہ کو محرم
نہ جانے دے ۔

جو خانہ دار لوگوں کے لئے مندرجہ بالا کام کرنے کے بعد
اون کو راہ نجات کے لئے بھگوان ہا سیر آئندہ راستہ
نرنی کا بتاتے ہیں ۔

مूल :— دسرا بھو ساما ایچ ،
پوسھ یادیما ی بھم اچیتے ।
آرہم پوسھ دی دھ

वज्रसमराभूय ॥ ४ ॥
(۴) اسے گوتم ۔ ایک مہینے تک ایک روز کھانا کھا دے
اور دوسرے روز ناغہ رکھے ۔ اور اپنے ایمان کو درست
رکھے ۔ اسی طرح مہینہ ختم کرے ۔ دو مہینے تک دو روز
میں کھانا ایک روز کھانا ۔ اور اپنے اصولوں کی پوری
پوری پابندی رکھنا اور یہ ۶۰ یوم اس طرح ختم کرے
پھر تین مہینے تک ۳ روز میں کھانا ۔ اور ایک روز کھانا
اور اپنے خیالات کو یا کیزہ رکھ کر اس طرح پر ۱۲ ماہ ختم کرے
پھر چار مہینے تک ۴ روز میں کھانا اور ایک روز کھانا ۔ اس

طرح سے مسلسل چار ماہ ختم کرے اور ہر ایک مہینے کے چھ یوم کے حساب سے ۲۴ دن گوشت نشینی اختیار کرے بدھ پنج مہینے تک ۵ روز نہیں کھانا اور ایک روز کھانا۔ انکو کھانا پینا وغیرہ کرکے پھر چھ ماہ تک ۶ روز نہیں کھانا اور ایک روز نہ کھانا۔ عورت سے قطعی پرہیز لازمی ہے۔ اسی طرح یہ چھ مہینے پورے کرے۔ سات مہینے تک ۷۔ روز تک نہیں کھانا۔ اور ایک روز کھانا۔ کھانے پینے میں کسی جائزہ کو ایذا رسانی نہ ہو اس طرح یہ ۷ ماہ ختم کرے۔

آٹھ مہینے تک ۸ روز نہیں کھانا۔ اور ایک روز کھانا۔ ان آیام میں اپنے ہاتھ سے کھانا نہ بنا دے۔ اس طرح یہ آٹھ ماہ ختم کرے

نہ مہینے تک ۹ روز نہیں کھانا۔ اور ایک روز کھانا۔ جس میں اپنے نام سے دوسرے سے بھوجن بنا کر استعمال نہ کرے اس طرح ۹ ماہ ختم کرے۔

دس مہینے تک دس روز نہیں کھانا اور ایک روز کھانا جس میں بلا اجازت کسی دوسرے کے اپنی مرضی سے انکے لئے کھانا بنا ہو۔ اسکو بھی استعمال نہ کرے۔ اس طرح پر دس ماہ ختم کرے۔

۱۱ ماہ تک ۱۱ روز نہیں کھانا اور ایک روز کھانا۔ جس میں

سادہ ہو کی بطور بچکشا خانہ داروں کے یہاں سے لا کر استعمال کرے۔ اس طرح ۱۱ ماہ ختم کرے۔
 مذکورہ بالا طریقہ سے دنیا میں دہرم پالتے ہوئے اگر آخر ہی وقت آجائے تو ہمیشہ کے لئے قطعاً آب ودانہ ترک کرے۔ اور اگر کسی اصول کے عدم دانستگی میں کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو تو اسکو دوبارہ دہرا کر صاف کرے۔

مूल:— स्वामिं सर्वे जीवाः ,
 सर्वे जीवा स्वमंतु मे ।
 मित्री मे सर्व भूयः ,
 वरं ममं सा कैराड् ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ اعلیٰ عالم وہی ہے جو تمام دنیا کو اپنے خاندان کے موافق سمجھے۔ اور تمام جانداروں سے سانی کی استدعا کرے کہ میرا قصور معاف کر دو اور یہ کہ کہ آج سے آپ سب میرے دوست ہیں کسی کے ساتھ میری دوستی میں ہے۔

مूल:— अगारिमा इ अंगान् ,
 सङ्गही कारण फासर ।
 पोसहं दुहपो यस्मिं ,

सगराङ्ग न हावस ॥ ६ ॥
 (५) اے گوتم - دنیوی شخص دن رات میں ۸۴ منٹ
 کے لئے سب باتوں کو ترک کر کے گوشہ نشینی اختیار
 کرتا ہوا رہے - اور یہی -
 ایک مہینے میں دو دن رات دنیوی کاموں کو ترک کر کے
 گوشہ نشینی رکھے -

सूत्र :- एवं सिक्खा समावराणो ,
 गिहिवासे वि सुव्वस ।
 मुच्चई खविपव्वाणो ,
 गच्छे जक्खसल्लोगयं ॥ ७ ॥

(६) اے گوتم - پہلے جو ہم اصول خانہ داری کے
 ظاہر کر آئے ہیں - اوس کے موافق عمل صادق ہو تو
 اس بسم خالی کو چھوٹنے پر وہ بہشت میں چلا جاتا ہے

सूत्र :- दीहा उया इद्दढिमंता ,
 समिद्धा कामरूविणो ।
 अहुरीव वन्नसंकासा ,
 भुज्जो अच्च सालिप्यमा ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - جو بہشت میں پہنچتے ہیں وہ وہاں
 پر اون کی عمر دراز ہوتی ہے - اور سب طرح سے اونکو

رتبہ عالی تھا ہے۔ اور بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔
اپنی مشکل کو حسب خواہش ہر طرح کا بنا سکتے ہیں۔ اون کی
ہمیشہ تازہ زندگی رہتی ہے۔ اور جسم اور کما مثال
آفتاب کے چمک دار ہو جاتا ہے۔

مूल :- ताराणि शरणाणि गच्छन्ति ,

सिक्खिता संजमं तव ।

सिक्खवास वा शिष्ये वा ,

जे संतिपरिनिव्वडा ॥ ६ ॥

(۹) اے گوتم۔ جو تمام گناہوں سے بری ہو چکے ہیں
یعنی یقین صادق۔ علم صادق۔ عمل صادق ہوئے پر بلا لحاظ
قوم و سادہ و خانہ دار و غیرہ وغیرہ سب ہی کو نجات ملتی
ہے۔

مूल :- वहिया उड्डमादाय ,

नाकंक्खे कयाइ वि ।

पुल्ल कम्मक्खय द्वास

इमं देहं समुदरे ॥ १० ॥

(۱۰) اے گوتم۔ مستعار رخ سے جو آگے نجات ہے
اور سکی طرف نگاہ کرتا ہو اعلیٰ و آرام کی خواہش نہ رکھے
بلکہ یہ خیال کرے کہ بچہ کو پہلے کئے ہوئے بد اعمال مٹانے

کے لئے یہ جسم الٹا ہی ہے۔

مूल :- दुलहा उ मुहादाई,
मुहाजीवी वि दुलहा।
मुहादाई मुहाजीवी,
दो वि गच्छन्ति सोगडि ॥ ११ ॥
(۱۱) اے گوتم - دنیا میں ایسے شخص بہت کم ہیں جو بلا
عوض کے خیرات کرتے ہیں۔ اسی طرح سے دیئے والے
کو دنیوی فائدہ بتلائے بغیر خیرات لینے والے بھی کم ہیں
ایسی حالت کے ہر دو فریق بہشت میں جانے کے مستحق ہوتے
ہیں۔

مूल :- सन्ति सगेहिं भिक्खूहिं,
गारत्था संजमुत्तरा।
गारत्थेहिं य सन्नेहिं,
साहवो संजमुत्तरा ॥ १२ ॥
(۱۲) اے گوتم دنیا میں کوئی کوئی ایسے خراب چال چلن
والے سادہو ہیں کہ ان سے تو خانہ دار ہی نیک چال چلن
اچھے ہیں۔ اور تمام نیک چال چلن والے خانہ داروں
سے وہ سادہو اچھے ہیں کہ جو یقین صادق - علم صادق -
عمل صادق کے اصولوں پر قائم ہیں۔

مूल:— चीराजिरां नागिरां,
 जडौ संधाडि मुंडिरां।
 सयारिा वि न ताडंति,
 दुस्सिलं परियागयं ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ جس سادہ پونے اپنے چال پلن خواب
 کر دئے ہیں وہ کپڑے درخوردار کچھال کے پہنے۔ خواہ
 جانوروں کے چمڑے سے جسم کو ڈھانکے۔ خواہ برہمنہ ہو
 خواہ سر پہ بال بڑا لے۔ یا پچھے پوراٹے کپڑوں کو
 استعمال کرے۔ ایسے سادہ نہ اپنا نہ دوسروں کا ہی
 جھلا کر سکیں گے۔

مूल:— अत्थंगयंमि आइत्ते,
 पुरत्था य अरागए।
 आहारमाइयं सत्वं,
 मरासा वि न पत्थए ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ جو نجات کا خواہشمند ہے وہ
 آفتاب غروب ہونے کے بعد تا داپسی یعنی جب تک پھر
 آفتاب طلوع نہ ہو جائے۔ اشیائے خورد و نوش کا
 اُس وقت تک دل سے بھی طالب نہ ہو۔

مूल:— जायतुवं जहासट्टं,

निहंत मलयावगं ।
राग दोसभयातीतं ,

तं वयं बूम माहरां ॥ १५ ॥
(۱۵) اے گوتم - جس طرح سونے کی کسوٹی پر گھسنے
اور آگ پر تپانے سے اصلیت ظاہر ہو گئی وہی اصلی سونا
ہے - اسی طرح خاموشی بطور کسوٹی کے ہے - اور جو علم
صادق کی آگ سے تپا ہوا دنیوی بد افعال سے دور
ہو گیا ہے - میں اسکو برہمن کہتا ہوں -

मूलः— तवस्मियं किसं हंतं,
अवचिय संसरोशियं ।
सुखयं पत्त निव्वारां ,

तं वयं बूम माहरां ॥ १६ ॥
(۱۶) اے گوتم - ریاضت کرنے سے جس کا جسم لاغر
ہو گیا ہو - اور خواہش خمسہ پر قابو کر لیا ہو - ان وجوہات
سے جس کا جسم گوشت اور خون خشک ہو کر لاغر ہو گیا ہو
اور وہ اس حالت میں بھی اپنے نیک اصولوں کا پابند
ہے - اور نہ اسکو طمع نفسانی کی خواہش باقی ہے ایسے
شخص کو برہمن کہتا ہوں -

मूलः— जहा योमं जले जायं,

नौचलिय्यद् वारिरा ।

सर्वं शलित्तं कामेहिं ,

तं वयं वूम माहुरां ॥ १७ ॥

(۱۷) اے گوتم - پانی کی تہ میں کنول کی جڑ پانی کے اندر تال اور وہ پانی کے اوپر پھول لگتا ہے -
لیکن وہ پھول پانی میں بھیگتا نہیں - اسی طرح پر جو ناپاک قطرہ سے انسان پیدا ہوا وہ دنیاوی آراموں سے پرورش پاتا ہے - وہ دنیا کے بڑے کاموں کو ترک کر کے کنول کے پھول کی مانند نیک کاموں میں رہتا ہے - میں اوسکو برہمن کہتا ہوں -

मूल :- न वि मुंडिराण समराण ,

न ओकारेण वंभराण ।

न मुरी रा रा वासेरां ,

कुसचौरेण न तावसो ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم - خالی سر منڈانے سے سادہ ہو نہیں ہوتا اور نہ محض اذکار جو لینے سے برہمن ہوتا ہے - اور نہ خالی جگل میں بودو باش کرنے سے متی ہوتا ہے - اور نہ گھاس کے کپڑے پہنے سے تیسوئی ہو سکتا ہے -

مूल :- समयार समयो होई ,
बंभचेरारा बंभरारा ।

नारारा य मुरारो होई ,

तवेरां होई तावसो ॥ १६ ॥

(१५) اسے گوتم - بلا امتیاز سبوں کو ایک نظر سے
دیکھے - اور سکو مادیہر کہتے ہیں اور جو نفس کشی کو پاتا ہوا
یا اپنی ذات بابرکات میں محو ہے وہی برہمن ہے - علم
صادق سے مہنی اور ریاضت کرنے سے مہسوی ہوتا ہے -

مूल :- कम्मुराा बंभरारा होई ,

कम्मुराा होई खत्तिञ्जो ।

कम्मुराा वडसो होई ,

सुद्धो हवई कम्मुराा ॥ २० ॥

(ॲ०) اسے گوتم - برہمن کے کام کرنے سے برہمن ہوتا
ہے - یعنی خاموشی - راستی - نیک چال چلن - ریاضت
کرنے والا - صادق ایمان والا - اور اپنے نیک اصولوں
پر چلتا ہو - وہی برہمن کھلاتا ہے - صرف تک چچا پاککا
اور مالا ماتھ میں لینے سے ہی برہمن نہیں ہو سکتا ہے -
کہتر ہی کام کرنے سے کہتر ہی ہوتا ہے - یعنی قانون سے
انصاف کرتا ہو - اور تکلیف والوں کا ساتھ دیتا ہو -

اور بے مقصد کسی کو نہ سستا تا ہو۔ اپنی ریاست کے تمام
 جانداروں کی حفاظت (رکشا) کرتا ہو وہی کہشتری ہے
 ٹسکار کرنے سے اور نشہ وغیرہ استعمال کرنے سے اور
 نا انصافی کرنے سے اور غیروں کی عورتوں کو بنگاہ دیکھنے سے کہشتری نہیں
 ویش کے کام کرنے سے ویش ہوتا ہے یعنی قاعدے
 سے بیوہ بار کرتا ہو۔ اور اپنے عزیز و اقارب و ناتواں
 اشخاص کا خبر گیران ہوتا ہو۔ اور بلا مقصد عورت مرد کو
 اور مرد عورت کو طلاق نہ دیوے۔ اور بیوہ بار۔ ناپنا۔ تولنا۔
 لینا۔ دینا۔ صاف نہ رکھتا ہو۔ وہی ویش کہلاتا ہے۔
 شودر وہ ہے کہ ہر اقامت مذرجہ بالا کی خدمات
 کو انجام دے۔ کسی کا نقصان نہ کرے۔ اوسے کو شودر
 کہتے ہیں۔ جو اشخاص ٹسکار کرتے ہیں۔ اور دوسروں
 کی عورتوں کو بنگاہ سے دیکھتے ہیں۔ دے افعال
 ناجائز کرتے ہیں۔ وہ شودر سے بھی گئے گزرے ہیں
 اور ایسے شخصوں کا سب سے نیچا درجہ ہے۔ اس لئے
 انسان کو اعمال اپنے درست رکھنا چاہئے۔

باب ہفتم ختم ہوا

باب ہشتم

در بارہ اظہار حال نفس کشی (برہمچریہ)

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

— ❖ ❖ ❖ —

مूल :- आलसो धीजराद्भ्रमो ,
 धीकहा य मशोरमा ।
 संशयो चैव नरिणां ,
 तेसिं इंदिग्दरिसरां ॥ १ ॥
 कूड्यं रुड्यं गीर्णं ,
 हास भुत्तासिश्चाणि अ ।
 परीक्ष्य भक्तपात्रं च ,
 अदमायं यासांभोऽपरां ॥ २ ॥
 गत भूसशामिदुं च :

کام بھگا ی دھججیا ।
نرستت گوسست

۱۱ ۳ ॥ विसं ताल उहं जहा ॥
(۱ و ۲) اے گوتم۔ نفس کشی طریقوں سے ہو سکتی ہے۔ جس کو ذیل میں بتاتے ہیں۔

(۱) جس جگہ عورت۔ مخمٹ مادہ جا پوز رہتے ہوں۔ وہاں پر نفس کشی والے کو نہیں بٹھرنا چاہئے۔ کیوں کہ جہاں بلی رہتی ہو وہاں جو ہوں کے حق میں اچھا نہیں ہے (۲) وہ قسمتے کہانیاں جن میں عورتوں کے تذکرات ہوں کہ جس سے اصول نفس کشی میں نقصان پہنچے۔

اوتے پرہیز کرنا چاہئے۔ جیسے نیبو و املی کا تصور کرنے سے منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے اسی طرح سے نفس کشی میں بھی نقصان پہنچتا ہے۔

(۳) جہاں پر عورت بیٹھ کر اٹھ گئی ہو وہاں اور وقت نہیں بٹھنا چاہئے۔ کیوں کہ آگ کے پاس سے روغن زرد پگل جاتا ہے۔

(۴) عورتوں کے جسم۔ ہاتھ۔ ناک۔ منہ وغیرہ خراب نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے۔ کیوں کہ مریض چشم کو آفتاب کے سامنے دیکھنے سے نقصان پہنچتا ہے۔

(۵) پردہ - پارچہ - یارچک یا برک کی آڑ میں عورت مرد
سورہے ہوں تو وہاں پر نفس کشی واسے کو نہیں بٹھرنا
چاہئے۔ کیوں کہ جو وقت بادل گر جاتا ہے اور وقت مورد
بول اٹھتا ہے۔

(۶) اصول نفس کشی کے پابند ہونے کے لئے پہلے کے
انفال مباشرت کا دوبارہ تصور نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ
جیسے رنجیدہ بات کا خیال کرنے سے دل میں پھر رنج
پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح خیال مباشرت بھی نقصان
رساں ہے۔

(۷) غذائے لذیذ و تازہ ہمیشہ نہیں کھانا چاہئے۔
کیوں کہ کمزور آدمی تازہ خوراک کو استعمال کرنے
سے بیمار ہو جاتا ہے۔ اور لذیذ اشیائے کے استعمال سے
نفس کی پرورش ہوتی ہے۔

(۸) معمولی خوراک بھی قریب سے زیادہ نہیں کھانا چاہئے
کیوں کہ چھوٹے برتن کو زیادہ بھر دینے سے وہ پھوٹ
جاتا ہے۔

(۹) جسمانی آرائش و زیبائش نہیں کرنا چاہئے۔
کیوں کہ کنکال مغلس کے پاس سے جو چاہے اس کا ہر
چھین لیتا ہے دغیش و آرام طالب نجات کو زہر قاتل

کا کام دیتے ہیں۔

مूल:— جहा कुक्कुडपोग्रस्स,
 निच्चं कुललज्जो भयं ।
 एवं खु बंभयारिस्स,
 इत्थो विगहज्जो भयं ॥ ۴ ॥

(۴) اے گوتم۔ جیسے مرغی اپنے بچوں کو پٹی کے
 خون سے محفوظ رکھتی ہے اسی طرح نفس کشی والے کو
 بھی عورتوں کے دیر و شنید وغیرہ کا خون خیال کر کے
 پرہیز کرنا چاہیے۔

مूल:— جहा विरालावसहस्स मूले,
 न मूसगारां वसहो पसत्या ।
 समेव इत्थो निलयस्स मज्जे,
 न वम्मयारिस्स खमो निवासो ॥ ۵ ॥

(۵) اے گوتم۔ جہاں پتی رہتی ہو وہاں چڑھو نہ
 رہنا اچھا نہیں۔ اسی طرح سے جہاں عورتیں رہتی ہوں۔
 وہاں نفس کشی والے کو رہنا اچھا نہیں ہے۔

مूल:— हृत्थपाय पडि छिन्नं,
 कन्ननास विगप्पियं ।
 अविवाससयं नारिं,

॥ ६ ॥ वंभयारी विचज्जस
(۶) اے گوتم۔ جس عورت کے ہاتھ پاؤں کئے ہوئے
ہوں۔ اور ناک کان منہ۔ دیکھنے میں نہایت بد صورت ہو
عمر بھی یکصد سالہ ہو ایسی حالت میں بھی نفس کشی والے کو
اوس سے گریز کرنا لازمی ہے۔

سूत्र :- अंग यच्चंग संठारां,
चारुल्लविग्रये हि अंगं ।
इत्थीणां तं न निज्जास,

॥ ७ ॥ कामरागविवडुढारां
(۷) اے گوتم۔ نفس کشی والے کو عورتوں کے منہ ہاتھ
پاؤں۔ جسمانی ناز و نزاکت چشم بازی شیریں کلامی کے طرف
راغب ہونا یا توجہ کرنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ یہ نفس کو پرورش
کرنے کے اسباب ہیں۔

सूत्र :- रागो रक्खवसोसु गिज्झिज्जा,
गंडवच्छासु ऽ रोगचित्तासु ।
जाग्गे पुरिसं पलोभित्ता,

॥ ८ ॥ सेत्तंति जहा वा दासे हि
(۸) اے گوتم۔ نفس کشی والے کو ذلیل (پھوڑا) کے
موافق پستان والی و محرک دل جو گفتگو کرے کسی اور سے

اور نظر کسی اور کی طرف - ایسی عورتیں ہوتی ہیں - اُن سے پرہیز کرنا چاہئے - کیونکہ وہ آدمیوں کو نسلِ مباشرت کا لالچ دکھلا کر غلام بنا لیتی ہیں -

مूल :- भोगामिस दोस वितन्ने,
हियनिस्सेयस बुद्धिबोच्चत्थे ।
बाले य मंदिस मूढे ,

चञ्चर्ड मारुत्तिया य खेतम्मि ॥ २९ ॥

(۹) اے گوتم - عیش و آرام دُنیا میں مثل مُردے کے ہیں - اور اَدن کی محبت سے روحِ فلکِطاں و پچاں ہو کر گنہگار بن جاتی ہے - اور نجات چھوٹ جاتی ہے - جو لوگ اس میں بیٹھتے ہیں وہ جس طرح - نکمائی - ناک یا منہ کے بلغم میں پسینہ کر جان کھودیتی ہے - اِسی طرح سے یہ بھی نقصان اُٹھاتے ہیں -

مूल :- सल्लं काना विसं कामा,
कामो आसी विसोवमा ।
कामे यत्थे माराणा ,

अकामा जंति दुग्गाइं ॥ ३० ॥

(۱۰) اے گوتم - عیاشی زہر و نوک دارِ خار و زہریلے سانپ کے موافق ہے - اعمالِ مباشرت تو درکنار رہتے

ادن کا خیال و تصور ہی انسان کو نیچے گرا دیتا ہے۔

مूल :- स्वसामेतसु क्स्वा बहुकाल दुक्स्वा,
यगाम दुक्स्वा अनिगाम सुक्स्वा ।
संसार मोक्स्वस्त विपक्स्व भूया ।

११॥ उ कामभोगा ॥
स्वसामी असात्त्वा
اے گوتم۔ افعال عیاشی لمحہ بھر کے خوش کرنے
(۱۱) والے ہیں۔ لیکن عاقبت میں بہت عرصہ تک کی تکلیف کو
دینے والے ہیں۔ اس لئے عیاشی نقصان کی بنیاد ہے
اس میں خوبی خفیف اور نقصان زیادہ ہے۔ طالب نجات
کے حق میں عیاشی ہونا بہت دشمن ہے اور تمام خرابیاں
اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔

مूल :- जहा किं पाग कलारां,
परिरागो न सुन्दरो ।
स्वं मुत्तारा भोगारां

१२॥ परिरागो न सुन्दरो ॥
اے گوتم۔ یہ عیش و آرام کیا کچل۔ یعنی زہریلے
(۱۲) پھل کی موافق جو دیکھنے میں نہایت خوبصورت و خوشبودار
اور کھانے میں لذیذ ہیں۔ لیکن بعد کھانے کے دوست ہٹا
دشمن کا کام دیتے ہیں۔ اور جان لیتے ہیں۔ اور عیش و

آرام شروع میں اچھے اور بعد میں تکلیفات پیدا کرنے والے ہیں۔

سُؤل:— दुपरिच्चया इमे कामा,
नो सुजहा अधरपूरिसेहिं ।
अह संति मन् साहू,
जे तरति अतरं वशिषा वा ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ یہ عیش و آرام عالم کو بھی ترک کرنا دشوار ہے۔ تو بغیر بزدل اور لاعلم والے کی بات ہی کیا ہے۔ لیکن جو بہادر اور مستقل مزاج ہوتے ہیں وہی عیاشی کے دریا کو بیو پارسی کی طرح عبور کر جاتے ہیں۔

سُؤل:— उवलेवो होइ भोगेसु,
अभोगी नो वलिषई ।
भोगी भमइ संसारे,
अभोगी विष्य सुच्चई ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ عیش و آرام کر کے روح پر عذابوں کا ذخیرہ ہو جاتا ہے۔ اور جو ان کو ترک کر دیتا ہے اسکی روح عذابوں سے مبرا رہتی ہے۔ عیاشی باعث تناسخ کا ہے۔ اور اس سے علیحدہ رہنے والا مثلاً تناسخ سے چھوٹ جاتا ہے۔

مूल :- मोक्षवाभिकं सिस्स वि मारावस्स,
संसारभीरुस्स ठियस्स धम्मो ।

नेयारिस्सं दुत्तरमत्थि लोए ,

अहित्थिओ बालमओ हराओ ॥ १५ ॥

(۱۵) اے گوتم - جو نجات کے خواہشمند ہیں اور
وے مثلہ تنازع کی تکالیف سے خوف کھاتے ہوئے
دہرم میں اپنے دل کو رجوع کرتے ہیں ایسے شخصوں کو
بھی جاہل لوگوں کے دل خوش کرے والی عورت سے
پنجا مشکل ہے - اس لئے نہایت ہوشیاری سے رہنا
چاہئے -

مूल :- एष व संगे समङ्कमिच्छा,

सुहृत्तरा चेव भवन्ति सेसा ।

जहा महासागरमुत्तरिस्ता ,

नई भवे अवि गंगासमाणा ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم - جو عورتوں کی محبت ترک کر دیتا ہے
اور دوسرے اسباب مثل مال وغیرہ وغیرہ کے ترک
کرنے میں - کوئی دیر نہیں ہوتی ہے - جس طرح بہا ساگر
(دریا کے ذخائر) کو کوئی پار کر لیتا ہے - اس کے لئے
گنگا کا پار کر لینا کچھ مشکل نہیں رہتا -

مूल :- कामاणाگिद्धिष्यभवं सु दुکھं
 सखस्स लोगस्स सदेवगस्स।
 जं काइयं مارासिग्रं च किंचि,
 तस्सं गं गच्छइ वेयरगो ॥ १७ ॥

(۱۷) اے گوتم - عیش سے نذر محو ہونے سے جو خاص
 تکلیف پیدا ہوتی ہے اس تکلیف سے دھوتا سے بیکر
 ساری مخلوق تک دوکھی ہے۔ جسمانی اور روحانی تکلیفات
 ختم کرنے کے لئے دنیا میں صرف نفس کشی ہی آخر کرتے
 والی ہے۔

مूल :- देवदारावगंधच्चा,
 जफवरस्सवसकिन्नरा।
 वंभयारिं नमंसांति,
 दुक्खं जे करंति ते ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم - اس جان رہیم چریہ (ادب کے درجہ
 کی نفس کشی) کو خواہ مخواہ کرتا ہے۔ اس کو دیوہ - دانو
 گندھرب - یکشن - راکشن - کمزور وغیرہ یعنی فرشتہ
 بھی قد بدوسی کرتے ہیں۔

باب ہشتم ختم ہوا

باب نہم

در بارہ فرایض (نیم) سادہ

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

—= : : =—

مूल:— सव्वे जीवा वि इच्छन्ति ।
जीविउं न मरीज्जिउं ।
तम्हा पाणिबहं घोरं ।

निगंथा वज्जयन्ति सां ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم۔ تمام جاندار خورد و کلاں ہر وقت زندہ رہے گی خواہش رکھتے ہیں۔ اور مرنے کی کسی کو بھی خواہش نہیں ہوتی۔ کیونکہ زندہ رہنا ہی سب کو عزیز ہوتا ہے۔ اس لئے سادہ یعنی اچھے لوگ کسی کی جان نہیں لیتے ہیں۔ بلکہ جانداروں کو تکلیف تک نہیں پہنچاتے۔

مूल :- सुसावाञ्जो य लोगम्भि,
 सखभाहोहे गरहिञ्जो।
 अविस्मासो य भूवाणां
 तम्हा मोसं विवज्जस ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم - کسی جان لینا اس کے علاوہ
 جھوٹا ہونا بھی ایک گناہ عظیم ہے۔ کیونکہ اچھے لوگ
 اس جھوٹ بولنے کو بہت ہی بُرا بتلاتے ہیں
 جھوٹ بولنے سے

کوئی کا اعتقاد قلعی نہیں رہتا ہے۔ اس لئے سادھو
 جھوٹ، مگل ہی نہیں بولتے۔

مूल :- चित्त मन्तम चित्तं वा ,
 अण्य वा जइ वा बहु ।
 दन्तसोहरामेत्तं पि ,
 उग्गाहंसि अजाइया ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم - جاندار یا غیر جاندار چیزیں وغیرہ
 یہاں تک کہ دانت گیننی کا تسکا جی ملا اجازت کے بغیر نہ
 یعنی چوری نہ کرے۔

मूल :- मूलमेव महम्मस्स,
 महादोससमुत्सयं ।

तम्हा मेहुणा संसगां

निगंथा वज्जयंति सां ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - خواب اعمال پیدا کرنے میں عیاشی
مقدم شہ ہے - یعنی کسی کی جان لیتا - چوری کرنا -
دغا بازی وغیرہ وغیرہ بڑے کاموں کو خوب ترقی دینے
والی ہے - اس لئے سادہ لوگ عیاشی کو ترک کر دیتے
ہیں -

मूल :- लोभस्से समणुप्फासो,

मन्ने अन्नय रमायि ।

जे मिया सन्निही कामे,

गिही पव्वइय न से ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم - طمع (لاپچ) خفیف بھی ہونا بڑا ہے
اگر سادہ خوردنی اشیائے کی رات کو اپنے پاس
رکھنے کے لئے خواہش کرے تو وہ سادہ نہیں ہے -
بلکہ خانہ دار ہے -

मूल :- नं पि वत्थं व पायं वा,

कम्बलं पाय पुंच्छरां ।

तं पि संजमलज्जट्ठा,

थारेन्ति पीरिहंति य ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم۔ کپڑہ۔ لکڑی کا برتن۔ کبیل اور پاؤں صاف کرنے کا کپڑہ جو سادہ ہو رکھتے ہیں۔ وہ اپنے انہوں کے پابند ہونے سے یا شرم گاہ کو بچانے کے لئے رکھتے ہیں۔ جو اصول سے ادس سے زیادہ نہیں رکھتے۔

مूल:— न सो परिगहो बुतो

नायपुत्तेरा ताइरा ।

मुच्छा परिगहो बुतो ।

इह बुत्तं महेसिरा ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم۔ سادہ اپنے اصولوں کی پابندی سے کپڑہ۔ لکڑی کا برتن وغیرہ رکھتے ہیں۔ ان کے لئے (ترتھنکر) رہنا لئے لایج نہیں بتلایا ہے۔ اور اگر جسم پر بھی محبت آجائے تو یہ لایج میں شمار کیا گیا ہے۔

مूल:—

एयं च दोसं दइरां

नायपुत्तेरा भोसयं ।

सब्बाहारं न भुंजति ।

निग्गंथा राद्धभोयसां ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم۔ رات میں خورد و نوش سے جرجر

خوابیاں پیدا ہوتی ہیں ساد ہو لوگ اُن سب کو خیال
 کر کے رات کو قطعی خورد و نوش نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ
 دوسرے روز کے لئے پاس بھی نہیں رکھتے ہیں۔

مूल :- पुढविं न खरो न खरावस,
 सीओदगं न पिरन पिचावस।
 अगशि सत्थं जहा सुनिसिथं,
 तं न जले न जलावस जे सभिरू॥
 ॥ ८ ॥

(۹) اے گوتم۔ زمین کے اندر جو پتھر۔ کنکر وغیرہ وغیرہ
 ہیں اون میں بھی جان ہے۔ اس لئے ساد ہو لوگ اون کو
 بھی کھوڑنا یا کھڈوانا نہیں چاہتے۔ اسی طرح پانی میں
 جان ہے۔ اس لئے کنواں وندی نالے وغیرہ کا پانی
 استعمال نہیں کرتے۔ اسی طرح آگ میں بھی جان ہے
 اس واسطے اور کونہ خود جلا سکتے ہیں اور نہ دوسروں
 سے جلوانا چاہتے ہیں۔ یہی اصول دنیا میں ساد ہونوں
 کے ہیں۔

مूल :- अनिलेरा न वीर न वीचावस,
 हरियाशि न छिंदे न छिंदावस।
 बीयाशि सया विवज्जयतो,

بھکشا کے واسطے جاتے ہیں تو انکو کسی جگہ کچھ ملتا ہے
اور دوسری جگہ کچھ اور ملتا ہے اور میں انکو صبر رہتا
ہے۔

مूल :- जे न वंदे न से कुप्ये,
 वंदिष्यो न समुक्कसे।
 एवमन्नेसमारास्त,

 सामरारा मरा चि टुइ ॥ १२ ॥
(۱۲) اے گوتم۔ جو ساد ہو کا ادب نہیں کرتا ہے وہ اس
پر ناراض نہیں ہوتے اور جو انکو نمشکار اور ادب کرتا
ہے اسکا انکو کوئی غور بھی نہیں ہوتا۔ انکی سب پر مکیاں
نظر رہتی ہے۔

مूल :- पराण समन्ते सया जय,
 समता धम्ममुदाहरे सुणी।
 सुहमे उ सया अलूसण,

 राणे कुज्जे راणे ماراणा ماہارو ॥ ۱۳ ॥
(۱۳) اے گوتم۔ اگر کوئی عالم ساد ہو سے کسی قسم کا سوال
پیش کرے تو وہ اس پر کبھی غصہ نہیں ہوتے۔ بلکہ نہایت
خوشی سے تسلی بخش اسکو جواب دیتے ہیں اور اگر کسی کو
نصیحت بھی کرتے ہیں تو برابر کی نظر سے کرتے ہیں۔ اپنے

اس طرح کا عذر کرنے والا سادہ ہو ہے وہ سادہ ہوؤں کا
 رتبہ نہیں پاسکتا۔ جو سادہ ہو اپنی تعریف کا خواہشمند
 ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں تمام سادہ ہوؤں کا منتظم ہوں دوسرا
 سادہ ہو بچارہ کیا کر سکتا ہے جو اپنی شکم میری ہی نہیں کر سکتا
 اسی طرح کے کلمات سے دوسروں کی بڑائیاں کرتا ہے۔
 وہ سادہ ہو ہرگز نہیں ہے۔

مूल :- न पूयशां च वसिलोयकामा,
 पियमप्ययं कस्सइ शो करज्जा ।
 सबे अशाठ्ठे परिबज्जयंते,

आशाउले या अकसाइ भिक्खू ॥ २६॥

(۱۶) اے گوتم۔ سادہ ہو لوگ جس وقت زبان شیریں
 سے دیا کہیاں یعنی واعظ کرتے ہیں۔ اوسیں یہ نیت نہیں
 رکھتے کہ میری تعریف ہو۔ یا مجھے عمدہ کھانا۔ کپڑے ملے گا
 اور ایسا ذکر نہیں کرتے جس میں کسی کو ناگوار خاطر ہو۔ اور
 روح کو خراب کرنے والی جو باتیں پیدا ہوں۔ اُن کو ترک
 کرتے ہوئے واعظ دیتے ہیں۔

मूल :- जाय सद्दास निक्खवंतो,
 परियायद्वारा मुत्तमं ।
 तमेव अशायालिज्जा,

باب دہم

دربارہ ترک غفلت (پراساد پور ہار)

—*—
”شرمی بھگوان فرماتے ہیں“



مूल :- दुमयन्तस पंडुरस जहा,

निवडइ राइगशाशाः पचस।

सबं मराः प्राणा जीविः प्र,

समयं गोयम ! मा पसायस ॥ १॥

(۱) اے گوتم - جس طرح وقت پا کر درخت کے پتے زرد

ہو جاتے ہیں اور وہ پختہ ہو کر گر جاتے ہیں اسی طرح
انسان کی زندگی فنا ہے۔ اس لئے اے گوتم دھرم کی
پابندی کرنے میں ایک لمحہ بھی فضول ضایع مت کر دے۔

مूल :- कुसंगे जह ओत्तविंदुर,
 थोवं चिद्वड् लंबमारा।
 एवं मराज्ञारा जीविञ्चं,

समयं गोयम ! मा पमायस ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ جس گھاس کی ٹوک پر شبانم کے قطرہ
 تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرتے ہیں، اسی طرح سے یہ زندگی
 انسان کی بہت ہی کم وقت کی ہے۔ اس لئے اے گوتم
 ذرا سے وقت کے لئے غفلت مت کرو۔

مूल :- इइ इत्तीरेधम्मि आउस,
 जीविञ्चस बहुयच्चवायस।
 विहराहि रयं पुरेकडं,

समयं गोयम ! मा पमायस ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم۔ جس سے ہتیار۔ زہر وغیرہ حرکت
 نہیں پہنچا سکتے۔ ایسا (ٹوپ کر می) مضبوط زندگی انسان
 کی وہ بھی کم ہے۔ اور ہتیار۔ زہر وغیرہ سے حرکت
 پہنچنے والی (ٹوپ کر می) یعنی کمزور عمر بھی کم ہے۔
 جس میں یہی جسمانی اور روحانی تکالیف کئی قسم کی
 لبالب بھری ہیں۔ ایسا سمجھ کر اے گوتم پہلے کے کئے
 ہوئے عذابوں کو دور کر کے میں ذرا بھی غفلت نہ کرو۔

مूल :- दुलहे खलु मारासे भवे,
 चिरकालैरा विसव्व पारिशां ।
 गाढा य विवाग कम्मसो ,

समयं गोचम ! मा पमायस ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - جانداروں میں ایک اندری والا وہ ہے جس کا محض جسم ہی ہے دو اندری والا وہ ہے - جس کے جسم اور منہ ہے - تین اندری والا وہ ہے جس کے جسم منہ اور ناک ہے - چار اندری والا وہ ہے - جس کے جسم - منہ - ناک اور آنکھیں ہیں -

پانچ اندری والا وہ ہے جس کے جسم - منہ - ناک - آنکھیں - اور کان ہوں - ایسے جانداروں میں مرکز پیدا ہوتے ہیں - ایسا بے انتہا وقت رائیگاں ہوا لیکن انسان نہیں ہوا - کیوں کہ انسان نہ ہونے دینے والے لیے اعمال فنا ہونا بہت مشکل ہے اس لیے اے گوتم انسان کا جامہ پا کر ذرا بھی غفلت مت کرو -

نوٹ :- ایک اندری میں مٹی - پانی - آگ - ہوا - اور سبزی وغیرہ ہیں

دو اندری میں کپڑے وغیرہ ہیں -

تین اندری میں چلیا چلیا وغیرہ ہیں -

چار اندری میں کہی - مچھر - وغیرہ ہیں -

پانچ اندری میں گائے بھینس - آدمی - وغیرہ ہیں -

मूलः— पुढविक्कायमङ्गणो,
उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
कालं संखाईयं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ ५ ॥

मूलः— आउक्कायमङ्गणो,
उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
कालं संखाईयं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ ६ ॥
तेउक्कायमङ्गणो,
उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
कालं संखाईयं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ ७ ॥

वाउक्कायमङ्गणो,
उक्कोसं जीवो उ संवसे
कालं संखाईयं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ ८ ॥

वरास्तइक्कायमङ्गणो,
उक्कोसं जीवो उ संवसे ।
कालमरातं दुरंतयं,

समयं गोचम ! मा पयायए ॥ ६ ॥

(५ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹) اسے گوتم - مہی کے اندر
گیا تو وہاں پر پیدا ہو ہو کر مر کے بے انتہا وقت ضایع
کیا - پھر پانی میں جا کر اود پیدا ہو ہو کر مر کے بہت سا
وقت خراب کیا - پھر آگ میں جا کر اود وہاں بار بار پیدا
ہو ہو کر مر کے بہت زیادہ وقت کا نقصان کیا - اسی طرح
ہوا میں سب دنوں تک پیدا ہو ہو کر مر کے وقت کو ضایع
کیا - پھر اسی طرح سے سبزی وغیرہ وغیرہ میں (انंतवार)
(بے شمار) پیدا ہو ہو کر مر کے بہت دنوں تک اپنے وقت
ضایع کرتا رہا -

اس لئے اسے گوتم - اب مجھے ذرا بھی غفلت نہ کرنا
چاہئے -

मूल :- वेङ्गदियकायमङ्गणो ,

उक्कोसं जीवो उ संवसे ।

कालं संखिज्जसंशिराणं ,

समयं गोचम ! मा पयायए ॥ १० ॥

वेङ्गदियकायमङ्गणो ,

उक्कोसं जीवो उ संवसे ।

कालं संखिज्जसंशिराणं ,

समयं गोचरः। मा पमायत ॥११॥

चतुर्दिक्काममङ्गप्रो,

उक्कोसं जीवो उ संवसे ।

कालं संविज्जसंरिणिञ्जं,

समयं गोचरः। मा पमायत ॥१२॥

(۱۰ و ۱۲) اے گوتم۔ اسی طرح دو اندری والی

ارداع میں پھر اسی طرح ۲ اندری والی ارداع میں

پھر چار اندری والی ارداع میں چھ ماہ یا چند سال

تک رہ کر تمام وقت کو ضائع کرتا رہا۔

اس لئے اے گوتم اب ذرا بھی غفلت مت کر۔

मूलः— पंचिंदियकायमङ्गप्रो,

उक्कोसं जीवो उ संवसे ।

सत्तद्वृभवगहरो,

समयं गोचरः। मा पमायत ॥१३॥

(۱۳) اے گوتم۔ پانچ اندری والوں میں یہ طرح

جا کر پیدا ہو ہو کر زیادہ سے زیادہ وہاں رہی تو ۸

جنم ختم کئے۔ اس لئے اے گوتم وقت کو ضائع نہ کر کے

غفلت مت کر۔

मूलः— लद्धूरा वि मारासत्तरां,
 आरिञ्चतं पुरासवि दुखहं।
 वहवे दसुञ्चा मिलस्सुञ्चा,
 समयं गोयम। मा पसायस॥ १६॥

(۱۴) اے گوتم۔ اگر اس روح کو انسانی جامہ مل
 بھی گیا تو آریہ دیش (نیک ملک) ملنا بہت ہی مشکل ہے
 کیوں کہ بہت سے برائے نام ہی ملکش دیش نہیں انسان
 ہو ہو کر اور چوری و بزدل خراب کام کر کے زندگی بسر
 کرتے ہیں۔ تو ایسے ملکوں میں انسان کا پیدا ہونا
 بالکل بیکار ہے۔ اس لئے اے گوتم آریہ دیش
 پا کر تونی کرنے میں اب ذرا ابھی غفلت مت کر۔

मूलः— लद्धूरा वि आरियत्तरां,
 अहीरापंचिंदियया ह दुस्सहा।
 विगलिंदिया ह दीसई,
 समयं गोयम। मा पसायस॥ १७॥

(۱۵) اے گوتم۔ اگر روح کو انسانی جامہ اور
 آریہ دیش بھی مل گیا۔ لیکن جو اس قسم کی طاقت کے
 ساتھ انسانی جامہ ملنا مشکل ہے۔ کیونکہ بہت سے انسان
 ایسے دیکھنے میں آتے ہیں جو اندریوں کی طاقت سے محروم ہیں

جیسے کالے۔ بہرے۔ اندھے۔ لنگڑے۔ پنگل وغیرہ۔
 اس لئے اے گوتم تندرست اندریوں کو پا کر ترقی کرنے میں
 ذرا بھی غفلت مت کرو۔

سूत्र :- अहीरा पंचिंदियतं पि से लहे,
 उत्तम धम्मसुद्धं दुल्लहा ।
 कुतित्थिनिसेवए जरो,

समयं गोथम ! मा पमायस ॥ १८ ॥
 (۱۸) اے گوتم - کاش طاقت والے جو اس خمن انسان
 کے جامہ میں اور آریہ دیش مل گیا۔ تو سچے شاستروں کے
 سننے کا موقع ملنا مشکل ہے۔ کیونکہ بہت سے انسان دنیوی
 عیش و آرام کو ہی دہرم کی شکل میں ماننے والے ہیں۔ جو
 محض مرشد کہلاتے ہیں۔ انکی صحبت میں انسان رہتے
 ہیں۔ اس لئے اے گوتم سچے شاستر شکر ترقی کرنے میں
 غفلت مت کرو۔

सूत्र :- लद्धूरावि उत्तमं सुद्धं,
 सद्वहणा पुणारवि दुल्लहा ।
 सिच्छत्तनिसेवए जरो,

समयं गोथम ! मा पमायस ॥ १९ ॥
 (۱۹) اے گوتم - اگر سچا شاستر بھی سننے میں آ گیا تو

صادق یقین ہونا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ دنیا میں بہت سے
انسان دہریئے (ناستک) کے صحبت میں رہتے ہیں۔ اس
لئے اے گوتم صادق یقین پا کر ترقی کرنے میں ذرا بھی
غفلت مت کرو۔

سؤل :- धम्मं पि हु सद्दहंतया,
दुसहया कायणा फासया ।
इह कामगुणोहि मुल्लिया,
समयं गोयम ! मा पमायस ॥ २० ॥
(۲۰) اے گوتم اگر دہرم شاستر کے مطابق صادق یقین
ہو گیا تو صادق عمل کرنا مشکل ہے۔ کیوں کہ بہت سے انسان
دنیا کے تمام عیش و آرام میں مشغول ہیں۔ اس لئے اے
گوتم ترقی کرنے میں غفلت مت کرو۔

سؤل :- परिजूरइ ते सरिरयं,
केसा पंडुरया हवन्ति ते ।
से सोयवले य हायई,
समयं गोयम ! मा पमायस ॥ २१ ॥
(۲۱) اے گوتم۔ تمہاری ضعیفی غریب آرہی ہے۔ بال
بھی سفید ہوتے جا رہے ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان۔
جسم۔ ہاتھ۔ پیر۔ ان تمام کی طاقت بہ نسبت پہلے کے بہت

کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے اے گوتم وقت کو بیش قیمتی
جان کر دھرم کی پابندی کرنے میں ذرا بھی غفلت مت
کرو۔

مूल :- अरई गंडं विसूइया ,

आयंका विविहा कुसंति ते ।

विहडइ विद्धंसह ते सरोरयं ,

समयं गोयम ! मा पमायए ॥ २२ ॥

(۲۲) اے گوتم۔ یہ انسانی جسم۔ فکر۔ پھوڑا۔ پھنسی
نے۔ اسہال وغیرہ جان لینے والی بیماریوں کا گھر ہے
اور اخیر میں کمزور ہو کر قضا کا شکار بن جاتا ہے۔
اس لئے اے گوتم اس کو خیال کرنے اب نرمی کرنے
میں غفلت مت کرو۔

मूल :- वोचिंद्दुद सिरोह मप्यरो ,

कुमुयं सारइयं वा यारिायं ।

से सव्वसिरो हवाज्जेए ,

समयं गोयम ! मा पमायए ॥ २३ ॥

(۲۳) اے گوتم موسم سرما میں چاند نیکنے پر کنول پانی
سے علیحدہ کھلتا ہے۔ اسی طرح سے اپنے مود یعنی محبت
دنیوی کو دور کرنے میں ذرا بھی اب غفلت مت کرو۔

مूल :- चच्चासा धरां च भारियं ,
 पव्वइउपो हि सि अणागीरियं ।
 सा वंतं पुराणे वि आविस ।
 समयं गोयम ! सा पमायए ॥ २४ ॥

(۲۴) اے گوتم - مال اور اولاد کو ترک کر کے سادہ ہو
 ہو گیا اس لئے استقال شدہ اشیائے کو دوبارہ استقال
 کرنے کی خواہش نہ کر کے دہرم کی ترقی کرنے میں غفلت
 چھوڑ دو -

مूल :- न हु जिरो अज्ज दीसई ,
 बहुमए दिस्सई मग्गदे सिए ।
 संपइ नेया उस पहे ,
 समयं गोयम ! सा पमायए ॥ २५ ॥

(۲۵) اے گوتم - میری غیبت میں لوگ یہ کہیں گے
 کہ آج رہنا نہیں ہے - لیکن اذکار راستہ دکھایا ہوا
 موجود ہے اور اُس راستے کے بتلانے والے (مُرشد
 گرو) بھی موجود ہیں - اس پر یقین صادق لا کر دے اپنی
 عاقبت دُرست کریں گے - تو میرے موجود ہوتے ہوئے
 نجات کے راستہ پانے میں ذرا بھی غفلت مت کرو -

مूल:— अवसोहिय कंटगायहं,
ओड्राणो सि पहं महालयं ।
गच्छसि ममं विसोहिया,

समयं गोयम । मा पमायस ॥ २६ ॥
(२५) اے گوتم۔ مخمور دروغ راستے کو ترک کر کے
عمدہ اور اعلیٰ پتے راستے کو جب تم نے پایا ہے اور
اوسی راستے پر چل بھی رہے ہو تو اب خاص موکش کے
مقام کو پہنچنے میں ذرا بھی غفلت مت کرو۔

मूल:— अबले जह भारवाहस,
मा मग्गे विसमेव गाहिवा ।
अच्छा पच्छाणुतावस,

समयं गोयम । मा यमायस ॥ २७ ॥
(२६) اے گوتم۔ ایک کمزور انسان زیادہ وزن
اوٹھا کر سخت راستے پر چلنے سے پشیمان ہوتا ہے۔ اسی
طرح یقین صادق سے ٹھنکر ہوئے لوگوں کی باتوں پر
چلنے سے ادھنیں رنج اوٹھانا پڑے گا۔ اس لئے پھر
رنج اٹھانے کا موقع پیش نہ آوے۔ اس کو خیال
کرتے ہوئے۔ اے گوتم اب دھرم کی ترقی کرنے
میں غفلت مت کرو۔

مूल :- असच्चमोसं सच्चंच,
असावज्जमककसं ।
समुपेहमसादिद्धं,
गिरं भासिज्ज यन्नवं ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ جو بات راست بھی نہیں۔ دروغ بھی نہیں۔ اور دنیا میں تمام استمال بھی ہوتی ہو۔ اور وہ کسی کو بڑی معلوم نہ ہو۔ جس کے کہنے میں کوئی شک بھی نہ ہو۔ ایسی بات کو عقلمند موع اور غور کر کے بولتے ہیں۔

مूल :- तहेव फरुसा भासा,
गुरुभूओवघाडणी ।
सच्चा वि सा न वत्तव्वा,
जओ पावस्स पागसो ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم۔ جس راست بات کے اظہار سے بہت سے جانداروں کی جان ضائع ہوتی ہو ایسی راست گوئی بھی منہ ہے۔ اگرچہ راست ہے۔ مگر ایلاف جان کا بہتر امید کر کے والی ہونے سے اس کا اظہار انسان کو کتنا و عظیم میں پہنچاتا ہے۔

मूल :- तहेव काशां काशो ति,
पंडगं पंडगे ति वा

वाहिष्णं वा वि रोगि ति ,

तेषां चौरि ति नो वर ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ جو انسان کہلانے کے مستحق ہیں۔ وہ
کالنے کو کاٹنا۔ تخت کو تخت۔ بیمار کو مریض۔ سارق کو
دزد۔ ایسا نہیں بولتے۔ کیوں کہ گفتار تو صحیح ہے مگر ایسا
راست بولنے سے اون کے دلوں کو صدمہ پہنچتا ہے۔
اس لئے عقلمند آدمی ایسی گفتار سے پرہیز کرتے ہیں۔

मूलः— देवारां मशासारां च ,

तिरियारां च बुग्गहे ।

अभुगारां जप्पो होउ ,

सा वा होउ ति नो वर ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ دیوتا۔ انسان۔ فرشتہ۔ وغیرہ میں
جھگڑا ہوتا ہو تو اس کے متعلق قبل از اختتام اس جھگڑے
کے اظہار رائے کرنا۔ کہ فلاں کی فتح ہوگی اور فلاں کی
شکست ہوگی۔ جس سے ایک خوش اور دوسرا ناراض ہوتا
ہے۔ ایسی گفتار عقلمند انسان نہیں بولتے ہیں کہ جس سے
کسی کے دل کو ایذا پہنچے۔

मूलः-- तहेव सावज्जराणो यणी गिरा ,

ओहारिणी जा य परोवघाइणी ।

से कोह लोह भय साव साशवो,

न हासमारो वि गिरं वसज्जा ॥ ६ ॥
 (۶) اے گوتم۔ عقلمند آدمی وہ ہیں جو تھکنا مار کر بیٹھتے
 ہوئے بھی نہیں بولتے ہیں۔ اور غصہ۔ طبع۔ خوف سے بھی
 جھوٹ نہ بولے ہیں اس کے علاوہ جن الفاظ کے اظہار کرنے
 سے دوسروں کو نقصان پہنچتا ہو۔ ایسے الفاظ کو اچھا سمجھ کر
 بلا تحقیقی بات کی تائید بھی نہ کرے۔ نیز دوسروں کو تکالیف
 پہنچانے والی گفتگو کا بھی استعمال نہیں کرتے ہیں۔

سૂل:— अपुच्छिषो न सासेज्जा ।

मासमारोस्स अंतरा ।

पिद्धिमंसं न खासज्जा ।

माया मोसं विवज्जस ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم۔ دو آدمی باہم بات چیت کر رہے ہوں
 تو ان کے درمیان میں عقلمند آدمی بلا اجازت نہیں بولتے
 اور پشت کا گوشت مت کھاؤ۔ یعنی پس غیبت مت کر۔
 اور دغا بازی سے دروغ مت بولو۔

سૂل:— सक्का सहेउं आसाइ कंठया,

अप्पोमया उच्छहया नेरणां ।

अराासर जो उ सहेज्ज कंठय,

चइमए करारासर स पुज्जो ॥८॥

(۲۸) اے گوتم - خوش و خوش آمدی مطلب براری کے لئے ہر طرح کی تکلیفات بخوشی برداشت کرتا ہے۔ مگر اوسکو خار کلام برداشت ہونا بہت ہی مشکل ہے لیکن جو بلا کسی قسم کی مطلب براری کے خار کلام کو برداشت کر لیتا ہے اوسکو جائزہ انسانیت سے بلوکس و عقلمند سمجھنا چاہئے۔

मूल:- मुहुत्त दुस्सा उ हवन्ति कटया,

अज्ञोमया ते बितप्पो सुउद्धरा।

वाया दुरुत्तारिणि दुरुद्धरणि,

वेरणा बंधीणि महम्मयारिणि ॥ ८ ॥

(۹) اے گوتم - کائنات کی تکلیف توڑی دیر میں رفع ہو جاتی ہے۔ اور تیرا اپنی لگا ہوا بھی سہولیت سے نکالا

جاسکتا ہے۔ لیکن سخت کلامی کا اثر بہت ترسہ تک

دور ہونا مشکل ہے۔ کیوں کہ ایسے الفاظ سے جو دشمنی پیدا

ہو جاتی ہے وہ بہت بڑے نقصان پیدا کرتی ہے۔

मूल:- अवराणा वायं च परं मुहस्स,

यच्च करवप्पो पाडिणीयं च भासं।

ओहारिणिं अप्पिय कारिणिं च,

भास न भासेज्ज सया स पुज्जो ॥ १० ॥

भास न भासेज्ज सया स पुज्जो ॥ १० ॥

(۱۰) اے گوتم۔ جو عقب میں اور روبرو کسی کے لئے
کلام ناشائستہ نہیں بولتے ہیں۔ مثلاً تو چور ہے۔ اور
مخنتی کو کہنا کہ تو کاہل ہے۔ ایسی تلخ گفتار جو کبھی نہیں
بولتے ہیں وہ انسان قابلِ تعظیم ہیں۔

سُورہ :- جہاں سُرگی پڑھ کر اُسی،
نیکسی جی جی سب سہو۔

سب دُسمیل پڈیسی،

سُورہ نیکسی جی جی ॥ ۹۹ ॥

(۱۱) اے گوتم۔ جس طرح شرے ہوئے کان والی کُتیا
کو ہر جگہ سے فوراً نکالا جاتا ہے اسی طرح بد چلن و بد کلام
آدمی کو بھی ہر جگہ سے پھٹکار ہی ملتی ہے اور وہاں سے نکالا
جاتا ہے۔

سُورہ :- کرا کُڈ گ چڈتاگا،
ویدھن بھجی سُرہ۔

سب سہیل چڈتاگا،

دُسمیلے رمدی می ॥ ۱۰۰ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ جس طرح سُور غلہ کی چیز کو چھوڑ کر غلام
کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اسی طرح سب لے و نیت آدمی
اچھے چال چلن و شیریں زبانی وغیرہ کو چھوڑ کر بد خُلاف

اس کے کلام ناشائستہ و عیوب میں ہی پر م اُنڈا مٹا ہے۔ مگر ایسے آدمی کو آخر میں نیچے خراب ہی برداشت کرنا پڑتا ہے اور اپنے کئے ہوئے پر پشیمان ہوتا ہے۔

سُوت:- आहच्च चंडालियं कट्टु,
न निराहविज्ज कयाइ वि।
कडं कडेत्ति भासेज्जा,

अकडं सो कडेत्ति य ॥ १३ ॥
(۱۳) کبھی فقہ کی حالت میں کسی سے کوئی الفاظ ناشائستہ سرزد ہو بھی گئے ہوں تو اس کا گناہ مٹانے کے لئے معافی کا طلب گار ہو کر قبول کر لینا چاہئے۔ کہ میرے منہ سے ایسا نکل گیا تھا۔ اور اگر نہیں کہا ہے تو دیا کہہ دینا چاہئے۔

سُوت:- यद्धिशीयं च बुद्धाराणं,
वाया अदुव कम्मुराणा।

आवी वा जइ वारहस्से,

शोच कुज्जा कयाइ वि ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ زبان بولتے وقت کیا عالم۔ کیا معذرتی جملہ اقسام کی روجوں کے ساتھ تلخ بیانی کبھی استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ اور جسمانی اعمال سے کیا عجب میں اور کیا زبرد میں دشمنی پیدا کرنے والی گفتگو کا استعمال کرنا دشمنی

ہیں کہی جاسکتی۔

مूल :- जशावयसम्मयवशा,
नामे रूवे यदुच्च सच्चे य।
ववहारभावजोगे,

दसमे ज्ञोवम्म सच्चे य ॥ १५ ॥

(۱۵) اے گوتم۔ جس ملک میں جو زبان بولی جاتی ہو
اور وہ کثرت رائے سے مانی گئی ہو مثلاً لفظ पंक (پنک)
سے اور چیز کے معنی بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر عام طور پر کنول
کو ہی پنک کہا گیا ہے۔ اسی طرح سے ناپے کا گڑ اور اشیائے
کے وزن کرنے کے باٹ وغیرہ کو جس جگہ جیا چاہا دیا لمبا چوڑا
یا وزن میں کم و بیش مقرر کر لیا ہو جو حکماً جائز ہو یا ناجائز ہو
مگر جس کا جیا نام عام طور پر مستعمل ہو دیا بولتے ہیں اور
جیسا نظر انداز ہو اس کے مطابق بولنے میں زبان صحیح مانی
جاسکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس اقام کی گفتار کو عقلمندوں نے راست مانا ہے۔ اور
ایک ہی شخص کو کوئی وجہ سے باپ اور بیٹا بھی کہہ سکتے ہیں۔
جیسے ایک آدمی اپنے باپ کی جانب سے بیٹا ہے اور وہی
شخص اپنے بیٹے کی حالت میں باپ کہلانے کا مستحق ہے
اور آگ کے جلنے پر جو چوہا جل رہا ہے۔ یہ دونوں ہی مثلاً کہنے

میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن طوطے میں کئی قسم کے رنگ ہوتے ہوئے بھی اوسکو سبز رنگ سے پکارا جاتا ہے۔ جیسے کر دڑ پتی کے پاس خواہ اوس کے پاس کسی قدر رقم کم ہو یا زیادہ لیکن وہ کر دڑ پتی ہی کہلاتا ہے اور جس بات کی مثال دی جائے وہ ہی مثال دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ دس اقسام کی باتیں سچی مانی جاتی ہیں۔

مूल:— कोहे मासो माया लोभे,
पेज्ज तहेव दोसे य।

हासे भए अस्वाइय,

उबधार निसिसया दसमा ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم۔ غصہ۔ غرور۔ دغا بازی۔ طمع۔
پریم۔ دشمنی۔ ہنسی۔ یا خوف سے جو بات بولی گئی
ہو وہ زبان دوسروں کی جان ضائع ہونے کے لحاظ سے
جو بولی گئی ہو وہ گفار دروغ ہے۔ اور ایسی زبان
استمال کرنے سے عاقبت میں نتیجہ خراب ملتا ہے۔
بنادٹی باتیں۔ اور دوسروں کی جان جاتی رہے۔ اوسکے
مستقل زبان یہ سب چھوٹی سمجھی جاتی ہیں۔

मूल:— इरामन्नं तु अन्नाणां,
इहमेगेसि माहियं ।

देवउत्ते अयं लोए,
 बंभउत्तं ति आवरे ॥ १७ ॥
 ईसरेणा कडे लोए,
 पहाराण्ड तहवरे ।
 जीवाजीवसमाउत्ते,
 सुह दुक्खस मान्निए ॥ १८ ॥
 सयंभुराण कडे लोए,
 इति वुत्तं महसैराण ।
 मारेणा संधुया माया,
 तेरा लोए असासर ॥ १९ ॥
 माहराण समराण एगे,
 आह अंडकडे जगे ।
 असो तत्तमकासो य,
 अचाणांता मुसं वेदे ॥ २० ॥

(۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰) اے گوتم۔ اس دُنیا میں حیوانات۔
 نباتات جو آرام اور تکلیف محسوس کر لے والے وغیرہ سے
 یہ سنار ببالب بھرا ہے۔ جس کے متعلق انواع اقسام
 کی رائے ظاہر کرتے ہیں
 کوئی کہتا ہے اس طرح کی دُنیا دیوتاؤں نے بنائی ہے۔

کوئی کہتا ہے کہ برہانے بنائی ہے۔ کوئی کہتا ہے ایشور
نے جلت پیدا کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ست۔ راج۔
تم۔ ان تینوں روپ پر کرتی ہے۔ کوئی دیا
کیتے ہیں کہ کاسٹے نوک دار اور مورگے پنکھ طرح
کے رنگ دار اور گنے میں مٹھاس۔ لہسن میں بدبو اور
گلاب میں خوشبو قدرتاً ہوتی ہے۔ ایسے ہی دُنیا بھی
قدرتاً بنی ہے۔

کوئی اس طرح کہتے ہیں کہ اس دُنیا کے بنانے میں سو بیہو
دشنو۔ تن تہا ہے۔ جب اُونکو دُنیا بنانے کی فکر پیدا
ہوئی تب ایک طاقت پیدا ہوئی۔ اوس کے پیچھے سارا
برہمانڈ بنایا۔ تب دُنیا بہت لمبی اور چوڑی تیار ہو گئی۔
تب اُون کو خیال آیا کہ دُنیا کہاں رہے گی۔ اِس لئے
اُنہوں نے موت بنائی۔ اوس موت نے دغا بازی کو
پیدا کیا۔

کوئی ایسا کہتے ہیں کہ سب سے پہلے برہانے ایک اینڈا
بنایا۔ جب وہ ٹوٹ گیا۔ تو اوپر کے حصّہ کا آسمان اور نیچے
کے حصّہ کا پاتال ہوا۔ اور درمیانی حصّہ میں سمندر۔ ندی۔
ہیاڑ۔ گھاؤں۔ حیوان۔ انسان وغیرہ بنائے گئے
اُسے گوتم۔ یہ سب طرح طرح کے بولنے والے سچائی سے

دور ہیں۔

मूलः- सहिं परियासहिं,
 लोयं बूया कडे ति च।
 तत्तं ते सा विजारात्रि,

सा विरासी कयाड/वि ॥ २१ ॥

(۲۱) اے گوتم۔ جو لوگ اس سنار کے متعلق
 مختلف قسم کی رائے زنی کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے اس
 نے بنائی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ اس نے بنائی
 ہے۔ وہ سب کے سب گمراہ ہیں اور ان کا یہ محض خیال ہی
 خیال ہے۔ یعنی اصلیت سے بے بہرہ ہیں۔ کیونکہ یہ سنار
 دائمی ہے۔ نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ اس کی انتہا ہوگی
 ہاں لمبا طوخت تغیر تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ مگر کلہم۔ ریح
 کنی اس کی کبھی نہیں ہوگی۔

باب یازدہم ختم ہوا

ادوم

باب دوازدهم

در باره اوصاف خیالات

”شرعی بھگوان فرماتے ہیں“

—❖—

سُؤل :- किरहा नीला य कारु य,
तेऊ पम्हा तहेव य ।

सुक्क लेसा य छुदा य ,

नामाइ तु जहक्कमं ॥ ९ ॥

(۱) اے گوتم - دنیوی ارواح کے خیالات ہر وقت تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اور وہ خیالات چھ جھٹے میں منقسم ہیں۔

❖ نوٹ :- (۱) کرشن لیشیہ داسے کی خواہشات یوں ہوتی ہیں کہ فلاں کو مار ڈالوں۔ میت

۱۔ دناؤد کر دوں۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۲) نیل لیشیہ داسوں کی دلی خواہشات یوں ہوتی ہیں کہ وہ دوسروں کے ہاتھ پر توڑنا چاہتا ہے۔

(۳) کایات لیشیہ داسوں کی خواہشات یوں ہیں کہ ناک بھاس آنگلیوں وغیرہ کو تکلیف پہنچائے میں مستعد رہے۔

(۱۱) کوشن لیشیہ
 (۱۲) نیل لیشیہ
 (۱۳) کاپوت لیشیہ
 (۱۴) تیزو لیشیہ
 (۱۵) پدم لیشیہ
 (۱۶) رُنگل لیشیہ
 اے گوتم جن کے خواص یہ ہیں۔

مূল :- پंचासवष्षत्तो ,

نोहिं घग्गुत्तो छसुं अवیراجیو
 तिच्चारंभ परिणامو ,
 खुदو ساहस्सیو نरो ॥ ۲ ॥
 निद्धं دس परिणامو ,
 نیسسंसو اججی ددیسو ।
 سچچو جگ سما उत्तो ,
 کیراھلےسं तु परिणामे ॥ ۳ ॥

- (۱) تجو لیشیہ وہ ہے کہ دوسرے دیکھ لات گھوسے کے وغیرہ سے تکلیف پہنچائے اور خود کو عقلمند سمجھے۔
 (۲) پدم بستیہ وہ ہے جو گنہگاروں کو مرنے کی لعنت ملانے پر بھی اکتفا کرتا ہے۔
 (۳) رُنگل لیشیہ والا وہ ہے جو گنہگار سے بھی شیریں کامی سے میں آتا ہے۔

(۲ و ۳) اے گوتم۔ جس کی عادت اتلاف جان۔ دروغ گوئی۔ چوری۔ عیاشی۔ اور خود پسندی میں مغلوط ہو۔ اور باطن میں ہر ایک کے لئے بُرے خیالات رکھتا ہو۔ اور دوسروں کے ساتھ سخت کلامی سے جو سننے میں بُری معلوم ہو پیش آتا ہو۔ اور اوس کا صاف برتاؤ نہ ہو۔ بلا واسطہ زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ نباتات وغیرہ کے اتلاف میں مستعد ہو ہمیشہ اس قسم کے کاموں میں رغبت رکھتا ہو اور اندرونی خیالات سے ہر وقت گناہ کرنے میں وسوسہ شرت و پسندیدگی کو اس قسم وغیرہ امور ہائے ناجائز میں مشغول ہو۔ ایسی عادات والی دروغ کرشن بیشیہ والی جاننا چاہئے۔ اور وہ عورت یا مرد فوت ہو کر دوزخ میں جاوے گا۔ اوپر جانے کے لئے اوسکو گنجائش نہیں ہے۔

مूल :- इत्सा अमरिस अतवो,
अविज्ज माया अहरिया।
गेही पप्पोसे य सहे,
यमत्ते रसत्तोत्तुस ॥ ४ ॥
सायगवेसर य आरंभा अविरणो,
सुदो साहस्सिप्पो नरो।
एअजोग समाउत्तो।

नीत्वत्से सं तु यीरामे ॥ ५ ॥
 (۴ و ۵) اے گونم۔ جو دوسروں کے علم و ہنر برداشت
 نہ کر کے شب و روز اس سے کدورت رکھتا ہو۔ ہر وقت غصہ
 کرتا ہو۔ خورد و نوش کر کے خوب مستند اپنا رہتا ہو۔ کبھی
 ریاضت نہ کرتا ہو۔ راست از کے ساتھ دشمنی رکھنے والا ہو
 کار و آب میں کاہلی دکھاتا ہو۔ جان داروں کو ضایع کرنے
 میں کسی قدر ہی اپنے دل میں نہ ہچکچاتا ہو۔ دوسروں کے
 علم و ہنر کو دیکھ کر کے اوس میں عیب جوئی کرنے والا ہو۔
 اور ناجائز کاموں میں بہادری دکھلانے والا ہو۔ جو روح
 اس قسم کے خیالات سے مخلوت ہو اوس کو نیل بیشیہ
 دینا رنگ کا دل والا کہتے ہیں۔ اور ایسی عادت والا مرد
 ہو خواہ عورت ہو روزخ میں جائے گا۔

मूलः— वंके वंकसमायरे,
 नियदित्ते अराज्जुस ।
 पलि उंचगओवहिस,
 मिच्छदिट्ठो अणारिस ॥ ६ ॥
 उप्फालग दुट्ठवाइ य,
 तेरो आवि य मच्छरी ।
 सअजोग समाउत्तो,

॥ ७ ॥ काऊलेसं तु परिणामे ॥

(۷۴) اے گوتم۔ جو گفتگو اپنی نہ کرتا ہو۔ برتاؤ بھی جس کا ٹیڑھا بانگھا ہو۔ دوسروں کو معلوم ہوں۔ ایسا برتاؤ اندرونی دغا بازی سے کرتا ہو۔ یعنی صاف دلی نہ ہو۔ اپنے غیلوں کو پوشیدہ رکھنے میں مستدر ہوتا ہو۔ جس کے تمام دن بھر کے کاروبار فریب اور دغا بازی سے بہرے ہوئے ہوں۔ اور غلط باتوں میں دلچسپی بنی رہتی ہو۔ کبھی نا واجب کام بھی کر بیٹھتا ہو۔ اور ایسا کلام کہتا ہو۔ جس سے غیروں کو تکلیف پہنچتی ہو۔ دوسروں کی چیز چور کر کھانے میں زندگی جائز مانتا ہو۔ اور دوسروں کے آرام کو دیکھ کر ناراض رہتا ہو۔ وغیرہ وغیرہ اس قسم کی عادت والا مرد ہو یا عورت ہو وہ کاپوت کشیدہ یعنی آسمانی رنگ کے دل والا ہوتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے۔

مूल :- नीयाविची अचवले ,

अमाई अकु ऊहले ।

विशीय विराए दंते ,

जोगवं उवहारावं ॥ ८ ॥

पियधम्मे ददधम्मे ,

उवज्जमीरू हिएसए ।

यय जोगसमा उत्तो ,

तेरुले सं तु परिरामे ॥ ६ ॥

(۸ و ۹) اے گوتم۔ جس کی عادت ملائم ہے اور مستقل مزاج ہے۔ ظاہر اور باطن یکساں ہے۔ ہنسی مذاق نہیں کرتا ہے۔ بڑوں کا ادب کر کے جس نے اپنی عزت پیدا کی ہے۔ اور جو اس حسنہ پر قابو پایا ہوا ہے۔ جسمانی۔ روحانی۔ زبانی۔ ہر طرح سے کبھی کسی کا بُرا نہ چاہتا ہو۔ شاتروں کے احکام کی جس نے تعمیل کی ہے اور ریاضت کرنے میں دریغ نہ کرنے والا ہو۔ کارِ ثواب میں دلچسپی رکھتا ہو۔ چاہے اس کی جان جو کھوں میں پڑ جائے مگر کارِ ثواب سے کبھی گریز کرنے والا نہ ہو۔ گستاخ ملائم ہو۔ دوسروں کا خیر خواہ ہو وغیرہ وغیرہ۔ ایسے نجات کارِ راستہ تلاش کرنے والے خیالات رکھنے والا آدمی ہو خواہ عورت فوت ہو کر عالمِ بالا میں اچھی جگہ جائے ہیں۔

मूलः— ययराकोहमारो य ,

माया लोभे य ययरास ।

पसंतचित्ते दंतप्या ,

जोगवं उवहारावं ॥ १० ॥

तहा ययरावार्द्धि प ,

مूल :- पुढवी साली जवा चव,
 हिरारां-यसुभिस्सह।
 यडिपुराणं नालमेगस्स,
 इह विज्जातवंचरे ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - وہاں جو سونا چاندی لگائے بھینس وغیرہ
 سے بھری ہوئی زمین بھی کسی ایک آدمی کی متناؤں کو پورا
 کرنے میں ناکامیاب ہے تو ایسا سمجھ کر ریاضت کے ذریعہ
 راہ راست میں گھومنے ہوئے طبع کو ختم کرنا چاہئے -
 جس سے اس کے حق میں فائدہ ہو -

مूल :- अहे वयड् कोहेरां,
 मारोरां अहमा गइ।
 माया गइ पाडिग्घाओ,
 लोहाओ दुहओ भयं ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - جب روح غصہ آدر ہوتی ہے تو اس
 غصہ کے باعث اس کو دوزخ وغیرہ میں جگہ ملتی ہے - اور غم
 کرنے سے وہ ہلکی جگہ پاتی ہے - دغا بازی کرنے سے بہشت
 وغیرہ عمدہ جگہ ملنے میں روکاوٹ ہوتی ہے - اور طبع کرنے
 سے دنیا اور عاقبت میں خوف پیدا کرتا ہے -

مूल :- کوہو پیڈ پراا سےڈ ،
 ساراو ویرا ی نا سارو ۔
 سا یا میچارا نا سےڈ ،

لوبھو سبب ویرا سارو ॥ ۶ ॥

(۹) اے گوتم - غصہ ایسی بڑی شے ہے کہ وہ باہمی تعلقات کو فوراً توڑ دیتا ہے - اور تکبر سادگی و عاجزی کو اپنی طرف دیکھنے بھی نہیں دیتا ہے - اور دغا بازی سے رفاقت دور ہو جاتی ہے - اور طمع تمام اوصاف حمیدہ پر پانی پھیر دیتا ہے - اس واسطے غصہ - تکبر - دغا - اور طمع ان چاروں سے ہمیشہ کنارہ کرنا چاہئے -

مूल :- उवसमेण हरो कोह ,
 सारां मद्वया जिरौ ।

सायं मज्जवभावेण ,

लोभं संतोसञ्चो जिरौ ॥ १० ॥

(۱۰) اے گوتم - اس بار غصہ کو استقلال سے اور تکبر کو عاجزی سے - دغا و فریب کو صاف دلی سے اور طمع کو صبر سے فتح کر د - ان چاروں غلبوں پر قابو پائے بغیر نجات کتنا دشوار ہے کہ جہاں پہنچ جانے کے بعد واپس آکر تکلیفات پانے کا کام نہیں رہتا -

مूल :- असंख्यं जीविय मा पमायस,
 जरोवशीयस्स हु नत्थितारां ।
 एत्थं विचारणाहि जरो पमत्ते,
 कं नु विहिंसा अजया गहिंति ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم۔ انسانی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جانے پر اس کا دوبارہ چوند نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ یہ طوالت پاسکتا ہے۔ اس واسطے کارِ ثواب میں تاہلی مت کرو اگر کوئی بحالتِ ضعیفی کسی سے پناہ لینا چاہے تو اس میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوتا ہے تو خیال کرو پھر کابل جائدار کی جان لینے والا جنھوں نے جو اس قسم پر بھی قابو نہیں پایا ہے۔ وہ عالمِ بالا میں کس کی پناہ لیں گے۔ اور وہاں کی تکلیفات سے اون کو کون نجات دلا سکتا ہے یعنی کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

مूल :- वित्तेण ताणां न लभे पमत्ते,
 इसमि लोस अदुवा परत्था ।
 दीवप्पणाहेव अरांत मोहे,
 नेयाउत्थं ददुमदुमेव ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ کارِ ثواب میں تاہلی کرنے والے اشخاص کو اس دنیا اور عاقبت دونوں جگہ مال و زر کے

ذریعہ سے نجات نہیں مل سکتی ہے۔ اس لئے وہ عرق آب
تحت دنیوی مثل شمع نابود ہونے پر بھی راہ طریقت کے
نایاں ہوتے ہوئے بھی ناپینا اختیار کرتے ہیں۔

मूलः सुतेसु यावी पडिबुद्ध जीवी,
न वीससे घंडिए आसुपराणो ।
घोरा मुहुत्ता श्वलं सरीरं ,

भारड पक्खी च चरय्यमत्तो ॥ १३ ॥
(۱۳) اے گھوم۔ جو آدمی مال و متاع کے تاثیر سے
خواب غفلت میں پڑے رہتے ہیں اون کی عادات اور
ادمان کو عقائد آدمی اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیتے۔
اور نہ خداون میں نحو ہوتے ہیں۔ کیوں کہ وہ جانتے ہیں
کہ وقت عمر کو ختم کرنے میں ہر لمحہ مستعد ہے اور یہ بھی
نہیں ہو سکتا ہے کہ اس جنم میں کسی موت کا مقابلہ ہو سکے
اس واسطے جیسے भारड पक्षी پرند جاؤر یعنی غذا حاصل

نوٹ۔ جس طرح جو اہرات کا متلاشی چراغ کے ذریعہ پہاڑوں کی گہاڑوں میں جاتا ہے
اور اس چراغ کے ذریعہ گہاڑے کی طرح ہی لیتا ہے۔ گرد باں داخل ہونے پر انہوں نے
چراغ کی کوئی پردہ نہیں کی اور اس کی لایرواہی سے چراغ تاؤد ہو گیا تو اس حالت
میں بلا چراغ تکلیفات کا مقابلہ کر کے اپنی مصیبت میں جان کھودیتے ہیں۔ اس طرح

کرنے میں دیرین نہیں کرتا ہے ۔
 اسی طرح تم بھی کاہلی کو چھوڑ کر نیک کام تازیت
 (سنجمی جیون) زندگی بسر کرنے میں عمدگی خیال کرو۔

مूल :- जे गिद्धे काम भोएसु,
 सगे फूडाय गच्छइ ।
 न मे दिहे परे लोए ,

॥ १४ ॥ चक्रवर्तिन इमा रुई ॥
 (۱۴) اے گوم - جو افعال مباشرت میں ہر وقت غرق
 رہتا ہے ۔ وہ جانداروں کو ضایع کرنے ددوغ گوئی سے
 پرہیز نہیں کر سکتا ہے ۔ اور اگر اس سے کہا بھی جاوے
 کہ ان افعال کی بدولت تم روزِ حق بنو گے اور افعال
 نیک کرو گے تو بہشت میں آرام پاؤ گے تو وہ کاہل وجود
 افعال بد کا مرتکب فوراً جواب دیتا ہے کہ عاقبت کی خبر
 کون جانے اب تو آرام سے گزرتی ہے ۔ بہشت اور
 دوزخ کس نے دیکھے ہیں ۔

کاہل وجود نیک اعمال کے ذریعہ راہِ نجات کو دیکھ بھی لیتا ہے مگر طبعِ لفانی کی
 طرف راغب ہو کر یافت شدہ راہِ طریقت کو کھو بیٹھتا ہے ۔ اور وہ تنازع کی
 میستوں کو برداشت کرتا رہتا ہے ۔

دونوں جگہ تکلیفات عظیم کو بھو گئے ہیں۔

مूल :- तत्रो से दंडं समारभइ,

तसेसु आवरेसु य ।

अवृणु व अणुद्वार,

भुयग्गामं विहिंसइ ॥ १७ ॥

(۱۷) اے گوتم۔ عاقبت کا نا اُمید شخص کہتا ہے کہ ہمارے رب پر وعیش و آرام ملے ہیں۔ جن کو چھوڑ کر آئندہ کی خواہش کون کرے۔ اسی طرح کہہ کر اپنے دل کو سخت بنالیتا ہے۔ پھر وہ جانداروں کی مطلب بلا مطلب جانیں لے لیتا ہے۔

مूल :- हिंसे बाले मुसावाई,

माइले विसुरो सढे ।

भुजमारो सुरं मंसं,

सेयमेअं ति मन्नइ ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم۔ بہت دوزخ کا خیال کر کے وہ جاہل جانداروں کو تکلیف پہنچانے کے ساتھ چھوٹ ہی بولتا ہے ہر ایک بات میں کہٹ کرتا ہے دوسروں کی زندا کر کے میں اپنی زندگی ختم کر دیتا ہے۔ اور دوسروں کو ٹھکنے میں اپنی تمام عقل خرچ کر دیتا ہے۔ اور شراب

گشت خوردنوش کرنے میں ہی زندگی خود کی نیک
انسا ہے۔

مूल:— कायसा वयसा मत्ते,
वित्ते गिद्धे व इत्थिसु।
दुहृत्तो मलं संचिणाड्,
सिसुणा गु च्चमादियं ॥ १९ ॥

(۱۹) اے گوتم۔ روحانی و جسمانی و نفسانی تکبرانہ
خیال والے نا اُمید آدمی مال و آرام و عورتوں میں مبتلا
ہو کر دنیوی معاملات سے وہ بڑے بڑے گناہوں کا اپنی
روح پر بوجھ لاد رہے ہیں۔ مگر ادن افعال کے زمانہ
طلوع میں جس طرح ایک کیرہ مٹی میں پیدا ہو کر بہر سٹی ہی
سے لپٹ جاتا ہے۔ اور آفتاب کی گرمی سے وہ مٹی
خشک ہونے پر وہ کیرہ بڑی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔
اسی طرح وہ نا اُمید آدمی بھی تکلیفات تنازع کو اٹھاتے
رہیں گے۔

مूल:— तत्तो पुटो आचंकेरा,
गिलाणो परितप्यड्।
पक्षीणो यरलोगस्स,
कम्माणुप्पेहि अप्पणो ॥ २० ॥

उवसंते जिइंदिए ।

सयजोग समाउत्तो ।

पमहलेसें तु परिणामे ॥ ११ ॥

(۱۰ و ۱۱) اسے گوئم۔ جس میں عفتہ۔ بکتر۔ دنیوی کاروبار
میں دغا بازی و طعنیہ لسانی کم ہیں اور وہ ہمیشہ ہر وقت
خوش و خرم رہتا ہے۔ اپنی روح پر قابو پا کر روحانی۔
جسمانی۔ زبانی۔ اعمال میں قواعد یعنی شاستر کے مطابق
ریاضت کرتا ہو۔ ہر ایک کار دنیوی میں دور اندیشی سے
عمل کرتا ہو۔ شیریں کلام و ہر عضو جسمانی کو بحفاظت رکھتا
ہو۔ جو اس ضمیر پر قابو پایا ہے ایسے خیالات کو پدم۔ لہریہ
یعنی (درد رنگ کے دل والا) کہتے ہیں جو خواہ مرد ہو یا
عورت ایسے خیال والا مر کر عالم بالا میں اچھی جگہ پاتا ہے

मूलः— अद्वरुद्धारिणो वज्जित्ता ,

धम्मसुक्कारिणो भायह ।

यसंत चित्ते दंतप्पा ,

सुमिए गुत्ते य गुत्तिसु ॥ १२ ॥

सरगो वीयरगो वा ,

उवसंते जिइंदिए ।

सयजोग समाउत्तो ।

सुक्कलेसं नु परिरासे ॥ १३ ॥

(۱۲ و ۱۳) اے گوتم۔ جو آدمی خیالات خراب کو چھوڑ کر ہر وقت کار و ثواب میں دلی توجہ رکھتا ہو۔ غفہ۔ تکبر۔ دغا بازی۔ طع و عیزہ چھوڑ کر صابر و مطمئن رہتا ہے اور جس نے ایمان صادق۔ عمل صادق۔ علم صادق۔ سے اپنی روح پر قابو پایا ہے۔ اور جلتا۔ نشست برخاست خود نوشت و غیرہ تمام کاموں میں جو صبر و استقلال سے کام لیتا ہے۔ اور جس نے افعال جسمانی و روحانی۔ زبانی کو خراب و غبتوں سے روک لیا ہے۔ محبت والا ہو یا ترک محبت والا ہو۔ چہرہ جس کا صاف ہے جو اس جہنم کے آرام کو خراب سمجھ کر نفرت کرتا ہے۔ وہی روح شکل بیشیہ ہے یعنی (سفید رنگ کے دل والا) ہے مرد ہو یا عورت یہ فوت ہو کر عالم بالا میں اچھی جگہ جاتا ہے۔

मूलः— किराहा नीला कारु ,

तिरिगा विसयाओऽहमलेसाओ।

स्याहिं तिहिं वि जीवो ,

दुगाइ उवचज्जइ ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ کرشن۔ نیل۔ اور کاپوٹ یہ ہرے بیشیہ انسان کو عذابوں میں مبتلا کر (دودرخ) نیچے

لے جانے والی ہیں۔ اسی طرح پر جواری اور غیر منسوب خیالات میں مستغرق رہنا باعث دوزخ اور نہایت تکلیف کی دینے والی ہیں ان ہر شے کا اپنے اوپر کبھی اثر نہ ہونے دے۔

مूल :- तेउ यम्हा सुक्का ,
तिरिरा वि स्याओ धम्मलेसाओ ।
स्याहिं तिहिं वि जीवो ,

सुग्गइ उववज्जइ ॥ १५ ॥

(۱۵) اے گوتم۔ پیچو۔ پدم۔ شکل۔ یہ تینوں شے انسان کو اعمال نیک میں لگانے والی ہیں۔ اسی طرح نیک کام نیک خیالات میں رہنے سے انسان کی اس جگہ بھی تقریب ہوتی ہے۔ اور اس دار فانی سے رحلت اختیار کرنے پر وہاں بھی اچھی جگہ دستیاب ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ اپنی طبیعت کو ظاہر و باطن ہمیشہ صاف و صفا رکھے

मूल :- अन्तो मुहत्तमि गए,
अंतमुहत्तमि सेसए चेव ।
लेसाहिं परिरायाहिं ,
जीवा गच्छन्ति परलोयं ॥ १६ ॥

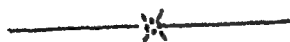
(۱۶) اے گوتم۔ اس روح کو جب دوسرے وجود میں جانے کا آخری وقت آتا ہے۔ اس وقت اسکی دلی خواہش اپنے کئے ہوئے نیک و بد اعمال کے مطابق ہی بن جاتی ہے۔ اور وہ اسی خیال کے مطابق یعنی اپنے کئے ہوئے کرموں کے موافق ہی اسکو دوسرا وجود ملتا ہے۔

مूल :- तद्वा स्यासि तेषां
अराभावं विधारिया ।

अप्यसत्त्वाप्नो वाञ्छिता ,

पसत्त्वाप्नो ऽहिद्विर मुनी ॥ १७

(۱۶) اے گوتم۔ نیک و بد کرم کو جاننے والے با علم سادہو اسی طرح پر ہر چھ پیشیوں کا مطلب سمجھ کر بڑے خیالات کو کبھی اپنے اندر جاگزیں نہ ہونے دیتے۔ اور نیک خیالات کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔



باب دوازدهم ختم ہوا

ادم

باب سیزدہم

دربارہ بیان غفۃ و غیرہ کے

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

— ❦ —

مूल :- کوہو अ मासो अशिरिगही आ .

माया अ लोभो अ अवडूढ माणा ।

चत्तारि एए कसिणा कसाया ,

सिंचंति मूलाइ पुरावभवस्स ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم۔ جس روح نے غفۃ اور عزور کو اپنے قبضہ میں نہیں کیا ہے اور دغا بازی طع کو بے حد ترقی دے رکھا ہے وہ روح مثلاً تناسخ میں پڑ جاتی ہے۔ یہاں پر تناسخ کا مسئلہ مانند درخت جڑ کے ہے۔ غفۃ عزور۔ دغا بازی۔ طع۔ یہ چاروں مثل پانی کے ہیں۔

یعنی پانی دینے سے درخت سرسبز ہوتا ہے۔ اسی طرح
عفتہ وغیرہ سے روح تناخ کو بڑھاتی ہے۔

مूल:— जो कोहरो होइ जगय भासी,
विंशोसियं जे उ उदीरसज्जा ।
अं० व से दंडपहं गहाय,
अविशोसिसुधासति पावकम्भी ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ جو عادتاً عفتہ اور ہوا اپنی اس
عادت سے جو دنیا میں جانداروں نے پہلے کئے ہوئے
اعمال سے نکلے۔ اندھے۔ بہرہ وغیرہ صفات پائی
ہیں۔ ان کی باتوں کو اپنی زبان کے ذریعہ سامنے رکھ
دیتا ہے۔ اور پہلے کسی کے ساتھ لڑائی ہوئی تھی وہ رفع
ہو چکی ہے۔ جس کو دوبارہ سرسبز کر دیتا ہے۔ جیسے۔
انڈھا آدمی لکڑی لے کر راستہ چلتے وقت مویشی سے ٹکڑ کر
کھا کر تکلیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح وہ عفتہ باز بھی مثلاً
تناخ میں ہر قسم کی تکلیف کو اٹھاتا رہتا ہے۔

मूल:— जे आविअप्यं वसुमांति मत्ता,
संखाय वायं अपरिवरुक्कजा ।
नवेरा बांह सहिउ ति मत्ता ।
अराणां जरां पस्सति विंवभूयं ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم۔ جو خفیف عقل والا آدمی ہے اور وہ اپنے ہی کو تیاگی اور عالم سمجھتا ہے اور سب کو اپنی نگاہ میں دوسروں کو بیچ سمجھتا ہے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ میرے سوائے نیک (سخی) زندگی بسر کرنے والا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ جس طرح میں ہنم و فراست والا ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اسی طرح کی وہ شہرت کرتا پھرتا ہے۔ بلکہ اپنی نظر میں دوسروں کو لاعلم محض انسان خیال کرتا ہے ایسا متعصبی انسان یافت شدہ اشیائے کو بھی کھو کر پختی حالت میں گر جاتا ہے۔

مूल:- پویشاٹھا جسو کامی،
مارا سہمارا کامرا
بھن پسبڈ پاں،

ماہاساتھن چ کھنڈ ॥ ۸ ॥

(۴) اے گوتم۔ جو شخص فدیست مراتب شہرت اور تعظیم کا خواہاں ہے اور اس میں کامیاب ہونے کے لئے طرح طرح کے افعال بدکار استعمال کر کے خود کے لئے عذاب سب سے پیدا کر لیتا ہے اور وہ دغا کرنے میں بھی کمی نہیں کرتا ہے۔

مूल :- कसिरां वि नो इमं लोगं,
 पाडिपुगारां दलेज्ज इकस्स।
 तेणापि से न संतुस्से,

॥ ५ ॥ इह दुण्णरु इमे आया ॥ ५ ॥
 (۵) اے گوتم۔ کسی آدمی کو جواہرات ہر قسم کے
 یعنی ہیرا۔ پتا۔ موتی۔ وغیرہ وذر نقد و نلہ ہر قسم سے ہدی
 زمین کوئی دیدیے تاہم بھی۔ مگو صبر نہیں ہوتا ہے۔
 ایسی روح کی تمناؤں کا پورا کرنا بہت مشکل ہے۔

مूल :- सुवराणरूप्यस उ पच्चया भवे,
 सिया हु केन्नाससमा असंखया।
 नरस्स लुहस्स न तेहि किंचि,

॥ ६ ॥ इत्था हु आगाससमाअशंतिआ ॥ ६ ॥
 (۶) اے گوتم۔ کیلاش پہاڑ جیسے عرض و طول والے
 بے شمار پہاڑوں کے برابر سونا چاندی کے انبار کے طبع
 نفسانی والے کو دستیاب ہو جاویں تاہم اوسکی طبع ختم
 نہیں ہوتی ہے کیوں کہ جس طرح فلک لا محدود ہے اسی
 طرح اوس طبع والے شخص کی تمناؤں کی بھی کوئی حد
 نہیں ہے۔

(۲۰) اے گوتم - اول تو وہ نا اُمید اشخاص عیش و آرام
 دنیوی میں غلطاں کیچاں ہو کر افعال بد کے مرتکب ہوتے
 ہیں۔ پھر جب ان افعال بد کے پاداش کا وقت
 قریب آتا ہے تو اس وقت وہ امراض سخت میں مبتلا
 ہو جاتے ہیں۔ اس وقت ان کو بڑی پشیمانی ہوتی
 ہے اور تکلیفات دوزخ کو خیال و محسوس کرنے
 ہوئے پریشان ہوتے ہیں۔ اور اپنے کئے ہوئے
 افعال بد کی تاراج کو خیال کر کے بہت بھاری تکلیفات
 پاتے ہیں۔

مूल :- सुप्ता मे नरसु ठाणा ,
 असीलारां च जागई ।
 बालारां कूरकम्माणं ,

यगाद्वा जत्थ वेयणा ॥ २९ ॥
 (۲۱) اے گوتم - دھرمی لوگ بہشت و دوزخ کو نہ مانکر
 خوب سناہ کرتے ہیں۔ اور جب ان گناہوں کا وقت
 نمود قریب آتا ہے تو اس وقت ان کو کچھ غیر مفید معلوم
 ہونے لگتا ہے۔ تب وہ کہتے ہیں کہ سچ ہے ہم نے
 عالموں سے سنا ہے کہ دوزخ میں گنہگاروں کے
 لئے کومبیاں و تیرنی ندی وغیرہ جگہ ہیں

اور اون گنہگاروں کو درخ ہوتی ہے جہاں پر ان کو
بہت بھاری تکلیف ہوتی ہے۔

مूल :- सत्त्वं विलविश्रं गोश्रं,
सत्त्वं नद्वं विडंविश्रं ।

सत्त्वे आहरणा भारा,

सत्त्वे कामा दुहावहा ॥ २२ ॥

(۲۲) اے گوتم۔ گیت وغیرہ جتنے ہیں وہ روئے کے
برابر ہیں۔ جس قدر ناچ ہیں وہ فضول یعنی بیکار کے
برابر ہیں۔ تمام جواہرات لگے ہوئے زیورات وزن
کے برابر ہیں اور تمام عیش و آرام مثلاً تناسخ میں مبتلا
رکھنے والے ہیں۔

मूल :- जहेह सीहो व मिश्रं गहाय,
मच्चू नरं नेइ हु अन्तकाले ।
न तस्समाया व पिप्पा व भाया,

कालमित्तम्मं सह्रा भवन्ति ॥ २३ ॥

(۲۳) اے گوتم۔ جس طرح شیر دوڑتے ہوئے آہو
(مृگ) کو کپڑ کر مار ڈالتا ہے۔ اسی طرح موت بھی
السان کو حتم کر ڈالتی ہے۔ اوس وقت اوس کے
والدین جا دروغیرہ کوئی بھی مددگار یا حصہ دار نہیں بنتے

ہیں۔ اور وہ اپنی عمر میں سے کسی قدر حصہ عمر کا بیوی سے
اوس ختم شدہ عمر والے کے لئے موت کو دے کر اوس سے
بچا نہیں سکتے ہیں۔

مूलک :- $\text{इमं च मे अत्यि इमं च न त्थि,}$
 $\text{इमं च मे किञ्चमिमं अकिञ्च।}$

तं स्वमेवं लालप्य सारां,

हरा हरंति त्ति कंहं पसार ॥ २४ ॥

(۲۴) اے گوتم۔ یہ میرا ہے۔ یہ میرا نہیں ہے۔ یہ
کام کرنا ہے۔ یہ غیر مفید ہو بار و غیرہ کا کام کرنے کا
نہیں ہے۔ اسی طرح بولنے والوں کی عمر تو شب و روز
سیرتہ ہوتی جاتی ہے۔ پھر کاہلی کیوں کرتے ہو۔
یعنی ایک طرف میرے اور تیرے کا خیال اور کرنے نہ
کرنے واجب یا نا واجب کی فکر نہ ہوتی ہے۔ اور دوسرے
طرف وقت بطور چور کے عمر کو ختم کر رہا ہے۔ اس واسطے
جلد ہی سے جلد ہی خبردار ہو کر دوسروں کو فائدہ پہنچانے
میں کوشاں عمدہ کاموں کے کرنے میں مستعد ہو جانا
چاہئے۔ فقط۔

باب سیزدہم ختم ہوا

باب چہار دہم

دربارہ اظہار ترک دنیا

شری بھگوان رشبہ دیواپنے فرزندوں کو
نصیحت فرماتے ہیں

— ❦ —

مूल:— संबुज्जह किं न बुज्जह,
संबोहि खलु पेच्च दुसहा।
सो हवराचंति राइप्पो,
नो सुलभं पुरारवि नीवियं ॥१॥

❦ نوٹ :- اس باب میں بھگوان رشبہ دیو جی کا اُپدیش ہے جو کہ اس دنیا میں سب سے پہلے
رانا ہو کر قاعدہ راج کا انہیں نے بتلایا ہے اور پھر انہوں نے دنیا کو بچ بھلے عنت شاہانہ

(۱) اے فرزند - یقین صادق - عمل صادق کو حاصل کرو
 سب طرح کے اسباب میسر ہوتے ہوئے بھی کارِ خیر کو
 کیوں حاصل نہیں کرتے ہو۔ اگر انسانیت میں ہنم و
 نہ است دہرم کو نہ کیا تو پھر دہرم ہنم حاصل ہو یا بہت
 مشکل ہے۔ گیا ہوا وقت تمہارے لئے پھر واپس لوٹ
 کر نہیں آئے گا۔ اور نہ جامہ انسانیت ہر بار مل سکتا
 ہے۔

مूल :- उहरा बुड्ढाय पासह,
 गन्मत्था वि चयंति मारावा।

सेरो जह वड्डयं हरे,

स्वं आउ स्वयम्मि तुट्ठइ ॥ २ ॥

(۲) اے فرزند ! دیکھ کئی ایک زمانے طفولیت
 میں ہی۔ اور کئی ایک صغیفی میں جامہ انسانیت کو چھوڑ
 کر یہاں سے چلے جاتے ہیں۔ اور کئی ایک حالتِ عمل
 میں ختم ہو جاتے ہیں۔ جیسے بازارِ چانک بستر کو آدھ چتا
 ہے۔ اسی طرح قضا بھی آدھ چتی ہے۔

کو ترک کر کے سب سے پہلے سادھو بنی ہوئے اور ترنگر بھی پہلے ہی ہوئے۔
 اور عالمِ انیب بھی پہلے ہی ہوئے ہیں۔ انہیں نے اپنے سٹوں کو عاقبت یعنی نجات کی راہ
 دکھلائی ہے وہ اس باب میں ہے۔ ان کے بعد آخری چوبیسویں ترنگر یعنی دہراماد تار بھگوان ہمارے ہیں

مूल :- मायाहिं पियाहिं लुप्यइ ,
 नो सुलहा सुगईय पेच्चओ ।
 सयाइ भयाइं पोहिआ ,

सारंभा विरमेज्ज सुवस ॥ ३ ॥

(۳) اے فرزندو۔ والد والدہ وغیرہ رشتہ داران
 کی محبت میں پسندو جس آدمی نے دھرم نہیں کیا وہ اسی
 وجہ سے تکلیفات دنیا پر مشتمل برداشت کرتا ہوا ہر طرف
 پھرتا رہتا ہے اور اس کو عاقبت میں بھی اچھی جگہ دستیاب
 نہیں ہوتی ہے۔ ایسی باتوں کا خیال کر کے جو درد ظلم
 عیش و آرام دنیوی جھوٹ۔ چوری۔ بدکاری وغیرہ
 افعال بد سے نفرت کرے وہی انسانی ہستی کو نیک
 بنانے والا ہے

مूल :- जमिरां जगती पुटो जगा ,
 कम्मेहिं लुप्यंति पाशिराओ ।
 सयमेव कडेहिं गाहइ ,

गो तस्स मुच्चेज्ज पुट्टय ॥ ४ ॥

(۴) اے فرزندو۔ جو دوسروں کو تکلیف دینے میں۔
 کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔ وہ ہر اجسام میں دھرم جگہ پیدا
 ہو کر تکلیفات اٹھاتے رہتے ہیں۔ کیوں کہ انہوں نے

خود ہی ایسے کام کئے ہیں کہ ان کا بدلہ پائے بغیر رہائی
 نہیں پاسکتے ہیں۔

مूल:— विरया वीर समुद्धिया,

कोहकायरियाइ पोसणा ।

पारो शा हरांति सब्वसो ।

यावाच्यो विरयाभिनिव्वुडा ॥ ५ ॥

(۵) اے مرزندو۔ کوئی آدمی جنگ و جدل و قتل
 وغیرہ وغیرہ سے بہادر نہیں ہو سکتا ہے۔ بہادر تو وہی
 آدمی ہے جو عیش و آرام و نیومی سے نفرت کر لیتا ہے
 و نیک چال چلن میں ہو شیاری سے کام لیتا ہے۔
 غصہ۔ عزور۔ دغا بازی۔ طع۔ ان کو اپنا جانی دشمن
 سمجھ کر ان پر فتح حاصل کر لیتا ہے۔ جسمانی ردحانی۔
 اور زبانی افعال سے دوسروں کے حق میں نقصان نہ
 ہو۔ ایسا خیال رکھتا ہے اور جانداروں کی جان
 ضائع کرنے وغیرہ میں مشغول ہو کر خوش حال رہتا
 ہے۔

मूल:— जे पारिभवर्ड परं जरा,

संसारे परिवत्तर्ड मह ।

अदु इंखिरीया उ पाविना,

इति संस्वाय सुगो रा मन्जई ॥६॥

(۶) اسے فرزندو۔ جو شخص اپنے سے ذات خاندان طاقت اور خوبصورتی وغیرہ میں کم ہو۔ اسکی برائی کرنے سے وہ انسان بہت عرصہ تک تنازع میں جکڑ لگا آ رہے گا۔ جو اعلیٰ مراتب کو پا کر دوسروں کی بُرائی کی ہیں وہ بُرائی جس آدمی کی کیلئے ہیں اسکی حالت سے بھی اسکو نچا کر ادیتی ہے۔ ایسا خیال کر کے نیک آدمی جی دوسروں کی بُرائی نہیں کرتے ہیں۔ اور نہ اعلیٰ مرتبہ پا کر کبھی غرور کرتے ہیں۔

मूल:- जे इह सायागुगनरा,

अन्मोववन्ना कामोहिं मुच्छिया ।

किचरोरा समं यगोअिया,

न वि जारांति समाहिमाहितं ॥७॥

(۷) اسے فرزندو۔ اس دُنیا میں طرح طرح کے

لوازمات سے یُرجو انسان ہیں۔ وہ دُنویسی عیش و

حسرت میں مشغول ہو کر بُرزدل کی طرح بولتے ہوئے

نیک کام نہیں کرتے ہیں۔ انہیں ایسا سمجھو وہ

بیت راگ کے کہتے ہوئے راستہ کو نہیں جانتے

ہیں۔

مूल:— अद्वयव दस्ववाहियं,

सदहसु अद्वयवदंसरा।

हंदि हु सुनिरुद्धदंसरो,

मोहरीज्जरा कडेरा कम्मुरा॥८॥

(۸) اے مرزندو۔ اعمال کے نیک و بد نتائج ہوتے ہوئے بھی جو اون کو نہیں مانتا ہے۔ چشم بیا کے ہوتے ہوئے بھی نابینا ہے۔ ایسے کو کہنا پڑتا ہے کہ جنہوں نے ظاہری صورت میں اپنے علم غیب کی طاقت سے بہشت و دوزخ معلوم کئے ہیں۔ اون کی زبان کو وہ صحیح مانتیں۔ اور اون کے بتلائے ہوئے احکام کو مان کر اون کے مطابق عمل کرے۔

اے لاعلم انسانوں تم کہتے ہو کہ موجودہ زمانہ میں جو ہوتا ہے وہ ہی ہے۔ اور اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ایسا کہنے سے تمہارے باپ اور دادا بھی عدم وجود ہی مقبور ہوئے (تو سوال پیدا ہوتا ہے) کہ تمہاری پیدائش کیسی ہوئی۔ باپ کے بغیر بیٹے کی پیدائش کبھی نہیں ہو سکتی۔ یعنی زمانے گزشتہ میں بھی باپ تھا۔ ایسا ضرور ماننا ہوگا۔ اسی طرح گزشتہ اور موجودہ زمانے میں دوزخ بہشت

و غیر ہوئے نوازے تکلیف و آرام بھی ضرور ہیں۔
 اعمال کے نیک و بد نتائج کے مطابق دوزخ و بہشت
 نہیں ہیں۔ ایسا جو کہتے ہیں اون کا علم صادق دینی
 محبت میں پھٹنے ہوئے سے اور بُرے اعمال سے
 چھپا ہوا ہے۔

مूल :- गारं पि अ आवसे नरे,
 अणुपुवं पारोहि संजस।
 समता सच्चत्य सुवते,
 देवारां गच्छे सलोगयं ॥ ८॥

(۹) اسے فرزند۔ جو آدمی دنیا میں رہ کر بھی
 نیک کلام (دھرم) سننے کے سلسلہ وار جانداروں
 پر رحم رکھتا ہو وہ دنیا وار بھی اس قسم کے اعمال کرتا
 ہوا بہشت کو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے نجات بھی
 نزدیک ہے۔

سری سودھرما سوامی فرماتے ہیں

मूल :- अभविंसु पुरा वि भिक्खुवो,
 आपसा विभवन्ति सुवता।
 स्याद् गुणाद् आहुते,
 कासवस्स अणुधम्म चारिणो ॥ १०॥

(۱۰) اے سادہوؤ۔ جو گزشتہ زمانے میں تر تہنکر
 (بھگوان) ہوئے ہیں ان کے اور آئندہ میں جو ہوں
 گے ان سبوں کے فرمان میں اختلاف نہیں ہوتا ہے
 سبوں کا کلام یکساں ہی ہے۔ کیوں کہ وہ نیک
 اعمال کرنے سے راگ کے درجہ کو یعنی عالم الغیب کا
 درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور روشن ضمیر ہو جاتے ہیں
 اس سے **ऋषभदेव** (رشبہ دیو) سے لے کر **بھگوان**
 جہاں تک سبھی یقین صادق۔ علم صادق۔ عمل صادق
 سے نجات پاتے ہیں۔ اسی سے یکساں فرمان کرتے
 ہیں۔

شری رشبہ دیو فرماتے ہیں
 मूलः— निविहेण विपरा मा हरो,
 आर्यहिते अपिआरा संबुडे।
 सब सिद्धा अरांतसो,
 संयड् जे अरागावावे ॥ ११ ॥
 (۱۱) اے فرزند۔ جو شخص اپنی بھلائی کے لئے جملہ
 اقسام جانوروں کی روحانی جسمانی۔ زبانی افعال سے
 ضایع نہیں کرتے ہیں اور خواہ مخواہ پر قابو پا لیتے ہیں

پس اس اصول پر رہنے سے گزشتہ زمانے میں
 بے شمار روحوں نے نجات پائی ہے۔ اور موجودہ
 زمانے میں پار ہے ہیں اور آئندہ بھی پاتے رہیں گے۔

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

مूल :- संबुद्धा जंतवो मारा सतं ।

दन् य वालिसेरा ग्रन्थो ।

संगत दुस्से जीए व दोस ।

सकन्सुरा विपरियासुवेड ॥ १२ ॥

(۱۲) اے انسانو! - اس پیش بہا جامہ انسانیت کو
 پا کر پھر بھی جو علم صادق و غیرہ کو حاصل نہیں کرتا ہے۔
 اور دوزخ کی طرح طرح کی تکالیف کے ہوئے ہوئے
 بھی بیوقوفی سے علم حاصل نہیں کرتا ہے۔ وہ اپنے
 افعال کے ذریعہ جیسے بخار کے مریض کی طرح یہ دنیا
 کی تکالیف میں مبتلا ہے۔ اس سے بار بار جنم و مرن
 کرتا رہتا ہے۔

مूल :- जहा कुम्मे सज्जंगाडं ।

सए देहे समाहरे ।

सवं पावाडं मेधावी ।

अज्मघेरा समाहरे ॥ १३ ॥
 (۱۳) اسے فرزندو - کچھ اپنی مصیبت کو دیکھ کر تمام
 اعضاؤں کو جسم میں چھپا لیتا ہے اور اسی طرح دشمن
 انسان بھی دنیوی عیش و عشرت کی طرف جاتی ہوئی
 خواہشات کو علم صادق سے روک رکھتے ہیں۔

मूलः— साहरे हृत्थपास य,
 मरां पंचिंदियारिा य ।
 पावकं च परीरामं)

भासा दोसं च नारिसं ॥ १४ ॥
 (۱۴) اسے گوتم - جو عقلمند آدمی ہیں وہ کچھ کے کی
 طرح اپنے اعضاؤں کو سکڑ رکھتے ہیں - یعنی افعال بد
 نہیں کرتے ہیں اور افعال بد کی طرف جاتے ہوئے
 اس دل کو بھی روکتے ہیں - اور دنیوی عشرت کی طرف
 خواہشات کو متوجہ نہیں ہونے دیتے - اور جس کلام
 سے دوسروں کا دل روکھی ہوتا ہو -
 کلام بھی نہیں بولتے ہیں۔

मूलः— सयं खु णारिारो सारं,
 जं न हिंसति कंचरां ।
 अहिंसा समयं चेव ।

सतावंतं विद्याशौया ॥ १५ ॥

(۱۵) اے گوتم۔ علم صادق حاصل کرنے کے بعد
اون عالموں کا عمل یہ ہے کہ وہ کسی جان دار کی جان
ضائع نہیں کرتے ہیں۔ اور نہ کسی کو ایذا پہنچاتے ہیں
اور اسی کو ذریعہ علم سمجھتے ہیں۔ اصل میں اتنا جس کو علم
صادق ہے وہ ہی دراصل عالم ہے۔ بہت زیادہ
علم حاصل کر کے بھی اگر ہنا کو نہ چھوڑے تو اون کا
علم صادق بھی بے علم ہے۔

मूलः— संवुन्मसारो उ शोर मत्तमं,

पावाउ अप्पारा निवडुसज्जा ।

हिंसप्यसूयाइं दुहाइं मत्ता,

वेरणावंधीणि महम्मयाशो ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم۔ باطل انسان وہ ہی ہے جو
علم صادق کو حاصل کرتا ہوا ہنا سے ہونے والی تکالیف
کو عذابوں میں مبتلا اور نہایت خوف زدہ مان کر افعال بد
سے اپنے آپ کو دور رکھتا ہے

मूलः— आयगुत्ते सया दंते,

खिन्न सोए अप्पारासेवे ।

जे धम्मं सुद्धमस्सति,

षड्वیپुन्नमروलिसं ॥ १७ ॥

(۱۷) اے گوتم۔ جو اپنے نفس کو مارتا ہے۔ اور خواہشات پر قابو پالیتا ہے۔ اور دنیا میں مثلہ تنازع کو دور کر دیتا ہے۔ اور جدید اعمال روک دیتا ہے۔ وہ تکلیف و راحت کے ہونے پر بھی یکساں خیال رکھتا ہے وہ ہی عالم ہے۔

سूल :- न कुम्भुरा कम्म खवेन्ति बाला,
अकम्भुरा कम्म खवेन्ति धीरा।

मेधाविरो लोभमयावतीता,

संतोसिरो नो पकरन्ति पावं ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم۔ سابقہ اعمال کو جو ہنا و غیرہ سے ہی دور کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اون کی بھول ہے بلکہ اعمال کے دور ہونے کے بجائے اون کے اور بھی بڑے اعمال پڑ جاتے ہیں۔ کیوں کہ خون آلودہ کپڑا کبھی خون سے صاف نہیں ہوتا ہے۔ عقلمند وہی ہے جو اعمال بد کو رحم دلی۔ راست گوئی۔ نفس کشی و غیرہ سے دور کرتے ہیں۔ اور وہ طمع و غرور سے دور ہو کر صابر ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر آئندہ میں جدید اعمال کرتے ہیں۔

باب پانزدہم

دربارہ قابو پانے دل پر

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

مूल :- एगे जिए जिया पंच,
पंच जिए जिया दस ।
दसहा उ जिरोत्तरां ,

सध्वसत्त जिणामहं ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - ایک دل کو جیت لینے سے حواس خمسہ
(پانچوں اندریان) قابو میں ہو جاتی ہیں - اور حواس خمسہ
جیت لینے پر ایک دل و حواس خمسہ - غصہ - غرور -
دغا بازی - اور لالچ - یہ دسوں ہی جیت لئے جاتے ہیں
ان دسوں کے جیت لینے سے تمام دشمنوں کو جیتا جاسکتا ہے

کبھی سچائی میں۔ کبھی جھوٹ میں۔ کبھی جھوٹ آمیز ستیہ میں۔ اور سچ بھی نہیں جھوٹ بھی نہیں، ایسی غلط محاورہ کو بھی استعمال میں لاتا ہے۔ جب یہ دل جھوٹ اور جھوٹ آمیز ستیہ کی طرف جاتا ہے تو بڑا نقصان پیدا کرتا ہے اس لئے اپنے دل پر قبضہ رکھنا چاہئے۔ یعنی ادن عذابوں کے بارے روح نیچے درجہ میں منزل پا جاتی ہے۔

مूल :- سرंभ सभारंभे,

आरंभमिय तहेव य।

सरां पवत्तसारं लु,

निःश्रुतिज्ज जयं जइ ॥ ५ ॥

(۴) اے گوتم۔ ساد ہو ہو یا۔ خانہ دار ہو۔ چاہے

جو ہو۔ لیکن دل کے اندر کبھی بھی ایسا خیال نہ آنے دے

کہ فلاں شخص کو مار ڈالوں یا اس کو کسی طرح تکلیف

پہنچاؤں۔ یا تمام اثاثا بیت خانہ داری سے نیت

دنا ہو کر دوں۔ اسی قسم کے خیالات کرنے سے

روح عیوب بن جاتی ہے۔ اسی طرح بد خیالات سے

اس دل کو ہٹانا چاہئے تاکہ عذاب پیدا نہ ہوں۔

मूल :- चत्थगंध मलंकारं,

इत्थोऽसौ सयराणि च ।

अच्छंदा जे न भुंजंति,

न से चाइति बुच्चइ ॥५॥

(۵) اے گرمزہ - یہ دل بڑا ظالم ہے۔ جو دنیا کے عیش و آرام کو ترک کر کے سادہ بن جاتا ہے اونکا ہی یا کوئی خانہ دار عیش و آرام دنیوی سب کاموں کو ترک کر کے ایک دن ایک رات کے لئے پرہیز کے خیال میں رہے یا ایک لمحہ کے لئے خانہ داریشور کی یاد میں سب بات نکالتا ترک کر کے رہے۔ یا کوئی آدمی کسی خراب بات سے توبہ کر لے۔ انکاد دل۔ کپڑے یا خوشبو یا اچھے زیور یا حسین عورت یا پلنگ وغیرہ اور ترک شدہ اشیائے کو دل کے ذریعہ خواہش کرتا ہے۔ لیکن ادن اشیائی کو جو کہ دوسروں کے قبضہ میں ہونے سے استعمال نہیں کر سکتا ہے۔ اس وقت کے لئے یا ہمیشہ کے لئے تارک الدنیا نہیں ہو سکتا ہے۔

सूत्र:— जे य कंते पिए भोए,

लद्धे वि पिङ्गकुञ्जइ ।

साहीरो चयई भोए.

॥ ६ ॥ से हु चाइ ति बुच्चइ ॥

(۶) اے گوتم۔ جو شخص دنیا داری میں رہا ہوا ہے
اوسکو پسندیدہ خاطر سامان عیش و آرام ملا ہے۔
لیکن اوس سے متنفر رہتا ہے۔ یعنی اوس میں محو نہیں ہوتا
اور اوس سے پرہیز کرتا ہے۔ بلکہ ان سب اشیائے پر
قابل ہوتے ہوئے بھی ترک کرنے کی خواہش کرتا
ہے۔ پس افعال تیاگی وہ ہی ہے۔

मूलः— समास पेहाए परिख्यंतो,

सिया मरगो निस्सरई बहिद्धा।

“न सा महं नो वि अहं पि तीसे”

इच्चेव ताप्पो विरासज्जरागं ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم۔ تمام جانداروں پر یکساں نگاہ رکھکر
علم صادق میں مشغول رہتے ہوئے بھی غفلت سے یہ دل
کبھی کبھی نیک چال چلن سے باہر ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ
اسے گوتم یہ دل بڑا متحرک ہے۔ ہوا سے بھی تیز رفتار
ہوتا ہے۔ اس نے جب دنیوی عیش و آرام کی
طرف دل چلا جائے۔ اوس وقت ایسا خیال کرنا چاہو
کہ دل کی یہ غلطی ہے کہ جو دنیوی کاموں کی طرف گھومتا
ہے۔ اور عورت۔ لڑکا۔ مال۔ اسباب وغیرہ کی طرف

متوجہ ہوتا ہے۔ مگر خیال کرنا چاہئے کہ جب یہ میرے
 نہیں ہیں ان کا مالک نہیں ہوں تو بلا وجہ ان میں وابستہ
 رہنے سے کیا فائدہ ہے۔ اس لئے دل کو ادنیٰ اطران
 سے روکنا چاہئے۔

سُوتل :- पाणिबह मुसावाया ,
 अदत्तमेहृणा परिगाहा विरहो ।
 राई भोयरा विरहो ,

जीवो होइ अणासवो ॥ ८ ॥
 (۸) اے گوتم۔ کوئی بھی شخص بلا قید ذات و ملت ہو
 اگر وہ جائداروں کو ایذا رسانی سے چوری سے زنا کاری
 سے دنیوی محبت سے اور رات میں کھانے پینے سے علیحدہ
 رہتا ہو وہ ہی روح آئندہ گناہ پیدا نہیں کرتی ہے یعنی
 ایسا کرنے سے جدید گناہ رک جاتے ہیں اور سابقہ عذاب
 ریاضت وغیرہ سے مٹ جاتے ہیں۔

سُوتل :- जहा महातलागस्त ,
 सन्निरुद्धे जलागमे ।

उस्सिंचणां तवणां ,

कमेणां सोसणां भवे ॥ ९ ॥

(۹) اے گوتم۔ جس طرح ایک بڑے بجاری تالاب کے

جل آنے کے راستے کو بند کر دینے پر جدید پانی تالاب
میں نہیں آسکتا ہے۔ اور جمع شدہ پانی کو باہر نکال
دینے سے یا آفتاب کی گرمی سے تالاب خشک ہو جاتا
ہے۔

سूत्र:— एवं तु संजयस्सावि,
यावकम्मनिरासवे ।
भवकोडि संचियं कम्मं,

तवसा निज्जरिज्जइ ॥ १० ॥
(۱۰) اے گوتم۔ اسی طرح تالاب کے مانند یہ روح
جان داروں کو اندام سانی اور نونو گوئی۔ چوری۔ زنا کاری
دُنیوی محبت کو ترک کرے تو گناہ جدید رک جاتے ہیں
اور پہلے کے کورودوں پیدائشوں کے جمع شدہ گناہ
ریاضت و عبادت سے کاؤر ہو جاتے ہیں۔

सूत्र:— सो तवो दुविहो वुत्तो,
बाहिराभितरो तथा ।
बाहिरो अविहो वुत्तो,
स्वमाभितरो तवो ॥ ११ ॥
(۱۱) اے گوتم۔ ریاضت و رستم کی ہے۔ ایک
روحانی و دیگر جسمانی اور ہر رو کی چھ رستم ہیں۔

मूलः— अरासरासूरोयोरिया,
 भिक्खयोरिया य रसपरिच्चाओ।
 कायफिजे सो संलोराया,
 य वज्झो तवो होइ ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم۔ ریاضت جسمانی کے اقسام اس
 طرح پر ہیں۔

اول فائز کشی۔ دویم کم کھانا۔ سویم حسب معمول۔
 بنائے ہوئے کھانے کو مانگ کر کھانا۔ چہارم اشیاء
 خوردنی میں سے اشیاء لذیذہ کو کم کرنا۔ پنجم سردی
 گرمی و تکالیف جسمانی کو برداشت کرنا۔ ششم خواہش
 خمشہ میں قابو پانا اور غصہ۔ غرور۔ دغا بازی۔ اطمح کو
 ترک کرنا۔

मूलः— पायाच्छिन्नं विराज्जो,
 वेयावच्चं तद्देव सज्झाओ।
 भायां च विउस्सग्गो,
 एसो अग्निंतरे तवो ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ ریاضت روحانی کے اقسام اس
 طرح پر ہیں۔

اول خود گرد گناہوں کی سزا کو اٹھانا۔ دویم عاجزی

اختیار کرنا۔ سویم خدمت گزاری کرنا۔ چہارم دہرم شاستر
 کار و زمانہ وظیفہ کر کے اور نصیحت پانا و نصیحت کرنا۔ پنجم
 نیک خیالات میں محو ہونا۔ ششم جسم سے محبت دور کرنا
 مندرجہ بالا ریاضتوں کی ادائے عملی سے گناہ معاف
 ہو جاتے ہیں۔ اور روح پاک و صاف ہو جاتی ہے۔
 اور نجات پا جاتی ہے۔

مूल :- स्वसु जो गिहिसुवेड तिव्वं,
 अकालिअं पावड से विणासं।

रागाउरे से जह वा पयंगे ,

आलो अलोल्ले समुवेड मच्चुं ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ جس طرح بردانہ جلتے ہوئے
 چراغ پر فریفتہ ہو کر اس میں گر کر اپنی زندگی کا خاتمہ
 کر دیتا ہے۔ ویسے ہی یہ روح آنکھوں کے ذریعہ
 لذات نفسانی میں محو ہو جاتا ہے۔ وہ شخص جلدی سے
 جلدی بلا ٹایم زندگی خود سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

मूल :- सद्दसु जो गिहिसुवेड तिव्वं,
 अकालिअं पावड से विणासं।

रागाउरे हीरगामिर व्व सुद्धे,

सद्दे अतिच्चे समुवेड मच्चुं ॥ १५ ॥

(۱۵) اے گوتم۔ راگ پر بھی ادس راگ کے مفید
 و غیر مفید مطلب کو نہ جان کر صرف خوش الحان۔ شیریں
 راگ جو کانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ ایسا ہرن ادن
 کانوں کے ذریعہ حاصل شدہ راگ میں محو ہو کر اپنی
 زندگی کھو بیٹھتا ہے۔ اسی طرح سے جو روح لذات
 گوش میں محو ہو کر اپنی زندگی جلدی ہی ختم کر دیتی ہے۔

مूल :- गंधेसु जो गिद्धिमुवेइ तिव्वं ,
 अकालिअं यावइ से विणासं ।

रगाउरे ओसाहिगंधगिद्धे ,

सथ्ये विलाओ विच निक्खवसंते ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم۔ زیادہ خوشبو میں محو ہونے والا
 سرپ اپنے سوراخ سے باہر آ کر زندگی کھو بیٹھتا ہے۔
 اسی طرح جو روح خوشبو ہات لذات میں محو ہو جاتا ہے
 وہ ذرا ہی اپنی زندگی بلا ٹایم ختم کر بیٹھتا ہے۔

مूल :- रसेसु जो गिद्धिमुवेइ तिव्वं ,
 अकालिअं यावइ से विणासं ।

रगाउरे वडिसविभिन्नकाए ,

सच्छे जहा आमिस भोगगिद्धे ॥ १७ ॥

(۱۷) اے گوتم۔ جیسے گوشت خور میلش لذت زبان

میں محو ہو کر زندگی ختم کرتا ہے۔ اسی طرح جو روح اس
چوڑی زبان کے زیر اثر لذات زبان میں غرق ہو جاتا
ہے وہ جلدی ہی بے مال و متاع ہو کر زندہ در گور ہو
جاتا ہے۔

مूल:- फासस्स जो गिहिसुवेइ तिव्वं,
अकालिञ्चं पावइ से विणासं ।

रागाउरे सीयजलावसन्ने,

गाहगहीस माहिसे चरएणे ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم۔ بڑی گہری ندی کے آبِ درانی
میں گاوٹیش بے خون اپنے جسم کو خوش ہو کر بیٹھ جاتا
ہے اور اس وقت وہ مگر وغیرہ کے پنجے میں پھنک اپنی
جان کھو بیٹھتا ہے۔ ایسے ہی جو آدمی اپنی چرم جسمانی
کے لذات میں محو ہو جاتا ہے وہ جلدی ہی بلا ٹائیم زندگی
کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ تو اے گوتم۔ جب یہ روح ایک ایک
حواس کی نفس پروری میں زندگی کھو بیٹھتی ہے تو پھر اون
انسانوں کی کیا حالت ہوگی جو حواسِ خمسہ یعنی پانچوں
اندریوں کے لذاتِ نفسانی میں غرق ہو رہے ہیں اس
ان پانچوں اندریوں یعنی حواسِ خمسہ پر قابو پانا
ان کو فتح کرنا ہی انسان کا خاص فرض ہے۔ فقط
باب پانچوہم ختم ہوا

باب شانزدہم

دربارہ اظہار فرایض ضروری

”شہری بھگوان فرماتے ہیں“

— ❖ ❖ ❖ —

مूल :- समरेसु अगारेसु,
 संधीसु च महापहे ।
 एगो एगित्थिस सद्धि,
 शोव चिद्धे शा संलवे ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم۔ تو ہمارے خالی مکان میں یا غیر آباد
 شکستہ مکانوں میں یا کھنڈروں میں یا دو مکان کے
 درمیان میں اور چند راستہ آکر ملے ہوں وہاں پر
 تنہا آدمی تنہا عورت کے پاس کبھی کھڑا نہ رہے اور نہ
 ایسے مقامات پر تنہا عورت سے گفتگو کرے۔

मूल :- सारां सूइअं गाविं,
 दित्तं गोरां हयं गयं ।
 संडिअं कलहं जुहं,

दूरप्रो परिवज्जए ॥ २ ॥

(५) अے گوتم - جہاں کٹا - جہی ہوئی گائے - متوالا
 بزگاؤ - ہاتھی - گھوڑے - کھڑے ہوں یا باہم لڑ رہے
 ہوں - وہاں دانشمند آدمیوں کو اس کے نزدیک ہو کر
 نہیں گزرنا چاہئے - اسی طرح اطفال جہاں کھیل رہے
 ہوں - یا آدمیوں میں جہاں باہمی بحث مباحثہ ہو رہا ہو
 یا ہتیاروں سے جنگ و جدل ہو رہا ہو - ایسے مقامات پر
 بھی عقلند آدمیوں کو جانا نامناسب ہے -

मूल :- सगया अचेलए होइ,
 सचेले आवि सगया ।

सअं धम्महियं राच्चा,

साराणी सो परिदेवए ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم - پارچہ پوشیدنی ہو یا نگوہرود
 حالت میں مطمئن رہنا - پس اسی فرض کو مفید جان کر
 اپنے کپڑے ہوتے - یا دریدہ کپڑے ہونے پر یا قطعی
 پارچہ پوشیدنی نایاب ہونے پر عقلند آدمی کبھی

حراساں نہیں ہوتے ہیں۔

مूल :- अक्कोसेज्जा परे भिक्खुं,
न तेसिं षडिसंजले ।

सरिसो होइ वालारां,

हा भिक्खु न संजले ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ ساد ہو یا عالم وہی شخص ہے جو
دوسروں کی طرف سے بے ادبی ہونے پر بھی اون پر
غصہ اور نہیں ہوتے۔ کیونکہ غصہ کرنے سے عقلمند
آدمی بھی جاہل کھلاتے یعنی اس کے برابر ہو جاتے ہیں۔
اس لئے دانشمند کو مناسب ہے کہ وہ غصہ کبھی نہ کرے۔

مूल :- समरां संजयं इत्तं,
हराज्जा को वि कथइ ।

नत्थि जीवस्स नासो त्ति,

एवं येहिज्ज संजस ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ تمام جانداروں کی امداد کرنے
والے خواہ اس جسمانی و دل پر قابو پالے والے ایسے
ریاضی داں عالم اشخاص کو کوئی جاہل مطلق ضرر جسمانی
وغیرہ پہنچا دے تو اس وقت وہ عالم یوں خیال
کرے کہ روح کو فنا نہیں ہے تو پھر کسی کے ضرر
پہنچانے پر فضول غصہ کیوں کرنا چاہیے۔

مूल :- बाल्लारां अकामं तु,
सररां असइ भवे ।
पांडिआरां सकामं तु,

उक्कोसेरां सइ भवे ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم۔ افعال بد کرنے والوں کو تو بار بار
مثلاً تنازع برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اور جو عالم لوگ
ہیں اپنی علمیت کے ذریعہ سے درستی اعمال کر کے
زندگی ختم کرتے ہیں۔ وہ ایک ہی مرتبہ میں مقام نجات
کو پہنچ جاتے ہیں۔ یا سات آٹھ مرتبہ سے زیادہ مثلاً
تنازع کو نہیں پاتے ہیں۔

मूल :- सत्थग्गहारां विसमकरवरां च,
जलरां च जलपवेसो य ।

अराचारभंडसेवी,

॥ ७ ॥ जम्मरा मरराणि बंधन्ति ॥ ७ ॥
(۷) اے گوتم۔ جو خود کشی کرنے کے لئے۔ تلوار۔

برجھی۔ کٹاری۔ وغیرہ ہتیاروں کا استعمال کرے
یا افیون۔ سنکھیا۔ مورا۔ بچناک۔ ہیرا کی کئی وغیرہ
کا استعمال کرے یا آگ میں پڑ کر یا کنواں۔ بادھی
ندی۔ تالاب میں گر کر زندگی ختم کرے تو اس کا

یہ فوت ہونا جہالت ہے۔ اس طرح سے فوت ہونے سے انیک جہنوں کے لئے مثلہ تیار میں پڑنے کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے اور جو آدمی نیک چلنی کے خلاف اپنی زندگی کو میوب بنانے کے لئے ہی شب و روز مستدر ہوتا ہے۔ ایسے آدمی کی عمر بڑی ہونے پر بھی فوت ہونا خود کشی کے ہی برابر ہے۔

مूल :- अहं चिहं ठारोहिं,
 जेहिं सिस्वान लब्धई।
 यंभा कोहा पमासरां,
 रोगेणालस्सरुचा च ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم۔ جن پانچ وجوہات سے اس روح کو مادہ ہم حاصل نہیں ہوتا ہے وہ اسی طرح پر ہیں غفہ کرنے سے۔ نقیب کرنے سے۔ حفظ شدہ علم کا خیال نہ کرنے کے جدید علم حاصل کرنے سے بیماری کی حالت سے۔ اور تباہی سے۔

مूल :- अहं अद्विहं ठारोहिं,
 सिस्वासीले ति बुच्चइ।
 अहस्सिरे सया दत्ते,
 न य मम्ममुदाहरे ॥ ९ ॥

नासीले न विसीले अ,

न सिग्गा अडलोलुए ।

अक्कोहरो सच्चरए,

सिक्खासीले ति बुच्चइ ॥ १० ॥

(१०) اے گوتم۔ اگر کسی کو علم حاصل کرنے کی آرزو ہو
خواہش ہے تو وہ زیادہ نہ ہنسنے۔ ہمیشہ کھیل ناٹک وغیرہ دیکھنے
کی عادت سے جو اس ختم کو تابو میں رکھے کسی کے خفیہ راز
کو ظاہر نہ کرے۔ سلیم الطبعی سے رہے۔ اپنے خیالات کو
پاک رکھے۔ کثرت رغبت سے ہمیشہ دور رہے۔ غفہ نہ
کرے۔ راست بازی کو پسند کرتا رہے۔ اس طرح پر
رہنے سے علم زیادہ ملتا ہے۔

मूलः— जे लक्खणां सुविणा पञ्जसाणे,

निमित्तकोरुहलसंयगाढे ।

कुहेडविज्जासवदारजीवी,

न गच्छइ सरां तम्मि काले ॥ ११ ॥

(११) اے گوتم۔ جو آدمی جملہ دنیوی کاروبار کو ترک
کر کے سادہ سادہ رہتا رہتا رہتا رہتا رہتا رہتا رہتا رہتا رہتا رہتا رہتا
ہاتھ پاؤں نہ دیکھتا یعنی لکیروں کو۔ تل۔ مس۔ وغیرہ کے
نیک و بد حالات بتلاتا ہے۔ یا خواب کی نیک و بد تعبیر کہتا ہے۔

اور اولاد نرمینہ ہونے کی تدابیر بتلاتا ہے۔ اسی طرح
 جادو۔ ٹوٹنہ وغیرہ کے ذریعہ سے زندگی اپنی بسر کرتا ہے
 تو اس کے آخری وقت میں جب یہ اعمال نثرانہ شکل میں
 اکھڑے ہوں گے۔ اس وقت میں کوئی پناہ نہیں ملے گی
 یعنی اس وقت دن تکلیفات سے اس کو کوئی تہی نہ بچا
 سکے گا۔

मूलः— यं डति नरस्य घोरे,
 जे नरा पावकारिणो ।
 दिव्यं च गङ्गं गच्छन्ति,
 चरित्ता धम्मसारियं ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم۔ جو روح جامہ انسانی کو پا کر۔ ہنسیا
 جھوٹ۔ چوری وغیرہ عذاب کرتے ہیں۔ وہ ارواح
 عذابی۔ جہاں بہت بڑا دریائی مقبض ہے۔ ایسی
 دوزخ میں جائیں گی۔ اور جن ارواح نے۔ ہنسیا۔
 راست بازی۔ فیاضی۔ برہمچریہ وغیرہ افعال نیک کا اپنی
 اس زندگی میں خوب ذخیرہ کر لیا ہے۔ وہ ارواح یہاں
 سے فوت ہونے کے بعد جہاں بہشت یعنی اگرام بسیار
 ہوتے ہیں۔ ایسے عمدہ جنت میں جاتے ہیں۔

مूल :- बहुआगमविराणाराणा,
 समाहि उप्यायगाथ गुरागाही।
 रसरा कारसोरां , *

अरिहा आलोयरां सोउं ॥ १३ ॥
 (۱۳) اے گوتم۔ پوشیدہ غلطی کو اس شخص کے بدبرد
 ظاہر کیا جائے جس نے بہت شاستروں کو جان لیا ہو
 جو مصنف کی داد دینے والا ہو۔ نیکی پسند طبع ہو۔ ایسے
 شخص کے مواہم میں حالات باطنی کا اظہار بکثادہ پیشانی
 کرنے میں کوئی ہرج ہنس نہیں ہے۔ کیونکہ ان باتوں سے
 بہرہ ور آدمی ہے وہ اپنے دلی بات سننے کے لائق
 ہے۔

مूल :- भावराजोग सुद्धया,
 जले रावा व आहिया।
 नावा व तीरसम्पन्ना,

सर्व दुस्त्वा तिउट्टु ॥ १४ ॥
 (۱۴) اے گوتم۔ جو ارواح صاف باطن نیک خیال
 ہیں۔ بلائیم ہیں۔ ایسی پاک و صاف ارواح دنیوی سمندر
 میں کشتی کی مانند پاک و صاف ارواح خود بخود نجات
 پا جاتی ہیں۔ اور ان کی نصیحتوں سے دوسری ارواح

بھی اون جیسے اخیال دیکھا دیکھی کرنے سے وارثانی سمندر
کو عبور کر کے آخری حشر پر جا پہنچتی ہیں۔

مूलک :- सवरो नारो विसारासो,
पच्चस्वरो य संजमे ।

असाहस तवे चेव,

बोदासो अकिरिया सिद्धी ॥ २५ ॥
(۱۵) اے گوتم - تیاگی ساد ہو - ہمتاؤں کی صحبت کرنے
سے نصبت کرنے والے انسان کو دس قسم کی باتوں کا فائدہ
ہوتا ہے - وہ اس طرح سے ہیں -

- (۱) سب سے پہلے دھرم سننے کو ملتا ہے (۲) اور شے
سے پھر اسے گیان پراپت ہوتا ہے - (۳) گیان سے
پھر اس کو زیادہ گیان یعنی نیک و بد کی شناخت ہو جاتی
ہے (۴) جس کے ذریعہ وہ ہنسنا - جھوٹ - چوری - زنا
کاری - وغیرہ تمام خراب باتوں کو ترک کر دیتا ہے -
- (۵) جب تمام خراب باتوں کو ترک کر دیتا ہے تو اس کا
سंयमी (سینھی) یعنی وہ شخص عامل صادق بن جاتا ہے -
- (۶) عامل صادق بننے کے بعد جدید گناہوں کی روک
ہو جاتی ہے - (۷) گناہ ترک جانے کے بعد وہ ریاضت
کرنے لگتا ہے - (۸) اور ریاضت کرنے سے پہلے

کے تمام گناہ نیت و نابود ہو جاتے ہیں۔ (۹) سب گناہوں
کے نیت نابود ہونے پر تنازع کا مسئلہ ختم ہو جاتا ہے۔
(۱۰) تنازع کے تبدیل ہو جانے پر ست چٹ آنڈیل جاتا
ہے۔

مूल:- اوی سے হাসماسجج،
ہنتا شادیتی مانتی۔

अलं बालस्स संगेरां ,

वेरं वड्डति अय्यशो ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم۔ اون آدمیوں کی صحبت مت کرو جو
سخت دلی سے جانداروں کی جانیں ضائع کرتے ہیں۔
شانہ مارتے ہیں۔ اور ایسے بد کام کر کے خوشی مناتے
ہیں۔ کیونکہ ایسے گناہگار اشخاص کی صحبت سے شراب
نوشی۔ لحم خوری۔ ہنسا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ عیاسی
کرنا وغیرہ افعال معیوب ترقی پا جاتے ہیں اور اون
بد اعمال سے روح کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس واسطے
طالب نجات اشخاص کو لاعلم اور بے رحم آدمیوں کی
صحبت کبھی نہیں کرنا چاہئے۔



مूल :— आवस्सयं अवस्सं करिणञ्जं,
धुवनिग्गहो विसोही अ ।
अञ्जयरा अक्कवग्गो,

नाञ्जो आराहरा मग्गो ॥ १७ ॥

(۱۶) اے گوتم۔ ہمیشہ عاملِ حواسِ خمسہ کو روکنے والا اور ناپاکِ روح کو پاک بنانے والا ۱۱۔ زندگی خود کو عمدہ بنانے والا۔ راہِ طریقت کو دکھانے والا۔ ایسے حصص ہیں یعنی اوشک آنکو لازمی سادہو یا خانہ دار اون کو ہمیشہ صبح و شام دونوں وقت ضرور کرنا چاہیو جس کے کرتے سے اپنے اصولوں کے خلاف دن رات میں غلطی سے کئے ہوئے کاموں کے جو عذاب ہوئے ہیں وہ دور ہو جاتے ہیں۔

مूल :— सावज्ज जोगविरड्ढि,
उक्खित्तरा गुणावञ्जो च पडिवत्ती ।
खल्लिअस्स निंदसा,

वशातिगिच्छेगुरा धारणा चेव ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم۔ (۱) سائناتیک یعنی دیر کے لئے تمام مذاہبوں کو ترک کرے۔
(۲) چوڑی سٹنٹا یعنی پر بھوک کی تفریق کرنا۔

(۳) بھنا یعنی بھگان کو سجا کرنا۔

(۴) پران کی اپنی کی ہوئی غلطیوں کو دہرانا۔

(۵) کارپوٹسارگ یعنی سرزد شدہ غلطیوں کا خیال

برداشت کر کے بریت حاصل کرنا پہلے غلطی مانند نبل

کے ہے اور بریت مانند برہم ہٹی کے ہے۔

(۶) پرتیاربھان یعنی آئندہ کے لئے ریاضت کم و

بیش قبول کرنا۔

مूल :- جو سمو سبھسٹو،

تسےسٹو ڈاوسےسٹو ی۔

تسٹ ساماڈی ہوڈ۔

ڈڈ کے ولیماسیہ ॥ ۱۴ ॥

(۱۹) اے گوتم۔ جملہ تمام باندادوں کو کھاتے چلتے

پھرتے اور کیا غیر متحرک بانداد سبوں پر متحمل مزاج

رہنے والا۔ یعنی جیسے اپنے جسم میں ایک سوئی چوبیس

اوس دقت جو تکلیف ہوئی۔ اس طرح دوسروں کے

لئے محسوس کرتا ہے۔ اسی کو سلیم الطبع (عابد)

کہتے ہیں۔ ایسا عالم الغیب نے ظاہر کیا ہے۔ اس

طرح کا اصول دن رات میں کوئی دقت بھی انسان

عمل کرے تو یہی نجات کا راستہ ہے۔

مूल :— तिरिगाय सहस्रासत्त सचाइः

तेहत्तरि च ऊसासा ।

एस मुहुत्तो दिहो ،

सत्वेहिं अशांतनारीहिं ॥ २० ॥

(۲۰) اے گوتم۔ ۳۷۷۳ سالن کے ٹایم کو ایک

ہورت کہا گیا ہے یعنی ۴۸ منٹ کا یہ ہورت ہوتا ہے

تو دن رات میں خانہ داروں کو ایک ہورت تو ضرور اوپر

بتلائے رہ۔ طریقت پر ضرور عمل کرنا چاہیے۔ تاکہ ۴۸

گھنٹہ میں جو غفلت پیدا شدہ غلطیوں سے عذاب

کئے ہوئے ہیں۔ اذن کو دور کرنے کا یہ طریقہ بتلایا

گیا ہے۔ فقط

— — — — —

باب شانزدہم ختم ہوا

باب ہفت و ہم

دربارہ اظہار حال بہشت و دوزخ

— ❖ —

”شرعی بھگوان فرماتے ہیں“

— ❖ —

مूल:— نیرڈیا ستنیہا ،
پوٹوہی ستنسو بھوہ ।
رمانا ماسکراہا ،
باتلویا مایا آہیا ॥ ۱ ॥
پنکا مایا ڈھما مایا ،
تاما تاملما تہا ।

ڈھ نیرڈیا ستنسو ،
ساتھ پورکینیا ॥ ۲ ॥
(۲۱) اے گوتم۔ ایک سے ایک جدا گانہ ماتم کے

دورخ حسب ذیل ہیں کہ۔

(۱) رتن پربھا (رتن پر بھا) یعنی جہاں سپاہ رتن کی سایہ ہے۔

(۲) شرکھ پربھا (شرکھ پر بھا) یعنی نرک دار کنکر۔ خاک و جہاں اندھیرا ہے۔

(۳) بالو پربھا (بالو پر بھا) یعنی جہاں تیر نوکیلا ریت ہے۔

(۴) پنک پربھا (پنک پر بھا) یہ کچھڑ کے موافق ہے۔

(۵) دھوم پربھا (دھوم پر بھا) جہاں دھوئیں کا اندھیرا ہے۔

(۶) تلم پربھا (تلم پر بھا) یہ جہاں اندھکار ہی اندھکار چھایا ہوا ہے۔

(۷) تمل تلسا پربھا (تمل تلسا پر بھا) یہ جہاں سخت اندھیرا ہے۔

ان ساتوں دورخ میں آفتاب، مہتاب، گرہ، نکشتر،

تارہ وغیرہ کی کوئی روشنی نہیں ہے۔ جہاں پر پیدا ہونے

والے بدنصیب والے۔ فقط تر تہلکروں کا جنم ہونے کے

وقت کسی قدر ظالم کے لئے تو روشنی کچھ ہوتی ہے۔ اور

کچھ دیر کے لئے تکلیف بھی دہہ ہوتی ہے۔

مूल :— جے کدے والا ڈھ جیویہی،
 پاواڈھ کماڈھ کرنتی رھدا ।

تے چور رھوے تہیں سبھ یارے،

تیلواہی تہاویہ نر س پڈتہ ॥ ۳ ॥

(۳) اے گوتم۔ اس دُنیا میں کسی قدر ایسے جاندار
 ہیں کہ وہ اپنے غذا کی زندگی کے لئے بڑے بڑے
 قتل و غیظہ عذاب کرتے ہیں۔ اس لئے وہ غذا کی بڑے
 خطرناک و سخت گہرے اندھیرے والے تیز و تکلیف
 دینے والے دوزخ عظیم میں داخل ہوتے ہیں اور عرصہ
 دراز تک مختلف اقسام کی تکلیفات برداشت کرتے رہتے
 ہیں۔

مूल :— تیہ تہ سے یارو یارو یارو یا،
 جے ہنسنتی آہی سہ پڈتہ ॥

جے لوسہ ہوڈ آہی سہ پڈتہ،

ساہی سہ پڈتہ آہی سہ پڈتہ ॥ ۴ ॥

(۴) جو انسان معمر اور ایک جگہ رہنے والے جاندار
 کو بے رحمی سے اون کی جائیں ضائع کرتے ہیں۔ اور
 جسمانی و دنیوی آرام کے لئے جانداروں کو تکلیف دیتے
 ہیں دوسروں کی چیزیں چوری کرتے ہیں وہی اپنی

زندگی کو بہتر سمجھتے ہیں۔ اور کوئی بھی اصول طریقت کو عمل میں نہیں لاتے ہیں وہی یہاں سے فوت ہو کر سید ہے دوزخ میں جاتے ہیں۔ اور وہاں پر اپنے کئے ہوئے عذابوں کے موافق انواع و اقسام کی تکلیفات ادا کھاتے ہیں۔

مूल :- छिदंति बालस्य सुरेणा नक्कं
उद्वे वि छिदंति दुवेवि करारो ।
जिभं विशि कस्स विहत्थिमित्तं ،

तिस्साहिमूलाभितावयंति ॥ ۵ ॥

(۵) اے گوتم۔ جو بے علم انسان جانداروں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ اور نہ انکار ہی وغیرہ کر کے دوزخ میں جا داخل ہوتے ہیں۔ وہاں پر دوزخی فرشتے اون ظالموں کے کان۔ ناک۔ لب کو چھڑیوں سے مجروح کرتے ہیں۔ اور اس کے منہ سے زبان کو باہر نکال کر ایک بالشت کے برابر کھینچتے ہیں اور دہار دار آلہ سے چھیدتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم نے جھوٹ شہادت دی تھی۔ اور عالم الغیب کے کلاموں کو تم نے جھوٹا بتلایا تھا۔ جس کے پاداش میں تم کو یہ سزائیں ملی ہیں

سूٹھ :- ते तिप्यमाराण तलसंपुडं च,
 राइदियं तत्थ थरांति वाला ।
 गलंति ते सोणि अप्पमंसं ,

पज्जोइया खारपइइयंगा ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم - دوزخ میں گئے ہوئے عذابی
 ارداح دوزخ بتلاؤں کے ناک کان وغیرہ کاٹ لینے
 سے خون جاری رہتا ہے - اور شب و روز ہاڈاز بلند
 پیچ مار مار کر چلاتے رہتے ہیں - اور اون کے زخموں پر
 نمک چھڑکتے ہیں - جس سے اون کے خون آلودہ جسم سے
 گوشت ٹکٹا رہتا ہے - اس میں اون کا کوئی قابو نہیں
 چلتا ہے -

سूट्ठ ! - रुहिरे पुराणे वच्चसमुस्सि अंगे,
 भिन्नुत्तमंगे परिवत्तयन्ता ।
 पयंति सां सोरइए फुरंते ,

सजीवमच्छे व अयोक्वळे ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - جن ارداح نے اپنے جسم کو آرام
 پہنچانے کے لئے ہر قسم کے جانداروں کی جانیں ضائع
 کی ہیں وہ ارداح دوزخ میں جا کر جب پیدا ہوتی ہیں -
 تب دوزخی فرشتے اون دوزخوں کو جو بدلوؤں سے اونکا

جسم پڑے۔ اون کے سر کو کاٹ کر اس کے جسم سے
خون نکال کر گرما گرم کرٹا ہیوں میں ڈال کر ادبالتے ہیں
اور پھر اون دوزخیوں کو کرٹا ہیوں میں ڈال کر جلاتے ہیں
اور وقت وہ مثل ماہی بے آب کے ترپتے ہیں۔ اور کہتے
ہیں کہ تم نے جانداروں کو اس طرح آگ میں جلایا تھا۔
بس جس کا نتیجہ تم کو یہ ملا ہے۔

मूलः— नो चेव ते नत्य मसीमवांते,
रा मिज्जनी तिच्चाभिवेयसाए ।

तमाणासागं अणुवेदयंता,

दुक्खवांति दुक्खी इह दुक्खडेसां ॥८॥

(۸) اے گوتم۔ دوزخیوں کو فرشتوں کے ذریعہ
پکائے جانے پر نہ تو وہ جل کر نیت نابود ہی ہو گئے
ہیں۔ اور نہ اون تکالیف سے مرتے ہیں۔ لیکن خود کردہ
عذابوں کے نتیجہ کو پاتے ہیں۔ بڑی تکلیف سے وقت
گزاری کرتے ہیں۔ کیوں کہ جب یہ انسانی ہستی میں
تھے تو اس وقت دوسروں کی جان کو جان ہی نہیں
سمجھتے تھے۔ اور انہوں نے بے لطفانی سے کام لیا تھا
اور بے گناہوں پر ظلم کئے تھے۔ اس کا نتیجہ ملا ہے
کیوں کہ اون کا جسم پارے کے مانند ہے۔ جیسے پارہ

ہزار شکر ہو کر اوسکو اکٹھا کیا جاوے تو ایک بن جاتا ہے۔ اسی طرح سے ان دوزخوں کا جسم بھی جدا جدا ہو کر واپس بل جاتا ہے۔

مूल :- अच्छी निमिलिय मेत्तं
नत्थि सुहं दुक्खमेव अप्पबद्धं ।
नरय नेरइयारां

अहो निसं पच्चमासासां ॥ ६ ॥

(۹) اے گوتم۔ ہمیشہ تکلیف اٹھاتے ہوئے
دوزخوں کو ایک لمحہ بھی آرام نہیں ہے۔ ایک تکلیف
کے بعد دوسری تکلیف ان کے لئے تیار رہتی ہے۔
کیوں کہ جب یہ انسان تھے اوس وقت ہتیار باندھ کر
جنگل میں جاتے تھے۔ وہاں جو جاندار ملتے تھے انکو
گوئی کا نشانہ بناتے تھے۔ ان بیچارے عزیزوں
کو لمحہ بھر بھی دم نہیں لینے دیتے تھے۔ پس اوس کا
یہ نتیجہ انکو ملا ہے۔ کیوں کہ جن جانداروں کو مارے
تھے۔ اوسی شکل میں دوزخی فرشتہ بن کر۔ شیر مارنے
والے کو شیر کی شکل بن کر اور پرندے مارنے والے کو
پرندوں کی شکل بن کر اور سانپ دیکھو وغیرہ وغیرہ
کو مارنے والے کو انہیں کی شکل میں بن کر فرشتے ان کو

تکلیف دیتے ہیں۔

مूल:- अइसीयं अइउराहं ,

अइतराहा अइक्खुहा .

अइमयं च नरय नरयारां ,

दुक्खसयाइं अविस्सामं ॥ १० ॥

(۱۰) اے گوم۔ دوزخ میں رہتے ہوئے دوزخیوں کو سخت سردی محسوس ہونے سے کانپتے ہیں۔ سخت گرمی سے نہایت بے تاب رہتے ہیں۔ سخت بھوک سے اس قدر بے زار ہوتے ہیں اور کھانے کے لئے ایک ایک دانہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔ اون کو اس قدر پیاس معلوم ہوتی ہے کہ حلق اس قدر خشک ہو کر نہایت پریشان حال ہوتے ہیں۔ لیکن پانی کا ایک قطرہ بھی اون کو میسر نہیں ہوتا ہے۔ اور وہ ہر وقت خوف زدہ رہتے ہیں۔ اور صد ہا تکالیف اون کے لئے تیار رہتی ہیں۔ جس کے برداشت کرنے میں اون کو آرام کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ جب یہ انسانی ہستی میں تھے۔ اس وقت اپنے مقبوضہ انسان و حیوان کو انھوں نے سردی میں بہت تکلیف پہنچائی تھی۔ وہ بپ میں روک رکھتے تھے۔ اور کھانے پینے کو بھی نہیں

دیتے تھے۔ جس کا یہ نتیجہ ملا ہے۔

مூل:— जं जारिसं पुब्बसकासि कम्मं ।
तमेव आगच्छति संपराए ।
एगंत दुक्खं भवमज्जशित्ता ।
वेदंति दुक्खो तमरांत दुक्खं ॥ ११५ ॥

(۱۱۵) اے گوتم۔ اسی طرح اس روح نے جیسے
ثواب و عذاب کے کام کئے ہیں اس کے موافق ہر
جگہ پیدا ہو کر نیچے آرام و تکلیف کے ملے رہتے ہیں۔
اگر اس نے زیادہ عذاب کئے ہیں تو جہاں پر سخت
تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے دوزخوں میں پیدا ہوتے ہیں
اور بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔

मूल:— जे पाव कस्मेहि धरां मणूसा,
समाययंती अमङ्ग गहाय ।
पहाय ते पासपयद्विर नरे ।
वेराण वद्धा नरय उविति ॥ ११६ ॥

(۱۱۶) اے گوتم۔ جو انسان اپنے خاندان والوں کی
محبت میں پسگرداں کے انتظام کے لئے عزیزوں کو
ٹھگ کر بے وفائی کے ساتھ دھن پیدا کرتا ہے۔
وہ انسان مال اور خاندان کو یہاں چھوڑ کر اور جو

عذاب کئے ہیں اون کو اپنا دوست بنا کر دوزخ میں پیدا ہوتا ہے۔

مूल :- स्याणि सोच्चा रागगिणि धीरे,
न हिंसय किंचरा सत्वलोय।
संगतदिद्वी अपरिगहे उ,

बुद्धिज्ज लोयस्स वसं न गच्छे ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم۔ جو ایمان صادق لائے ہوئے ہیں اون عالموں کو اس طرح دوزخ کی تکلیفوں کا ذکر سننے پر کسی بھی طرح کی کوئی جانداروں کی جان کو تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔ یہی نہیں بلکہ غصہ۔ غرور۔ دغا بازی۔ لالچ میں بھی مبتلا نہیں ہوں گے۔ جس سے کہ پھر دوزخ کا خوف نہ دیکھنا پڑے۔ اور جو اچھے اعمال کرتے ہیں اون کو ہر وقت آرام ملے گا جو دوزخ میں پیدا ہوتے ہیں وہ کم سے کم دس ہزار برس سے کم نہیں رہتے۔ اور زیادہ سے زیادہ تین سو ساگر دہیم سے زیادہ نہیں رہتے ہیں (سات گہم کا ذکر ہم باب دوم میں کر چکے ہیں)۔

مूल :- देवा चउखिहा बुद्धा,
ते मे कित्तयओ सुण।

१२
भो मेवज वारा मन्तर,

जोइस वेमाणिता तहा ॥ १४ ॥

(१३) اے گوتم۔ اب ہم بہشت اور بہشت والوں کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ اس طرح سے ہے کہ دیوتا یعنی فرشتے چار قسم کے ہوتے ہیں۔ وہ میرے سے سزاوارے فرشتے۔
(۱) भवनपति (بھون پتی) یعنی پاتال میں رہنے

(۲) आराध्यन्तर (وان دینتر) یعنی درمیانی فرشتے۔
(۳) ज्योतिषी (جیوتشی) یعنی آفتاب مانتاب وغیرہ۔

(۴) वैमानिक (ویمانک) یعنی آسمانی فرشتے۔
بھون پتی فرشتے زمین سے تو یوجن نیچے کی طرف پاتال میں رہتے ہیں۔ وہاں سے فرشتے دس یوجن زمین سے نیچے رہتے ہیں۔ جوتشی اس زمین سے سات سو نوے یوجن اونچے رہتے ہیں۔ ویمانک فرشتے بے شمار یوجن جوتشیوں سے اونچے رہتے ہیں

मूलः— दसहा उ भवरा वासी,

अद्वहा वराचारिणो ।

पञ्चविहा जोइसिया,

دو بیہا۔ بے ماریا تھا ॥ ۱۵ ॥
 (۱۵) اے گوتم۔ بھون پتی فرشتے
 دس قسم کے ہوتے ہیں۔ باراشا۔ پندرہ
 آٹھ قسم کے ہوتے ہیں۔ جیوتی۔ پندرہ
 پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح
 دینا۔ ایک فرشتے بھی دس قسم کے ہوتے ہیں۔

مূল :- असुरा नागसुवराणा,
 विज्जू अग्नी विद्याहिया ।

दीवो दीह दिसा वाया ,

अशिया भवरा वासिणो ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم۔ بھون پتی فرشتے دس قسم کے
 یوں ہیں۔

- (۱) असुर कुमार (اور کمار)
- (۲) नाग कुमार (ناگ کمار)
- (۳) सुवरा कुमार (سورن کمار)
- (۴) विद्युत कुमार (دویت کمار)
- (۵) अग्नि कुमार (اگن کمار)
- (۶) दीप कुमार (دوپ کمار)
- (۷) उद्धि कुमार (اددو کمار)

(۸) دیکھو مار (دیکھا)
 (۹) پवन کمار (پون کمار)
 (۱۰) ستانت کمار (استنت کمار) ستانیت کمار

مूल :- پیساہی موی جکھا ی،
 راکھسا کینر کینورسا
 مہورگا ی گندھا،

अधुविहा वारामन्तरा ॥ १७ ॥
 (۱۷) اے گوتم۔ دان دینتر فرشتوں کی آٹھ اقسام
 اس طرح پر ہیں۔

(۱) पिशाच (پشاح) (۲) भूत (بھوت)
 (۳) यक्ष (یکش) (۴) राक्षस (راکشس)
 (۵) किन्नर (کینر) (۶) किंपुरुष (کین پورش)
 (۷) महोरग (مہورگ) (۸) गंधर्व (گندھرب)
 (گندھرب)

मूल :- चन्दा सूर्य नक्खत्ता,
 गहा तारागरा तहा ।

रिया विचारिणो चैव,

पंचहा जोइसालया ॥ १८ ॥
 (۱۸) اے گوتم۔ جو پانچ فرشتوں کی پانچ قسمیں

اس طرح پر ہیں کہ :-

(۱) چاند (۲) سورج (۳) گرہ (۴) نक्षتر (۵) اور (۶) تاراکن (۷) یعنی ستارے -

مूल :- वे माताया उ जे देवा ,
दुवि डा ते वियाहिया ।
कम्योचगा य बोद्धव्या ,

॥ १८ ॥
कप्याडिया तहेव य ॥ १८ ॥
(۱۹) اے گوتم - دیکھا تم فرشتے دوستم کے ہوتے
ہیں - یعنی (۱) کلپوت پن (۲) یعنی
خوردو کلاں سب طرح کے ہیں - (۳) کلپوت پن
(۴) کلیاتیت (۵) آزاد یعنی سب برابر ہیں -

مूल :- कथोचगा बारसहा ,
सोहमीसारागा तथा ।
सरांकुमारमाहिन्दा ,
वम्मलोगा य लंतगा ॥ २० ॥
महासुका सहस्सारा ,
आराचा पाराचा तथा ।
आरसा ग्रन्थुया चेव ,

سمجھنے میں قابل رہو، ۲۰

न कुपिज्जा,
संतिं सेविज्ज पंडिस।
खड्गेहिं सह संसंगं,
हासं कीडं च वज्जस ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ عالم وہی ہے جو نصیحت دینے پر غصہ آور نہ ہو۔ خاموش طبع ہو۔ بچکان و لاعلم و بد اعمال والوں کے ساتھ کبھی بھی ہنسی مذاق نہ کرے۔

मूल :- आसरागगो रा पुच्छेज्जा,
शोवसेज्जागगो कयाड्वि ।

आगमुक्कु डुओ संतो,

पुच्छेज्जा यंजलौउडो ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم۔ اپنے بزرگ یا مرشد سے کوئی حال دریافت کرنا ہو تو فرش پر بیٹھ بیٹھ یا سوتے ہوئے یا خواب گاہ میں بیٹھ ہوئے کبھی بھی نہیں پوچھنا چاہئے۔ کیوں کہ اس طرح پوچھنے پر ان کی بے ادبی ہوتی ہے۔ اور علم بھی حاصل نہیں ہوتا ہے اس لئے ان کے پاس حاضر ہو کر دوزانو ہو کر دست بستہ بڑی عاجزی سے دریافت کرنا چاہئے۔

(بجڑے) (۲) سوہدے (۳) سوہدے (۴) سوہدے (۵)
 (سوہدے) (۶) سوہدے (۷) سوہدے (۸) سوہدے (۹)
 (سوہدے) (۱۰) سوہدے (۱۱) سوہدے (۱۲)
 (سوہدے) (۱۳) سوہدے (۱۴) سوہدے (۱۵)
 (سوہدے) (۱۶) سوہدے (۱۷) سوہدے (۱۸)
 (سوہدے) (۱۹) سوہدے (۲۰) سوہدے (۲۱)
 (سوہدے) (۲۲) سوہدے (۲۳) سوہدے (۲۴)
 (سوہدے) (۲۵) سوہدے (۲۶) سوہدے (۲۷)
 (سوہدے) (۲۸) سوہدے (۲۹) سوہدے (۳۰)

(۱) ویجی (۲) ویجی (۳) ویجی (۴) ویجی (۵)
 (۶) ویجی (۷) ویجی (۸) ویجی (۹) ویجی (۱۰)
 (۱۱) ویجی (۱۲) ویجی (۱۳) ویجی (۱۴) ویجی (۱۵)
 (۱۶) ویجی (۱۷) ویجی (۱۸) ویجی (۱۹) ویجی (۲۰)
 (۲۱) ویجی (۲۲) ویجی (۲۳) ویجی (۲۴) ویجی (۲۵)

مूल:— جیسی تہ ویڈلا سیکھا،
 مूलی یں تہ اڈیٹھیا۔
 سولہوتا سہو سہا،

॥ ۲۷ ॥
 (۲۸) اے گوتہ۔ اس قسم کی بہتوں میں دھی
 انسان جاتے ہیں جو اچار نیک اعمال نیک نصیحتوں
 کا اکثر غلط انداز کرتے ہیں اور دنیوی عیش و آرام کو
 ترک کر کے دہرم میں رغبت کی ترقی ہوتی جاتی ہے۔

وہ انسانِ جائزہ انسانیت کو ترک کر کے بہشت میں
جائے ہیں۔

مूल:— विसालिसेहिं सीलेहिं
जस्वा उत्तरउचरा ।
महासुक्का वदिप्यंता,
मरासांता अपुराच्चवं ॥ २८ ॥
अप्यिया देवकामाणां,
कामस्त्वविउचिराणो ।
उड्ढं कप्येसु चिद्वंति,

पुन्ना वाससया बहू ॥ २९ ॥
(۲۸ و ۲۹) اے گوتم جب اوداخ ایک قسم کے
نیک اعمال کر کے بہشت میں جاتی ہے۔ تب وہ وہاں
ایک سے ایک عمدہ سے عمدہ اجسام پاتے ہیں۔ اور

✽ نوٹ ۱۔ کسی ایک امیر نے اپنے تین لاکھ لاکھ ایک ایک ہزار روپیہ دیکر تجارت
کرے کے لئے کسی ملک میں بھیجا۔ انہیں سے ایک نے تو یہ خیال کیا کہ اپنے گھر میں جو مال اور
دولت ہے۔ حصول ہے تجارت کی تمنا میں کون اوٹھا دے۔ آخر کار عیش و آرام کے لئے
مال و دولت کو ضائع کر دیا۔ دوسرے نے خیال کیا کہ تجارت کر کے مال و دولت کو گھر سے لائے
ہیں اسی نفع دہن کا یہی چاہئے۔ تیسرے نے خیال کیا کہ مال و دولت کو تجارت سے خوب

وہاں دس ہزار برس سے لیکر کئی ساگر دیم تک
رہتی ہیں۔ وہاں کے آرام و راحتوں میں ایسی مشغول
ہو جاتی ہیں کہ جیسے وہاں سے وہ کبھی فوت نہ ہوں گی۔
ایسے وہ اپنے دلورین سمجھتی ہیں۔

مूल:— जहा कुसगो उदगं,
समुद्रा सममिरो ।

स्व मायास्सगा कामा,

देवकामारा अंतिस ॥ ३० ॥

(۳۰) اے گوتم جس طرح گہا س پر شبنم کے
قطروں میں اور سمندر کے پانی میں بہت فرق ہے یعنی
کہاں تو پانی کی ایک بوند اور کہاں سمندر کا پانی۔ اسی
طرح دُنیوی عیش و آرام بمقابلہ آرام بہشت کے پیش
ہو سکتا۔ یعنی کہ عیش و آرام بہشت کے بے نظیر ہیں۔

بڑا کہ گھر ملنا چاہئے۔ پھر وہ تینوں تھک وقت پر گھر آئے ایک مال و دولت کو کھو کر۔
دوسرا مال و دولت کو لیکر۔ اور تیسرا مال و دولت کو خوب پیدا کر کے لایا۔ اسی طرح
ادوار انسان جو کہ زیادہ عذابی بنتی ہے اور نہ زیادہ قواب کا کام مناتے ہیں۔ وہ جیسے
آئے تھے اسی طرح دوبارہ جائے انسا بیت یا لیت ہیں۔ جو ادوار اسان زیادہ عذاب کرتے
ہیں وہ لائے ہوئے انسا بیت پن کی دولت کو کھو کر دوزخ میں یا جالوروں میں جا کر

اور اون کے اجماع کا فور کی مانند ہیں کہ فوت ہوئے
پر کا فور کی طرح غایب ہو جاتے ہیں۔

مूल:- तत्त्व तिच्चा जहाठाशां,
जप्त्वा आउक्त्वा चया ।

उवेन्ति माशासं जोशिं,

से दसंगे ॥ ३९ ॥

(۳۱) اے گوتم۔ جو اردواح نیک اعمال کر کے
بہشت میں داخل ہوتی ہیں وہ اپنی عمر پوری کر کے باقی ماندہ
ذخیرہ ثواب کے ذریعہ سے پھر جامعہ انسانیت پاتی ہیں۔
اور وہاں پر اعلیٰ و بالغیب خاندان میں پیدا ہوتی ہیں
اس ذکر کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ فرشتے کے عمر
ختم کرنے کے بعد انسان ہی ہوتے ہیں بلکہ جانور بھی
ہو سکتے ہیں۔ یہاں پھر ادن اعلیٰ اردواح کا ذکر ہے کہ

پیدا ہوتی ہیں اور حو اردواح عدانوں سے دور محالگتی ہیں وہ اپنی انسانیت میں کی دولت
کو ٹھاجر کر بہشت میں داخل ہو جاتی ہیں یعنی حو اردواح جہان تک ہونے کے جائز اور مکمل تکلیف نہیں
بھیجاتی ہیں۔ حیوٹ۔ چوری۔ رزاکاری۔ دنیوی محبت وغیرہ کو ترک کر کے ایسے نیک اعمال کو پیدا
کر کے میں نمودہ متی ہیں۔ وہ اسان انسانیت کے عیش و آرام سے بھی کھٹے زیادہ
رٹہ کر بہشت کا ازلہ پاتی ہیں۔

جو بہشت کے اگر انسان ہی ہوتا ہے۔

مूल:— खित्तं वत्थुं हिरण्यं च,
यसेवा दासपोरुसं ।
चत्तारि कामखंधारिणि,
तत्थ से उववज्जइ ॥ ३२ ॥

مूल:— मित्तवं नाइवं होइ,
उच्चगोर य वराणां ।
अप्यायंके महापराणो

अभिजाए जसोबले ॥ २३ ॥

(۳۲ و ۳۳) اے گوتم۔ جو ارواح عمدہ سے عمدہ
نیک اعمال کر کے داخل بہشت ہوتی ہیں اور وہ وہاں سے
واپس جب انسان میں ہوتی ہیں تب ان کو دس بایق
عمدہ ملتی ہیں۔ جو اس طرح رہیں۔ اول میں
(۱) کھلی ہوئی زمین جیسے کھیت باغ وغیرہ۔
(۲) ڈھکی ہوئی زمین جیسے مکانات۔ کوٹھی۔ ودکان
وغیرہ بہت ہیں۔

(۳) ہاتھی۔ گھوڑا۔ گائے۔ بھینس وغیرہ۔

(۴) نوکر چاکر وغیرہ بہت ہوں گے۔
مندرجہ بالا چار قسم کے سامان راحت کے اوسکو ملتے ہیں۔

- دہم - ادن ارداع کے دست و احباب بہت ہونگے۔
 سیم - اسی طرح خاندان کے آدمی بہت ہوں گے۔
 چارم - اعلیٰ خاندان میں پیدا ہوگا۔
 پنجم - تندرست رہے گا۔
 ششم - خوبصورت ہوگا۔
 ہفتم - عاجزی والا ہوگا۔
 ہشتم - نامور ہوگا۔
 نہم - عقلمند ہوگا۔
 دہم - طاقتور ہوگا۔

باب ہفت دہم ختم ہوا

باب ہشت دہم

ذرا بارہ اظہار نجات

شری بھگوان فرماتے ہیں

— ❖ ❖ ❖ —

مूल :- आशासिद्धे सकेर ,

गुरुणा मुचवायकारस ।

इंगियागार संपन्ने ,

से विरीए ति बुच्च ई ॥ १॥

(۱) اے گوتم۔ جو طالب نجات ہوتا ہے اس میں
سب سے اول عاجزی ہونا ضروری ہے۔ اور اپنے
بزرگوار و مرشدوں اور عالم الغیب کے احکام کو
عمدہ طور سے عمل میں لانے والا ہو۔ بزرگ کی خدمت
گزاری میں خوش فہمی سمجھتا ہو اور ان کے اشارہ

سمجھنے میں قابل ہو وہی عاجزی والا ہے۔

مूल :- अशासासिञ्जो न कृपिञ्जा,
स्वन्ति सेविञ्ज पंडिस।

खहेहिं सह संसर्गिं,

हासं कीडं च वञ्जस ॥ २ ॥

(۲) اے گوتم۔ عالم وہی ہے جو نصیحت دینے پر غصہ آور نہ ہو۔ خاموش طبع ہو۔ بچکان و ناظم و بد اعمال والوں کے ساتھ کبھی بھی ہنسی مذاق نہ کرے۔

مूल :- आसरागञ्जो रा पुच्छेज्जा,
रोव सेज्जागञ्जो कयाड्वि।

आगम्मुक्कु ड्झो संतो,

पुच्छेज्जा यंजलीउडो ॥ ३ ॥

(۳) اے گوتم۔ اپنے بزرگ یا مرشد سے کوئی حال دریافت کرنا ہو تو فرش پر بیٹھے بیٹھے یا سوتے ہوئے یا خواب گاہ میں بیٹھے ہوئے کبھی بھی ہنسیں پوچھنا چاہئے۔ کیوں کہ اس طرح پوچھنے پر اون کی بے ادبی ہوتی ہے۔ اور علم بھی حاصل نہیں ہوتا ہے اس لئے اون کے پاس حاضر ہو کر دوزانو ہو کر دست بستہ بڑی عاجزی سے دریافت کرنا چاہئے۔

سُورۃ:— جنتے बुद्धायु तान्ते,
त्यस्य करुसेय वा ।

सन लाले त्वि पेहाल,

पयलो वं पीडित्तुले ॥ ६॥

(۴) کے تو تم۔ بندہ اور مرشد شریف: توفیق
میں نصیحت کریں اور اس وقت آپ کو ایسا خیال برپا ہوا
کہ جو آپ پر نصیحت وہ ربش میں وہ میرے دنیا اور
عاقبت کے آرام کے واسطے ہے اور ان کو بے مشا
نصیحتوں کو خوشی کے ساتھ سنتے ہوئے رہے منت
بھیجا چاہئے۔

سُورۃ:— हियं देगदसरा बुद्धा,

करुनं त्वि अरुणत्तुले ।

वेन वं होइ सुखानं

॥ ७ ॥

(۵) کے تو تم۔ جس کو کسی مرتبہ
نہیں ہے۔ یہاں پر مرشد شریف پر درگوارہ
مرشد میں کو نصیحتوں کو منت نہ ہو جو مرشد اور
اپنے تھے۔ یہاں پر مرشد شریف پر درگوارہ
جو اپنے مرشد میں کو نصیحتوں کو منت نہ ہو

(۶ و ۷ و ۸) اے گوتم۔ جو نیک نیتوں کو نہیں
مانتے ہیں ان کی شناخت ذیل میں بتلائی جاتی ہے
(۱) ہر وقت غصہ آور ہو (۲) جھگڑا پیدا ہونے
والی باتوں کو کرتا ہو (۳) دوستانہ تعلقات کو چھوڑ
دالا ہو (۴) علم یا کرم بڑھانے والا ہو (۵) بزدل
و مرشد و نکی خفیاؤں کی انگشت نمائی کرتا ہو۔

(۶) دستوں پر بھی غصہ آور ہوا ہو (۷) اچھے دوستوں
 کی پس عنایت کرتا ہو (۸) اپنی زبان کا پابند نہ ہو۔
 (۹) خوشمنی کرنے والا ہو۔ (۱۰) غرور کرنے
 والا ہو (۱۱) سامان خورد و نوش میں فرق رکھتا ہو
 (۱۲) حواس خمسہ پر قبضہ نہ رکھنے والا ہو (۱۳)
 دریافت کرنے پر صحیح نہ بتلاتا ہو۔ ایسا لا علم و غدائی
 ہوتا ہے۔

سूत्र:- अहं पराणारसहिं ढारोहिं,
 सुविरीणं ति बुच्चई ।
 नीयावित्ती अचवले,
 अमाई अकुऊहले ॥ ८ ॥
 अप्पं चाहिक्खिबई,
 पवंधं च न कुब्बई ।
 मेत्तिज्जमारोणं भयई,
 सुयं लद्धं न मज्जई ॥ ९ ॥
 न य पावपरिक्खेवी,
 न य मित्तसु कुप्पई ।
 अप्पियस्सावि मित्तस्स,
 रहे कल्लाणं भासई ॥ १० ॥

कलहड मरवज्जस,

बुद्धे अभिजाइस ।

हिरिमं यडिसंलीरो,

सवणीस चि बुच्चई ॥ १२ ॥

(१) انسان حسب ذیل

پندہ وجوہات سے بہرہ ور ہو وہ عاجز و نیک اعمال
والا کہلاتا ہے ۔

- (۱) اپنے بزرگوار مرشدوں کے ساتھ عاجزی
سے پیش آتا ہو ۔ (۲) اون سے نیچے جگہ پر بیٹھا ہو
دریافت کرنے پر قابلیت سے ہوتا ہو ۔ نشست و
برخواست میں عجلت نہ دکھلاتا ہو (۳) ہمیشہ صاف
دلی سے پیش آتا ہو (۴) کھیل تماشہ وغیرہ میں
دلچسپی نہ رکھتا ہو (۵) اپنے بزرگوار و مرشدوں
کی بے ادبی نہ کرتا ہو (۶) لڑائی جھگڑے کی باتیں
نہ کرتا ہو ۔ (۷) اپنے اوپر احسان کرنے والے
پر احسان کرتا ہو ۔ (۸) علم یا کم غرور نہ کرتا ہو (۹)
اپنے بزرگوار مرشدوں کی کفیف غلطیوں کو نہ
بڑبڑانے والا ہو (۱۰) اپنے احباب پر کبھی غصہ آور نہ ہو
(۱۱) غیر احباب کے ساتھ بھی سلوک کرتا ہو (۱۲) زبانی

یا جسمانی تکرار سے دور رہتا ہو (۱۳) شریفانہ
 خاندان کے اوصاف سے بہرہ ور ہو (۱۴) اپنے
 بزرگ و مرشدوں کے ساتھ ادب و ادب سے پیش آتا
 ہو - (۱۵) جو اس جسم پر قابو پایا ہو اس موافق
 چلنے والوں کی دنیا میں تعریف ہوتی ہے - اور عاقبت
 میں نجات ملتی ہے -

मूल :- जहा हिम्रगी जलरां नमसे,
 नाराहुई मंतपयाभिसत्तं।

सवायरियं उवचिद्वृज्जा ,

अरांत नारागगो वि संतो ॥ १३॥
 (۱۳) اے گوتم جس طرح برہمن آتش یعنی ہون کر کے
 آتش کو شکار کرتے ہیں - اور اوسیں ہر ایک طرح سے
 گھی وغیرہ اخباس و مہوہ ڈالتے ہیں اور منتر پڑھتے
 ہیں - اسی طرح فرزند اور شاگردوں کا فرمن ہے کہ
 چاہے وہ کتنے ہی عالم و فاضل ہو جاویں - ان کو
 اپنے بزرگوار و مرشدوں کی خدمت کرنا چاہئے -
 جو ایسا کرتے ہیں وہ درحقیقت عاجزی والے ہیں -

مूल :- आर्यं कुवियं राञ्चा,
 पत्तिरा पसायए।
 विज्ज वेज्ज पंजली उडो।

वडज्ज सा पुरात्ति य ॥ १४ ॥
 (۱۴) اے گوتم۔ بزرگوار درشد اپنے مرشد
 شاگردوں کی بے ادبی سے فتنہ آور ہو جائیں۔ تو
 ان کو خدمات و شیریں کلامی و محبت کے ساتھ خوش
 کریں اور یوں کہہ کر کہ ایسی حرکات ناشایستہ کبھی نہ
 کریں گے۔ اور اپنے مقدر کی معافی کا طلب گار
 ہو۔ تاکہ وہ خوش ہوں۔

مूल :- राञ्चा रामइ मेहावो,
 लोए किचो से जायइ।
 हवइ किञ्चारा सरां।

भूयां जगई जहा ॥ १५ ॥
 (۱۵) اے گوتم۔ اس قسم کی عاجزی کے اوصاف
 کو سمجھ کر عالم انسان کو چاہئے کہ اس عاجزی کو اپنا
 دوست بنائے۔ جس سے وہ اس دنیا میں قابلِ توفیق
 ہو جائے۔ جس طرح زمین جملہ جانداروں کو امداد
 دیتی ہے۔ اسی طرح عاجزی والا انسان بھی نیک

اعمال کا مددگار ہے یعنی نیک اعمال کے لئے کان (کہان) کے مانند ہے۔

مूल :- स देवगंधर्वभरास्स यूइय,
चइत्तु देहं मलयंक पुत्तयं ।
सिद्धे वा हवइ सासय,
देवे वा अप्परए महिइ देस ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم۔ دیو گندہرو یعنی فرشتہ اور
انانوں کے ذریعہ عزت کی گئی ہے۔ ایسا وہ عاجزی
والا انسان خون اور نطفہ انسان سے ملے ہوئے
اس جسم کو چھو کر ہمیشہ کے ابرام کو پیدا کر لیتا ہے
یعنی اگر وہ بہشت میں داخل ہو تو اونچے درجہ کا فرشتہ
ہوتا ہے۔

مूल :- अत्थि सगंधुवं ठारां,
लोगगाम्मि दुरारुहं ।
जत्थ नत्थि जरा मच्चू,
वाहिरो वेयसा तहा ॥ १७ ॥

(۱۷) اے گوتم۔ برہمن کل جا کے ایسا ایک قیام دنیا
کے اوپر کے آخری حصہ پر ایک جگہ ہے جہاں پر نہ تو
ضعفانہ تکالیف اور نہ بیماریوں سے تکلیف اور نہ موت

ہونے کا صدر ہے اور نہ جسمانی دروہانی تکالیفوں کا
نام و نشان ہے -

مूल:— निष्कारं ति शवाहंति,

सिद्धी लोगगमेव य ।

रेवेमं सिवमणा बाहं,

जं चरंति महेसिराणे ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم - ادس جگہ کو زبان (نیواریا)

بھی کہتے ہیں کیوں کہ وہاں ردحوں کو قضا کا خطرہ نہیں

رہتا ہے - ابا دھا (ادھا) ادسی جگہ کا نام ہے

کیوں کہ وہاں ارواح کو کسی قسم کی تکلیفات نہیں

ہوتی ہیں - ادس کو مدھی بھی کہتے ہیں - کیونکہ ردحوں

نے اپنا دل پسند کام کر لیا ہے جسکو دنیا کے اوپر

کے آخری یعنی اڑاکا (لوکاگر) حصہ کی جگہ کہتے

ہیں اور ادس کا نام (سوم) کہہ بھی ہے کیونکہ

وہاں ردحوں کو آرام ملتا ہے ادسی کو شیب (شو) بھی کہتے

ہیں - کیونکہ روح بلا کسی قسم کے پکڑے کے آرام پاتی رہتی

ہیں - اس طرح ادس کو انا دھا بھی کہتے ہیں - کیوں کہ

وہاں گئی ہوئی ارواح پر ہم انہذا کو پاتی ہیں۔ اس
مقام موکش کو وہ ہی ارواح پاتی ہیں۔ جو تمام عذابوں
کو نیت نابود کر دیتی ہیں۔

مूल:— नाशां च दंशशां चैव,

चरित्तं च तवो जहा ।

स्य संगमराण्यक्षा,

जीवा गच्छन्ति संगगडं ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم۔ اس قسم کے موکش کی جگہ میں
وہ ہی ارواح پہنچ سکتی ہے۔ جس کو علم صادق۔ یقین
صادق۔ عمل صادق ہے۔ اور ریاضت میں جس کی غنیمت
ہے اس طرح ان چاروں راستوں کو بموجب قاعدہ
استمال کرتا رہتا ہے پھر اس کے لئے موکش
کچھ بھی دور نہیں ہے۔

مूल:— नाशो ना जागई भावे,

दंशरो ना य सदहे ।

चरित्ते ना निगिराहई,

न वे ना परिसुखई ॥ २० ॥

(۲۰) اے گوتم۔ علم صادق کے ذریعہ یہ روح
دیگر ارواح کو وغیرہ محرک اشیاء کو بہت جلد بخوبی

جان لیتی ہے۔ یقین صادق کے ذریعہ اور نہ کہ دیکھ لیتی
 ہے اور عمل صادق کے ذریعہ گناہوں سے محفوظ
 رہتی ہے اور ریاضت کے ذریعہ کروڑوں پشتوں
 کے کئے ہوئے عذابوں کو نیت نابود کر ڈالتی ہے۔

مूल :- नारास्त सवस्त पगासरास,

अपरागा मोहस्त विवज्जरास।

रागस्त दोसस्त च संस्तरां,

सगतसोक्त्वं समुवेइ मोक्त्वं ॥ २१ ॥

(۲۱) اے گوتم۔ علم صادق ہونے کے بعد لاعلمی
 کا پردہ ہٹ جاتا ہے۔ دنیوی محبت اور ناراضی پن
 نیت و نابود ہو جاتی ہیں جس کے مقابلے کا دوسرا
 نہیں۔ ایسا جو آرام ہے یعنی موکش حاصل ہو جاتی
 ہے۔

مूल :- सव्वं तज्ज्ञो नापाइ पासय य,

अमोहरो होइ निस्तंरास।

अरासवे भारा समाहिजुत्ते,

आउक्खस मोक्खमुवेइ सुद्धे ॥ २२ ॥

(۲۲) اے گوتم۔ پاک خیالات و حواس خمسہ
 پر قابو پا کر دل کی یکساکت میں محو ہو جانے سے

وہ روح دنیوی محبت و گناہوں سے چھوٹ جاتی ہے
 اور وہ تمام مخلوقات کو جان لیتی ہے۔ اور دیکھ لیتی ہیں
 یعنی پاک خیالات کے ذریعہ روح تمام اعمال پا کر
 موکش پالیتی ہے۔

مूल :- सुकमूले जहा रुक्खे,
 सिच्चमारोशा रोहति ।
 खं कम्मा शा रोहति,
 मोहणिज्जे खयं गस ॥ २३ ॥

(۲۳) اے گوتم۔ جس درخت کی جڑ خشک ہو
 گئی ہو اور اسکو پانی سے سیراب کرنے پر بھی وہ
 سرسبز نہیں ہوتا۔ اسی طرح موہنی یعنی گناہوں
 کو نیت نابود ہو جانے پر پھر عذاب پیدا نہیں ہوتے
 ہیں۔ کیوں کہ جب سبب ہی ختم ہو گیا تو کام کیسے ہو
 سکتا ہے۔

مूल :- जहा दद्धारां बीयारां,
 शा जायंति पुसांकुरा ।
 कम्म बीएसु दइहेसु,
 न जायंति भवंकुरा ॥ २४ ॥

(۲۴) اے گوتم۔ جس طرح جلے ہوئے تخم کو بونے
 نہیں

سے کلیاں نمودار نہیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح سے جس کے اعمال نیت و ناپود ہو گئے ہوں اسی حالت میں اس کے تناسخ کی کلیاں پھر نمودار نہیں ہوتی ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ نجات یافتہ شدہ روح پھر کبھی موکش سے روٹ کر تناسخ میں نہیں آتی ہیں۔

سوال گوتم سوامی کا بھگوان مہابیر سوامی سے کہ

मूलः— कहिं पडिहया सिद्धा,
कहिं सिद्धा पडिहिया।
कहिं बोंदिं चइत्ता रां,
कत्थ गंतूणा सिद्धई॥ २५॥

(۲۵) اے پرہنجو! جو اودراح نجات پا چکی ہیں وہ کہاں جا کر رُکی ہوئی ہیں اور کہاں قیام کے ہوئی ہیں اور جائنہ انسانی کہاں پر چھوڑا ہے۔ اور کہاں جا کر وہ اودراح سدہ ہوئی ہیں۔

”شری بھگوان فرماتے ہیں“

سूल :- अलोस पडिहया सिद्धा,

लोयगे अ पडिहिया ।

इहं बोदिं चइत्ता रां,

तत्थ गंतूरा सिज्झई ॥ २६ ॥

(۲۶) اے گوتم۔ جو ارداح نجات پا جاتی ہیں وہ وزن عذاب سے سبک ہو کر عالم بالا میں پرواز کر کے وہاں رک جاتی ہیں اور آگے کیوں نہیں جاتی ہیں۔ جس کا سبب یہ ہے کہ وہاں آگے ^{धर्मास्ति} (دھرم استیکائے) نہ ہونے سے رک جاتی ہیں اور دنیا کی آخری بالائے حصہ میں ٹہر جاتی ہیں وہ ارداح جائے انسانی کو دنیا میں یہیں ہی چھوڑ جاتی ہیں وہاں جا کر سیدہ ہو جاتی ہیں۔

سूल :- अरुविणो जीवधरा,

नारादंसरासन्निया ।

अउलं सुहसंपन्ना,

उवमा जस्स नात्थि उ ॥ २७ ॥

(۲۷) اے گوتم۔ جو روح سیدہ آتما کی شکل میں

ہوتی ہیں وہ بے رنگ و روپ ہوتی ہیں - اور
 وہ کھٹکسن ہوتی ہیں - سبکو جانتی ہیں - سبکو
 دیکھتی ہیں یہی اس کی شناخت ہوتی ہے اور وہ سیدہ
 اوداح بے نظیر ہم آئند میں رہتی ہیں - جن کے آراموں
 کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ہے -

فرمان سودھرا سوامی کا

اپنے شاگرد جمبو منی راج سے

مूल :- एवं से उदाहु अणुत्तरनाराणी,
 अणुत्तर दंसी अणुत्तरनारा दंसराधरे।
 अरहा गायपुत्ते मयवं,

वंसालिस विष्णाहिर चिबेमि ॥ २८ ॥

(۲۸) اے جمبو - عالم الغیب روشن ضمیر نیک نصیحتوں
 کے کرنے والے مشہور کشتری خاندان کے سردار
 رتھ راجہ کے فرزند ادا ترشلا رانی کے شکم سے پیدا
 ہوئے وہ بزرگ رتھ اور ہمت بھگوان مہا بیر نے اس طرح
 اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے -

نوٹ

فرمان سودہرا سوامی جی کا جو بھگوان مہا بیری جی کے پانچویں
 منز کے شاگرد بڑے عالم و فاضل تھے۔ اور علم صادق
 تھے۔ اور ریاضت کے کرنے میں بڑے مضبوط تھے
 ان کے شاگرد جمبومنی راج بھگوان مہا بیری کے ناموجودگی
 میں تھے انکو یہ گرتھ پر دین سیدی بھگوان مہا بیری کا فرمایا
 ہوا سنایا ہے۔ فقط۔

— « » —

باب ہشت و ہم ختم ہوا

रिफाहेग्राम प्रेसगागेरेमें छपो

سریا جے نو دے پستک پر کاشک
سیٹی رتلام

جتم داتا

شریمان جین دواک پر سدا وکاپنڈت مٹی شری
چو تھ مل جی ہمارا ج
سیہ گن

شریمان دان بیرا سے بہادر سیٹھ کنڈن مل جی لال چند جی صاحب بیادر
سیٹھ نیچی چند جی سردار مل جی صاحب ناگپور
سیٹھ سرور چند جی بہاگ چند جی صاحب کلہا
سیٹھ پونم چند جی چنی لال جی صاحب نیائے ڈونگری
سیٹھ بہادر مل جی سورج مل جی صاحب یادگری
سیٹھ منٹ مل جی سوربھاگ مل جی صاحب جاوہر

سنگہ سرکاش

بیان

سیتھ سری مل جی لال چند جی صاحب سنگہ گڈہ

سیتھ لالہ رتن لال جی صاحب میتل - اگرہ

سیتھ آدے جی جھوت مل جی صاحب موتہا اور جین

سیتھ چھوٹے لال جی جھوت مل جی صاحب کنیر (میواڑ)

سیتھ موٹی لال جی صاحب جین وید ہانگر دل

سیتھ سورج مل جی صاحب - بھوانی سنگ

سیتھ وکیل رتن لال جی صاحب صراف ادوے پور -

سیتھ کاورام جی صاحب کوٹھاری - بیادر

سیتھ کنڈن مل جی سرور چند جی صاحب بہادر

سیتھ دیوراج جی صاحب سورانا

سیتھ ناتھ لال جی جھگن لال جی صاحب دوگرہ لہار گڈہ

سیتھ تارا چند جی ڈاہ جی پونیا ساڈھی

سری جہا بیر جین نوید سنگ منڈل جھوگرہ (میواڑ)

سیتھ مہر سنگ

شری متی پستامانی

شری راجی بالی برورا

انار بالی

شری متی چند پتی مانی

شرمان موہن لال جی صاحب وکیل ادوے پور -

سری ساڈھی (میں)

وہا منڈی اگرہ

سی - پی

وہا منڈی اگرہ

سبزی منڈی دہلی

شیرمان سیٹھ مصری لال جي نامتو لال جي صاحب باپنا کوٽ
 سيٺه لکمي چند جي سنوڪ چند جي صاحب مورار
 سيٺه چيال لال جي صاحب الی جاڙ بيار
 سيٺه نجي چند جي شکر چند جي صاحب شيد پوري
 سيٺه پھمن داس جي ابو نچند جي صاحب جين کان پور
 سہايڪ

شیرمان سيٺه ماگرل جي گوداري لال جي صاحب سکندر آباد۔

ميمبر
 شري ان سيٺه - مثال جي پانڊل جي صاحب تال
 سيٺه سمن راج جي صاحب بيار
 سيٺه چندن مل جي مصري مل جي صاحب گرهچا بيار
 سيٺه مصري مل جي صاحب پابيل بيار
 سيٺه رکيب داس جي صاحب گهسيرا بيار
 سيٺه هرديول جي توالال جي صاحب بيار
 سيٺه دولت رام جي صاحب بدگاوت بھوپال
 سيٺه چکڻ لال جي صاحب سوجنيا اودس پور
 سيٺه چکڻ مل جي بستي مل جي صاحب بيار
 سيٺه رتن چند جي هرا چند جي صاحب باندرابھئي
 شري سونا مبر استهانگ باسي جين سري سنگ سيھور

سندی سو تمبر ستهانک باسی جین سری سنگ - بولیا
 سندی سو تمبر ستهانک باسی جین سری سنگ جھارا پاڻن کیمپ
 سندی بین مہا بیر تندر گرو تھہ (دھولکیر اسٹیٹ)
 شری مان ڈھولا جی سوہن لال جی صاحب - بھوانی گنج
 ہرک چند جی تھہ مل جی صاحب پنج پہاڑ
 بھونر لال جی جیت مل جی صاحب - سر بونی
 گلاب چند جی پونم چند جی صاحب رائے پور
 روڈ مل جی صاحب - بابل - بیاد
 گلاب چند جی اندر مل جی صاحب اردو - مہار گڈھ
 کشن لال جی ہزاری مل جی صاحب - پیل گادوں
 اوگم چند جی دان مل جی صاحب بودوڑ
 راج مل جی نند لال جی صاحب - برن گادوں
 بندو لال جی ہر کہہ چند جی صاحب - نصیر آباد
 جنالال جی رام لال جی صاحب کیمتی - حیدر آباد
 دھن راج جی ہیر چند جی صاحب - بنگلور
 ہزار کی مل جی متان مل جی صاحب - بنگلور
 شرمپان سیٹھ ہیرالال جی صاحب دھوکا - یاد گری
 سیٹھ کنہیا لال جی موتی لال جی صاحب - شولا پور -
 سیٹھ کنیش لال جی صاحب حیرا - سیونی ماوہ

شریان سیٹھ - سورج مل جی صاحب جین دید - مانگرول -
 سیٹھ گھاسی لال جی سری ناراین جی صاحب - بہتر
 سیٹھ رام چند جی صاحب پلی وال جین - گنگاپور سیٹھ -
 سیٹھ رکھب داس جی بال چند جی صاحب بھئی -
 سیٹھ چنی لال ہانی چند جی صاحب - بھئی
 سیٹھ رشک لال جی ہیرالال جی صاحب بھئی -
 سیٹھ سیس مل جی جیوراج جی صاحب دپورڈا - اوزنگ آباد
 سیٹھ پنچی دولت رام جی صاحب بھنڈاری - احمد نگر
 سیٹھ پکھراج جی صاحب نہار - بھئی -
 سیٹھ اسید مل جی بھنور لال جی صاحب جین دید مانگرول -



جھگوان مہابیر کا آورش جیون

مصنف جین دیوا کر پرسدہ بکنا پنڈت متی سری چوتھ مل جی مہاراج
اس پشتک میں جھگوان مہابیر کا ابتدا سے آخر تک جیون چتر ہے۔ یہ
پشتک سچی تواریخی حالات کا بھنڈا ہے۔ میراگ کا جتنا جاگتا
آورش ہے۔ ویش نیتی اور دھرم نیتی کا میلان اس پشتک میں
ہے۔ ایک بار منگو کر ضرور پڑھیں۔ بڑی ساریج کے قریب ۶۰۰ صفحوں کی
سہزی عمدہ جلد گرنتھ کی قیمت صرف ۱۰ روپیہ ہے۔

نر گرنتھ پروجین

سنگراہک اور انو وادک

جین دیوا کر پرسدہ بکنا پنڈت متی سری چوتھ مل جی مہاراج
بتیس سو تیروں میں سے کھوج کھوج کر گہست دھرم۔ متی دھرم۔
آتم سدھی۔ برہمجریہ۔ لبیہ۔ کھٹ۔ درد۔ دھرم۔ ادھرم۔ نرک
سورگ۔ وغیرہ۔ انتھارہ دسیوں پر گاتھائیں سنگرہ کی گئی ہیں ہر ایک

دیشہ کے لئے ایک ایک ادھیائی ہے۔ ہر ایک ادھیائی میں مول
 گاتھا جس کا انوار ہتہ اور یہاں وارہتہ دیا گیا ہے۔ اس پشتک کے انگ
 انگ زبان میں ترجمہ ہو چکے ہیں۔ قیمت مجلد سنکرت چھاپاسمیت ۱۲
 پدا انوار (ہری گیت جھنڈوں میں) قیمت ۶ روئے۔ مول یہاں وارہتہ
 ۶ روئے۔ انگریزی انوار قیمت ۸ روئے

منگوانے کا پتہ

سری جو نودے پشتک پر کاشک سیمتی
 رتلام۔

دہارک ششکین و تنگواوین گیان روشنی پھیلانے کے لئے کتب تنگواکر تقسیم کریں

۱۳	مساہدتی سخن	۱۳	مہارک ماہیر کا آدھش جین
۱۳	میکم کمار ۵	۱۳	دہارک سواد ہای گریختہ
۱۶	سکہ سادہن	۱۱	نبی رامی جی
۱۳	بگدان مہار کا دیہ سندیش	۱۲	مہار اندو دیو داد دہرم آپدیش
۱۲	ایضاً .. مرادیشی	۱۱	سورگ سو بام
۱۳	آدرش پتوی	۱۱	کاہہ ملاس
۱۲	تنگوان پار سناتہ چرتہ	۱۱	جین مت دگ درشن ترنگا
۱۳	سیتا بنواس دگ درشن	۱۱	گو گو تم بر چھا
۱۲	ادویپور کا آدرش جاتر ماس	۱۲	جین سن دن دھنکا
۱۱	عزل مہ دہن چرتہ	۱۲	جین سکھ جین مہار حصہ دوم
۱۲	تاکو سنیدہ	۱۲	جین عزل مہار
۱۲	جین ستون منور سخن گچھا	۱۲	مت ادیش جین
۱۲	سو مہارک ازنگ جی پختہ	۱۱	مت ادیش جین حصہ سوم
۱۲	استادس پانبد شاہتہ	۱۲	نکہہ دستر کہ کی برا جین سدھی
۱۲	ایضاً مول	۱۳	جین ستون سوہرالا حصہ اول
۱۲	سویا سناتہ	۱۲	ایضاً حصہ دوم

۱۲	سینک سار	۱۲	جینا گم تیوگ سنگره حصه چارم
۱۲	جین سو بوده مول	۱۲	ایضاً . . . حصه پنجم
۸	آده گوس	۸	ایضاً . . . حصه ششم
۱	میری بھاؤنا	۱	موبن مالا
۱۲	زرگرنه چایا الواد محله	۱۲	مست یوده پردیپ
۶	زرگرنه پردچن پدما الواد	۶	تھانک باسی کی پراچینا سدھی
۶	زرگرنه بھاؤدار تهر	۶	درکھاں موکیتک مالا گجراتی
۲	مول زرگرنه پردچن	۲	آدش میهنی
۸	زرگرنه پردچن انگریزی	۸	آدش منی گجراتی
۸	زرگرنه پردچن اردو	۸	لاڈنی بلاس
۵	مہا برستو ترار تهر سہیت	۵	گمان گیت سنگره
۶	مہا بل طیار چو تر	۶	پوچی سونا
۴	نیکو کارا ادھن	۴	نمکدن
۴	مکہ دسترکہ تربیزہ معہ نقادیر	۴	مہا یک سنہ
۴	ادو پور میں ایورواد پکار	۴	دھر مواد پیش سندھی تیر
۴	جینا گم تیوگ سنگره محله	۴	جین سادھو مرہٹی
۲	جینا گم تیوگ سنگره حصه اول	۲	گردگون مہیمہ انگریزی
۴	جینا گم تیوگ سنگره حصه دوم	۴	سہ بدھی برنی کرمن
۵	جینا گم تیوگ سنگره حصه سوم	۵	ہنگنا میرادی ستوتر

جین من موہن والا
 من موہن پنبہ نانا
 آدھش را این ریشمی جلد
 آدھش را این جلد
 آدھش را این بلا جلد

پستہ :-

۱ سری جینو دیہ شتک پر کاشک سمتی۔ رتلام۔

۲ سری بیر با چالیس۔ (مالوہ) اگروہ
 لوہا منڈی۔

۳ سری جین جہا بیر منڈل جگدیش چوک

اودھ پور (میواڑ)

۴ سری جین دھرم پر چار ساگر می بھنڈار
 صدر بازار دہلی

ہندی ہفتہ وار

(یہ لون بھومی)

سمپادک - ہندی شاہت کے سرچیت کوئی
سری گوپال سنگھ نیپالی

ہر گرو دار کو پرکاشت ہر ہفتہ تازہ سماچار۔
سماجک حل چل - شاہت کے بہرے ہوئے - لیکھ وغیرہ مختلف
دیشیوں سے لبالب پرکاشت ہوتا ہے - قیمت سالانہ سے ۲ روپیہ
ایک کاپی صرف ارانہ۔

ممنونہ مفت

بہت جلد خریدار بن کر فائدہ اٹھادیں - پنجر پون بھومی

صاف عمدہ امداد ان چھاپائی کے لئے سری جینو دیہ پرنٹنگ پریس
چونکہ کل - رتنام - سی - آئی - میں تشریف لائے -
اس پریس میں جدید ٹائپ وغیرہ سے سندھ چھاپائی کا کام کیا جاتا ہے
ایک بار بطور امتحان آؤ مائیں شرط ہے - پنجر جینو دیہ پرنٹنگ پریس - رتنام -

1